ولقد قالوا كلمة الكفر وكفروا بعد اسلامهم

مرزا غلام احمد قادیانی مسیلمۂ پنجاب

نے اسلام کے مٹانے کا قصد کیا مگر خدائے قدیر نے اُن کو اس میں ناکام کیا۔ اور وہ
ناکامی کی حالت میں اپنے اقرار سے لعنتی موت مرے

ہم نے مرزا صاحب کے بطلان ظاہر کرنے کے لئے اول اسبعین دوسری سبعین لکھی۔ چونکہ اس
رسالہ میں ہر عبارت (۲۳۴) ایک سوال ہے اور کچھ سوالات (۴۳) تمہید میں بلا نمبر ہیں اسوجہ سے حقیقۃً اسکو
سبعین ع۳ لغایت ع۷ پانچ سبعین سمجھنا چاہئے۔ دیکھو اربعین ع۴ ص۱۲ مرزا صاحب نے
اُس میں ع۴ کو چالیس کے قائم مقام کہا ہے جیسے پانچ نمازیں پچاس کی جگہ ہیں مگر ہم نے ایسا نہیں کیا

اس رسالہ کا نام

اشد العذاب علی مسیلمۃ الپنجاب

اور لقب

دین مرزا الکفر خالص

ہے

یہ رسالہ جس مسلمان کے ہاتھ میں ہوگا خدا کے فضل سے کوئی مرزائی اُس سے بات نہ کرسکیگا اس فرقہ کا
کفر وارتداد آفتاب سے زیادہ روشن ہوجائے گا۔ ہر مسلمان اس کو پڑھے اور سنلے

باہتمام مولوی محمد طیب و مولوی محمد طاہر صاحبان
مطبع قاسمی واقع دیوبند میں طبع ہوا

غلطنامہ

...یہ اور جملہ علوم و فنون درسی و غیر درسی کتابیں اور ہر قسم کے قرآن شریف و حمائلیں مترجم سے

ملنے کا پتہ ۔ منیجر مطبع کتبخانہ قاسمی دیوبند ضلع سہارنپور

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
عروض المفتاح ۔ الحمد للہ یہ کتاب		تمرین الطلاب ۔	۶/
بھی حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب		میراث المسلمین ۔	۴/
مدظلہ کے حواشی مفیدہ سے مزین ہو کر		مفید نامہ ۔	۳/
طبع ہو گئی ہے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے		انتباہ فی سلاسل اولیاء ۔	عہ
شایقین جلد طلب فرماویں ۔	۱۰/	انتبہات مفیدہ ۔	عہ
زین العلم ۔	۱۲/	وجوہ المثانی ۔	۱۴/
اسلام ۔ مولانا عاشق الٰہی صاحب	عکہ	سراجی قاسمی ۔	۸/
الاسلام ۔ مولانا شبیر احمد صاحب	۶/	المہند ۔	۶/
تبلیغ دین ۔	۱۲/	سبعہ معلقہ ۔	۵/
انوار سلیمانی ۔	عک	مفید الانشاء	۳/
الذکر میمون ۔	۲/	ہدیۃ الشیعہ	ع
انوار احمدیہ ۔	عک	کبیری شرح منیہ	عا/
مجالس الابرار ۔	ص	فتح العزیز ۔	۸/
احسن المواعظ ہر سہ حصہ	۱۲/ ے	فتاوی رشیدیہ ہر سہ حصہ	ے
براہین قاطعہ	۴/	بستان المحدثین ۔	۸/
تاریخ الخلفا ۔	عہ/	تفسیر فوز الکبیر ۔	۲/
جہد المقل ہر سہ حصہ	عہ	مفید الطالبین ۔	۳/
احسن القری ۔	عک	تذکرۃ الحفاظ	۴/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ازھق الباطل فجاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ونزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظلمین الا خسارا ہ وصلی اللہ علی خیر خلقہ وخاتم انبیائہ ورسلہ وعلیھم وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

اما بعد۔ اس رسالہ کی غرض یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی متنبی کاذب اور اُس کے اذناب اور جو اُسکے عقائد باطلہ پر مطلع ہونیکے بعد اوسکو ادنی سے ادنی درجہ کا مسلمان بھی سمجھیں وہ سب کافر اور مرتد ہیں۔ مرزا صاحب اور تمام مرزائی چاہے پیغامی لاہوری ہوں یا قدنی[1] میانی[2] دریانی اور پی تھمیلا کے اتباع ہوں، یا گنا چوری یا تیماپوریئے ہوں خواہ اسلام سے سب خارج ہیں، مرتد ہیں کافر ہیں۔ جو بعض مسلمان انکے کفریات ملعونہ پر مطلع ہونیکے بعد بھی انکو مسلمان ہی جانتے یا کہتے ہیں اونکی غرض چاہے احتیاط ہو یا تحفظ قومیت یا مسلمانوں کی مردم شماری کا زیادہ کرنا یہ لوگ بھی مرزا صاحب اور مرزائیوں کی طرح اسلام سے خارج اور ویسے ہی مرتد ہیں۔

انہیں دو غرضوں کے اظہار کے لئے یہ رسالہ لکھا گیا ہے جو شخص اس رسالہ کو اول سے آخر تک پڑھیگا اسکو ان دونوں امر میں انشاء اللہ تعالیٰ شبہ باقی نہ رہیگا، چونکہ اسلام وایمان سے زیادہ مسلمان کے نزدیک کوئی چیز بھی نہیں ہے اسوجہ سے جن حضرات کو مرزا صاحب یا مرزائیوں کے کفر وارتداد میں کوئی شک و شبہ ہو وہ اس رسالہ کو ضرور بالضرور کم سے کم ایک مرتبہ ملاحظہ فرمالیں۔ وما علینا الا البلاغ

[1] ایک گستاخ مرزائی نے اسوجہ سے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مدنی بھی کہا جاتا ہے اسکا قافیہ بنانے کے لئے قادیان کی نسبت بجائے قادیانی کے قدنی لکھی اب خواجہ عبد الرحمن صاحب مونگیری کے پورے اشعار تو یاد نہیں مگر ایک شعر یاد ہے ؎
قادیانی کا ہو گیا قدنی + اونٹ تھا پاد اونٹنی پدنی۔ اونکا قول اسوجہ سے مرزا محمود اور انکے اذناب کو قدنی لاہوریوں کو پیغامی اور مطلق مرزائیوں کو مرزائی وقادیانی کہا جائیگا۔ ۱۲ منہ

[2] چونکہ مرزائی مرزا محمود صاحب کو میاں صاحب کہتے ہیں اسوجہ سے انکی طرف نسبت میانی بھی کی دریانی کی وجہ بھی آگے ظاہر ہوجائیگی یہی قدنی ہی ہیں ۱۲ منہ

یہ رسالہ مرزائیت کے تباہ کرنے کے لئے ایک میگزین ہے اس میں اُن کے وہ کفریات ہیں جن سے انکار ناممکن ہے ہر بیدین اور مرزائی بالعموم اور بعض نیم مرزائی اور اکثر نیچری اور بعض انگریزی تعلیمیافتہ بھی شبہ کرنے لگتے ہیں کہ علماء فتوی تکفیر میں بہت عجلت کرتے ہیں ادنی ادنی فروعی باتوں میں کفر کا فتوی دیدیتے ہیں آپس میں ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں ہر جماعت دوسری جماعت کو کافر بناتی ہے علماء کی شمشیر تکفیر کبھی میانمیں ہوتی ہی نہیں علماء اسلام کا آج سے نہیں ہمیشہ سے یہی کام رہا ہے جو قوم کا مصلح خیر خواہ ہوا جو روشن خیال وسیع الحوصلہ روشن دماغ ہوا جس نے مسلمانوں کو ترقی کی راہ بتائی اُس کا ادب تو انسے کچھ نہو سکا اس خوف سے کہ لوگ اسکے معتقد نہو جائیں ہمارے حلوے مانڈے میں فرق نہ آجائے ایک ہی ہاتھ انکا خوب صاف تھا اسکی تمام عمر مشاقی کی تھی بس اٹری بڑی مہریں لگاکر کفر کا فتوی دیدیا یہی وجہ ہے کہ انکی تکفیر سے کوئی بڑا عالم بچا نہ کسی ولی قطب غوث صوفی نے نجات پائی نہ کسی دنیادار کو ان کفر کے ٹھیکہ داروں نے چین لینے دیا نہ کسی دیندار کو آرام سے یاد خدا کرنے دی۔ غرض انکے نشانہ سے کوئی بھی نہ بچا لہذا علما کی تکفیر کیطرف اصلا توجہ ہی نہونی چاہئے اوّل اوّل یہ کافر کہتے ہیں بعد میں جسے کافر کہا تھا پھر اُسکے معتقد ہو کر اوسی کو ولی اور غوث اور قطب کہکر اُسکے فضائل میں تصانیف کر کے جن امور کو موجب کفر کہا تھا اب وہیں امور کو معارف قرآنیہ اور کرامات بتاتے ہیں۔

اس آخری بات کو قدرے تفصیل سے رسالہ دشمن ایمان مرزائی قادیان میں بیان کیا ہے وہاں ملاحظہ ہو بقدر ضرورت یہاں بھی عرض کر دیا جائیگا۔ نہ علمائے اسلام جلد بازہیں نہ فروعی اور ظنیات اور اجتہادی امور میں کوئی تکفیر کرتا ہے بلکہ جب تک آفتاب کی طرح کفر ظاہر نہو جائے یہ مقدس جماعت کبھی ایسی جرأت نہیں کرتی حتے الوسع کلام میں تاویل کر کے صحیح معنی بیان کرتے ہیں۔ مگر جب کسی کا دل ہی جہنم میں جانیکو چاہے اور وہ خود ہی اسلام کے وسیع دائرہ سے خارج ہو جائے تو علماء اسلام مجبور ہیں جس طرح مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے اسی طرح کافر کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے۔ چنانچہ انشاء اللہ مرزاجی کی معاملہ ہی میں معلوم ہو جائیگا کہ علما نے کسقدر احتیاط کی، مگر جب کلام میں تاویل کی گنجایش نہ رہے اور کفر آفتاب کی طرح روشن ہو جائے تو پھر بجز تکفیر کے چارہ ہی کیا ہے ؎

اگر بینیم کہ نابینا و چاہ ہست　　　اگر خاموش بنشینیم گناہ ہست

ایسے وقت میں اگر علما سکوت کریں اور خلقت گمراہ ہو جائے تو اُس کا وبال کس پر ہوگا؟ آخر علماء

کا کام کیا بجز جب وہ کفر و اسلام میں فرق بھی نہ کرتا ہے تو اور کیا کرینگے، بندہ کی عرض کو بغور ملاحظہ فرمایئے تو خدا چاہے جو میں عرض کرتا ہوں اُس کا اقرار ہی کرنا ہوگا۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور انکے جملہ اذناب قطعاً کافر مرتد ہیں اسلام سے خارج ہیں۔

مرزا صاحب نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں ایک جگہ یہ مضمون تحریر فرمایا ہے۔ کہ میری صداقت کیلئے جو نشانات مجھے دئے گئے ہیں وہ ایک کروڑ ہونگے اور اگر بہت ہی جانچ کیجائے تو دس لاکھ سے تو کم ہو ہی نہیں سکتے۔

یہ تو مرزا صاحب کی غیب کے اور وہ جھوٹ جسکے لئے شیطان نے انھیں وحی کی ہوگی۔ مگر ہاں اگر میں یہ کہوں کہ مرزا جی کے د جوہات ایک کروڑ ہونگے اور اگر بہت ہی جانچ کیجائے تو دس لاکھ سے کم نہونگی تو غالباً یہ مبالغہ نہوگا اور جس طرح سے مرزا صاحب نے اپنے معجزات ایک کروڑ یا دس لاکھ ثابت کئے ہیں اگر پیغامی اور قدیانی خلیفہ توبہ کا وعدہ کریں تو پھر میں اسکو ظاہر بھی کردوں اور بتادوں کہ مرزا صاحب نے جو شیخ چلی کا گھر بنایا تھا وہ تو ڈھگیا۔ مگر ہاں کفر جو مرزا صاحب پر عاشق و لازم ہے اگر کم سے کم دس لاکھ وجہ سے بھی کافر نہوئے تو یہ کیسے صادق ہوگا کہ مرزا صاحب کی تمام نبیوں نے خبر دی تھی مرزائیو پیغامیو قدیو وغیرہ وغیرہ میں جو کہتا ہوں بفضلہ یہ مرزا صاحب کے اضغاث احلام نہیں دماغ کی خشکی کا اثر نہیں کسی لڑکی کے عشق کے مجنونانہ بخارات نہیں ہیں جس نے دل و دماغ کو پریشان کردیا ہو اس بیان کی بنا واقعات پر ہے جسکو چھپانا یا جھٹلانا خدا چاہے محال ہے۔ اگر ہمت ہے تو کوئی مرزائی قادیانی مرد میدان بنے اور اپنا اور اپنے گرو کا کم سے کم کفر اور ارتداد ہی دفع کردے۔ مجدد، محدث، ولی، امام، نبی بروزی، ظلی مجازی، لغوی، حقیقی، تشریعی، حائضہ ہونا، حاملہ ہونا، اطفال اللہ جننے، مریم، ابن مریم، عیسیٰ، موسیٰ، آدم، نوح، ابراہیم، یوسف علیہم السلام غرض تمام الانبیاء اور کل انبیاء ہونا علیہم السلام بلکہ انکی مثل ہونا، ہاں سب کے برابر ہونا، خدا ہوکے آسمان و زمین بنانا ہے

تو کار زمین را نکوئے ساختی ✣ کہ با آسمان نیز پرداختی

کیوں نہو محمد احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونیکا بھی خواب نہیں نہیں وحی آچکی۔ نقل کفر کفر نباشد۔ العود احمد کا خیال کیا جائے تو افضل بھی ہوئے اور جری اللہ فی حُلل الانبیاء بھی تو الہام ہے اب تو منھم من قصصنا علیك ومنھم من لم نقصص علیك کے بھی مصداق ہوگے۔

غرض مرزا صاحب کے دعاوی تو مرزا جی کے معجزات کیطرح بے شمار ہیں اُن کا تو ذکر ہی کیا ہے میں تو تمام قادیانیوں بالخصوص امیر پیغامی اور امیر میانی سے صرف اسقدر عرض کرتا ہوں کہ مرزا جی کا اور اپنا اور مرزائی قادیانی

قدنی پیغامی وغیرہ اور جو انکو مسلمان سمجھے انکا صرف ادنی ادنی درجہ کا مسلمان ہونا ہی ثابت فرمادیں تو بڑا کام
ہے، مگر خدا کے فضل پر بھروسہ کر کے عرض کرتا ہوں کہ کسی مرزائی میں یہ طاقت نہیں ہے نہیں ہے پھر یورپ میں
کا ہے کی تبلیغ ہے اور کیا فخر ہے مرزائیت کا خاتمہ تو شایع ہو چکا، جب مرزایت کا جنازہ نکلے گا اسوقت یہہ
کہو نگا کہ مرزا صاحب کو کافر ہیں مرتد ہیں۔ کفر اور ارتداد کے علاوہ بھی انکا سچا ہونا ثابت کر دو۔ کفار
میں بھی صادق ہوتے ہیں کہ معمولی باتوں میں جھوٹ کو باعث عار سمجھتے ہیں مرزاجی کو یہ بھی نصیب نہوا۔
بتاؤں مرزا صاحب کے کسقدر جھوٹ بتاؤں تو آپ لوگ بھی مرزا صاحب کو جھوٹا کہیں دل کیٹرا کر کے کہدو
کہ اسقدر جھوٹ مرزا صاحب کی شان کے مناسب ہیں غرض ؎ انچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔
خاتم ہی جو ہوئے کمی کیا ہے سوائے ایمان اور صداقت کے سب کچھ موجود ہے۔
مرزاجی کے کفریات کو تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کسقدر اونکے کفر ظاہر ہوئے اور کسقدر دلمیں ساتھ لیگئے
مگر کلیات کے طور پر اُنکے کفر کی پانچ انواع ہیں پھر ہر نوع کے تحت میں جزئیات کثیرہ داخل ہیں۔ ایک
توہین انبیا علیہم السلام، دوسرے انکار ختم نبوت، تیسرے دعوی نبوت حقیقیہ شرعیہ، چوتھے انکار بعض
ضروریات دین، پانچویں نسخ بعض احکام اسلامیہ۔ گو چوتھی نوع میں سب مندرج ہیں اور در حقیقت وجہ
کفر اور ارتداد کی ایک ہی ہے یعنی بعض ضروریات دین کا انکار مگر ہمنے اور قسمونکو جو علیحدہ قسم بنایا ہے اسکی غرض
اہتمام بالشان اور مرزاجی کے انداز کو ملحوظ رکھنا ہے۔ چونکہ اکثر مسلمانونکو انکی کفریات کا علم نہیں، دوسرے
ہر شخص کے پاس کتاب نہیں پھر اسقدر وقت کہاں اور تلاش کون کرے اسوجہ سے ان کفریات مرزا کو ایک
جگہ لکھکر حوالہ دینے اور طبع کرنیکی ضرورت محسوس ہوئی، تاکہ مسلمان انکے حال سے واقف ہو جائیں اور
انکا کفر اور ارتداد ہر شخص معلوم کر لے۔

اسلام و کفر کی حقیقت

جو عقیدہ اور جو فعل نفیاً و اثباتاً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق قطع
و یقین جس طرح سے ثابت ہوا ہے اُس کا اعتقاد اور یقین اور تسلیم اور اقرار کرنا ہی ایمان ہے۔ غرض
شریعت سے جو عقیدہ یا فعل جس حیثیت سے قطعی اور یقینی طور سے ثابت ہوا ہے اُسی طرح سے اُسکو تسلیم کرنا ضروری
ہے، اور کسی امر قطعی الثبوت قطعی المراد کا انکار کرنا ہی کفر ہے۔ اگر کسی شخص نے شروع ہی سے تسلیم نہیں
کیا تو وہ کافر ہے، اور اگر تمام دین کو قبول کر کے پھر کل یا بعض قطعیات کا انکار کرنے سے کافر ہوا تو وہ مرتد بھی ہے
بعض نے ارتداد کیلئے علاوہ قطعی اور یقینی ہونیکے یہ بھی شرط کیا ہے کہ وہ امر ضروریات دین سے بھی ہو یعنی اسکی

دین سے ہونا ہر عام اور خاص مسلمان جانتا ہو۔ غرض کسی ضروری دین کا انکار قطعی یقینی باتفاق کفر
اور ارتداد ہے صرف توحید اور رسالت ہی کے انکار کرنے سے مسلمان مرتد نہیں ہوتا بلکہ جو ضروری دین سے
اُسکے انکار سے باتفاق امت مرتد اور کافر ہو جائیگا۔ توحید اور رسالت کا انکار بھی تو موجب ارتداد اسی لئے ہوا
ہے کہ وہ ضروریات دین سے ہی۔ تو پھر اسمیں اور دوسرے ضروریات دین میں کوئی فرق اسوجہ سے نہیں ہو سکتا
جب ایمان و اسلام کی حقیقت یقین اور تسلیم اور اقرار ہے تو جو شخص توحید و رسالت اور تمام ضروریات دین پر
ایمان لے آیا ہے اور اُنکو اُسی طرح تسلیم کرتا ہے جیسے وہ ثابت ہوئے ہیں، تو اب اگرچہ وہ فسق و فجور میں مبتلا ہو
ضرور مومن ہی اور خاتمہ بالخیر ہوا تو ضرور اُسکو خدا چاہے نجات حقیقی اور جنت ملیگی اور راحت ابدی کا مستحق ہی۔
بخلاف اُس بدنصیب کے کہ جو نماز و روزہ بھی ادا کرتا ہے اور تبلیغ اسلام میں ہندوستان ہی میں نہیں تمام یورپ
کی خاک بھی چھانتا ہو بلکہ فرض کرو کہ اُسکی سعی اور کوشش سے تمام یورپ کو اللہ تعالیٰ حقیقی ایمان و اسلام بھی عنایت
فرمادے، مگر اس دعوے اسلام و ایمان اور سعی تبلیغ اور کوشش و سعی کیساتھ انبیا علیہم السلام کو گالیاں دیتا
ہو، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا بمعنی آخر الانبیا نہ جانتا ہو، اللہ کو معاذ اللہ جھوٹا جانتا ہو جھوٹ
بولنا اُسکی عادت بتاتا ہو، اللہ ایک حتمی اور قطعی خبر دے کہ فلاں دن فلاں وقت یوں ہوگا اور وہ خبر بھی ایسی
ہو جو ایک نبی کے دعوے نبوت کا معجزہ ہو معیار صداقت ہو مگر پھر باوجود لفظوں میں کچھ نہ نکلے کوئی شرط مضمر رکھ لے
اور وعدہ خلافی کرکے نبی کو معاذ اللہ رسوا کرے اور اُسکی امت کو گمراہ کردے اور یہی خداوند عالم کی عادت مستمرہ
بتائے یا اور ضروریات دین کا انکار کرے وہ قطعاً یقیناً تمام مسلمانوں کے نزدیک مرتد ہے کافر ہے۔ اُسکی مثال
ایسی ہے جسکو کسی دیوانہ کتے نے کاٹ لیا ہو اور اُس کا زہر اُسکے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہو اور زہر رگ
اُٹھ چکی ہو وہ تمام دنیا کو چاہے سیراب کردے تمام ہندوستان کے دریا اور نہریں اُسی کے قدموں کے نیچے سے بہتی
ہوں مگر اُس بدنصیب کو ایک قطرہ پانی کا نصیب نہیں ہو سکتا وہ دنیا کو سیراب کرے مگر خود تشنہ کام ہی دنیا
سے رخصت ہوگا۔ ان اللہ لیؤید ہذا الدین بالرجل الفاجر دین کے کام کرنے سے مغرور نہونا چاہئے
قابل لحاظ یہ ہے کہ وہ خود بھی مسلمان ہے یا نہیں، علیٰ ہذا القیاس کسی فاسق اور فاجر کو دیکھکر اُسے ذلیل اور
بددین نہ سمجھے جب کہ ایمان اُوس کے قلب میں موجود ہے۔
پیغامیو۔ قدنیوا۔ اب سمجھا کہ مرتضی مرزا صاحب و مرزائیوں، قادیانیوں، قدنیوں، پیغامیوں سے عام گنہگار
مسلمانوں کو کیوں اچھا سمجھتا ہے، معاصی سے مناسبت نہیں بلکہ ایمان کی قدر ہے اور تمہارے نماز روزے

نفرت انہیں بلکہ تمہارے کفر نے متنفر کر دیا ہے، آج مسلمان ہو جاؤ پھر دیکھو تمہاری کیسی قدر کرتے ہیں، لاہور کے جلسہ کی تقریر کا حاصل سمجھ میں آیا یا نہیں ؟ حقیقت اسلام و کفر ہی قلب کے ساتھ وابستہ ہے کسی فعل کے کرنے یا نکرنے سے آدمی مسلمان یا کافر نہیں ہوتا۔ ہاں بعض فعل ایسے بھی ہیں جنکو شریعت نے انکار وغیرہ کی دلیل ٹھہرایا ہے جیسے بت کے سامنے سجدہ کرنا وغیرہ ایسے وقت اُسکو کافر کہا جائیگا اسوجہ سے کہ وہ فعل تصدیق و ایمان قلبی کے منافی ہے ایمان کیساتھ وہ فعل جمع نہیں ہو سکتا گو وہ شخص ایمان اور تصدیق کا اقرار کرے مگر وہ اس فعل کے ساتھ قابل اعتبار نہیں۔

مثال کی ضرورت ہو تو حقیقۃ الوحی کے اوراق دیکھو مرزا صاحب ڈاکٹر عبد الحکیم خاں کو برابر مرتد لکھتے ہیں، کیا ڈاکٹر صاحب توحید کے قائل نہ تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے منکر تھے قرآن کو نہ جانتے تھے، مگر چونکہ مرزا صاحب کے نزدیک ڈاکٹر صاحب نے ایک ضروری دین کا انکار کیا تھا اسوجہ سے انکو مرتد ہی کہا۔ قادیانیوں اگر تمہیں خدا سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے شرم نہیں تو مرزا صاحب سے تو شرم کرو کہ آج مرتد کے لئے نئے معنے گڑھنے لگے، اور شرم کرنی چاہئے اُن لوگوں کو کہ ماں نہ ماں ہیں تیرا مہمان مرزائیوں کے خوش کرنے کیلئے وہ بھی مرتد کی عجیب و غریب تعریف کرتے ہیں حالانکہ جنکو ارتداد سے وہ بچانا چاہتے ہیں وہ خود اپنی کتابوں کی رو سے مرتد ہیں۔

مرزائیوں کا ایمان و اسلام | اگر مرزائیوں کے نزدیک ایمان و اسلام کفر و ارتداد کی یہ حقیقت نہیں تو وہ بیان فرمائیں کہ وہ کیا حقیقت ہے مگر مرزا صاحب کی تصنیف کو پیش نظر رکھیں کیونکہ ابھی تو کوئی اور مجدد بھی نہیں آیا جو ایمان و اسلام کفر و ارتداد کی حقیقت بھی نئی بتادے، قدیم۔ تم تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر اور مرتد اسوجہ سے کہتے ہو کہ مرزا صاحب کو نہیں مانتے، پھر کہو مسلمانوں توحید رسالت قرآن شریف کس چیز کے منکر ہیں ؟ چونکہ تمہارے نزدیک ایمان میں یہ بھی ضروری ہے کہ مرزا جی کو نبی تسلیم کرے اسوجہ سے تم تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو کافر کہتے ہو، تو پھر جب تمام دنیا کے سچے اور حقیقی مسلمان۔ ایک چھوٹے نبی کو نہ ماننے کی وجہ سے تمہارے نزدیک کافر ہو گئے۔ تو اب تم ہی بتاؤ کہ مرزا صاحب بوجہ توہین انبیا علیہم السلام و انکار ختم نبوت و دعوی نبوت و انکار قطعیات اسلامیہ و تحریف آیات قرآنیہ کافر مرتد ہوں گے ہونگے اور ضرور ہونگے اور صرف وہ ہی نہیں بلکہ ساتھ تم تمام مرزائی بھی آگئے آگے ہو گئے۔

مرزائیوں کا نفاق اور مذہب کو چھپانا ظاہر میں اختلاف اور حقیقت میں سب ایک ہیں۔

مسلمانو۔ غور تو فرماؤ ظہیر الدین اروپی مرزا صاحب کو مستقل نبی صاحب کتاب ناسخ قرآن شریف کے "کلمہ نیا کتاب نئی قبلہ جُدا" قدنیوں اور پیغامیوں کی زبان پر اسکے خلاف اور یہ تمام باتیں اسلام کے خلاف مگر میرے علم میں نہیں کہ تینوں گروہ میں کوئی بھی کسی کی تکفیر کرتا ہو' اگر مطلقاً نبوت شرعیہ پیغامیوں کے نزدیک اور نبوت تشریعی قدنیوں کے نزدیک ختم ہوچکی ہے تو پھر دونوں ملکر ظہیر الدین کی تکفیر کیوں نہیں کرتے' اور وہ ان دونوں کو کافر کیوں نہیں کہتا۔

مرزا محمود صاحب کے نزدیک مرزا صاحب حقیقی نبی جو انکو نبی نہ مانے وہ کافر' اور قدنیوں کے اس عقیدہ کو محمد علی صاحب وغیرہ خوب جانتے ہیں اور اپنی کتابوں میں ملکے لکھائے ہیں اور خود ختم نبوت کو ضروریات دین سے کہتے ہیں۔ مگر عجب تماشا ہے نہ لاہوری پیغامی قدنیوں کو کافر کہتے ہیں نہ قدنی لاہوریوں کو' حالانکہ تمام دنیا جو مرزا صاحب کو نبی نہ مانے وہ قدنیوں کے نزدیک کافر مگر محمد علی صاحب اور تمام پیغامی باوجودیکہ دعوے یہ کرتے ہیں کہ ختم نبوت ہوچکا اب کوئی نبی نہیں آسکتا مرزا صاحب نبی نہیں نہ انہوں نے نبوت کا دعوی کیا۔ مگر پھر بھی ہیں مسلمان کے مسلمان ہم مرزا صاحب کی نبوت کا انکار کریں تو کافر مرتد مگر لاہوری بھائی کے بھائی' مسلمانو اب بھی کچھ سمجھے کچھ سوچا کچھ غور کیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ لاہوریوں کو کافر نہ کہو تو مرزا صاحب کو نبی نہیں کہتے' اگر نبی نہیں کہتے تو مرزا محمود لاہوریوں کو کافر کیوں نہیں کہتے۔

وجہ یہ ہے کہ وہ نبوت کا انکار ہی نہیں کرتے' ظہیر الدین اروپی کہتا ہے کہ محمد علی نے جب مرزا صاحب کو مسیح موعود مان لیا تو نبی بھی مان لیا اور سب کچھ مان لیا۔ مرزا صاحب نے بھی تو اپنے آپ کو یہی تسلیم کرایا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں جس نے مرزا صاحب کو مسیح موعود مانا سب کچھ مان لیا۔ مسیح موعود کہیں مجازی بروزی ظلی نبی تھوڑا ہی ہے' وہ تو حقیقی نبی صاحب کتاب ہے' مگر جیسے مرزا صاحب نے نہایت ہوشیاری اور تدبیر سے کام لیا ایسے ہی محمد علی صاحب بھی کر رہے ہیں یعنی جیسے مرزا صاحب منافق تھے محمد علی صاحب بھی راس المنافقین ہیں۔ اس مضمون کو ظہیر الدین صاحب نے خوب مفصل لکھا ہے' اور میں تو اس مضمون کو بالکل حق جانتا ہوں اور یہ جنگ زرگری نہ معلوم کس مصلحت پر موقوف ہے۔ خدا مسلمانوں کو توفیق دے جو ان کے مکاید سے خبردار ہوں۔[1]

[1] ایک طرف تو ظہیر الدین صاحب اروپی ہیں اور دوسری طرف محمد علی صاحب لاہوری اور درمیان میں مرزا محمود صاحب نہ مرزا صاحب کو مستقل نبی صاحب شریعت کہتے ہیں جیسے ظہیر الدین کہتے ہیں نہ بالکل نبوت حقیقیہ کا انکار ہے جیسے محمد علی صاحب کا ظاہر ہے اس وجہ سے انکو درمیانی کہا ہے۔ ۱۲۔ منہ

لاہوریوں کے کفر اور ارتداد کی اور وجہ

اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ لاہوری مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے، تو اول تو مرزا صاحب
کی وہ عبارات جو آگے آتی ہیں کیا اونکو مرزا صاحب کی کتابوں سے نکال دینگے اُنکے معنی کچھ اور بنا دیں گے
اُردو زبان ہے مطلب صاف ہے پھر انکے کے معنی کیا جبکہ مرزا صاحب کو سچا مجدد ولی نبی مجازی لغوی بروزی
ظلی اپنا مقتدا پیشوا مانتے سلطان القلم صاحب عقل جانتے ہیں معارف قرآنیہ کا اُن پر دروازہ کھلا ہوا تھا ہاں
یہ کہدیں کہ مرزا صاحب جھوٹے تھے یا عقل نہ تھی مجنون تھے یا سالک نہ تھے مجذوب تھے، دنیا کی ہدایت کے لئے
نہیں آئے تھے بلکہ اُن کا کلام سرتاسر ضلالت اور گمراہی ہے، تب یہ بات کسی درجہ میں قابل قبول ہو سکتی
ہے کہ محمد علی صاحب اور پیغامی لاہوری مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے ورنہ اس دعوے کو کوئی اہل عقل تسلیم نہیں
کر سکتا۔ اگر اب کسی مصلحت سے انکار ہے تو آیندہ چلکر مرزا محمود کے ہاتھ پر بیعت کرینگے اور یہ دونوں ظہیر الدین
کے مرید ہونگے بات تو وہی ہے جو ظہیر الدین کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے نبوت مستقلہ صاحب کتاب ہونیکا دعوے
کیا ہے اُنکا دین، مذہب، قبلہ، کلمہ علیحدہ ہے اب اُنکے نزدیک مرزا صاحب کی کتاب و وحی قابل عمل ہے قرآن شریف
قابل عمل نہیں ہے۔ الکفر ملۃ واحدۃ ۔ ؎ خوب پہچانتے ہیں چور کو تھانے والے + انکی حقیقت کوئی مجھ سے
پوچھے آئے۔ ؎ لیلے را بچشم مجنون باید دید۔

دوسرے اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ لاہوری مرزا صاحب کو واقعی نبی نہیں مانتے اور اُنکے نزدیک مرزا صاحب نے
دعوی نبوت نہیں کیا تو بہت اچھا، مرزا محمود اور اُنکے اذناب کو کیا کہوگے، وہ تو ختم نبوت کا بھی انکار کرتے ہیں
اور مرزا صاحب کو حقیقی نبی بھی مانتے ہیں پھر اُنکو جب کافر نہیں کہتے تو پھر وہی قسمت کا کفر اور ارتداد ساتھ ہے۔

تیسرے اگر مرزا صاحب نے دعوی نبوت نہیں کیا (گو یہ غلط اور بالکل غلط ہے) اور ہم بھی اُنکو نبی نہیں مانتے،
مگر مرزا صاحب نے عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں تو دی ہیں رسول اللہ صلے اللہ سے مساوات بلکہ افضلیت کا دعوے
تو کیا ہے قطعیات قرآنی کا انکار تو کیا ہے تو پھر اب کیا مرزا صاحب کافر اور مرتد ہونگے ضرور ہونگے اور اُنکو جب
تم کافر مرتد نہیں کہتے تو خود کافر اور مرتد ہوگے۔ لاہوری قادیانیوں میں سخت خطرناک فرقہ اور کفر کیساتھ منافق بھی ہے

جو کافر اور مرتد کو کافر اور مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے

یہ دوسری بات ہے جسکے لئے ان اوراق کی ضرورت ہوئی بہت سے لوگ یہ فرما دیتے
ہیں کہ ہم اگر مرزا صاحب یا مرزائیوں کو کافر نہیں کہتے تو اس میں کیا حرج ہے یہ تو احتیاط
کی بات ہے آخر وہ کلمہ گو اور اہل قبلہ تو ہیں۔ اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے، احتیاط شک کی جگہ ہوتی
قطع اور یقین میں احتیاط نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک چیز دور سے پوری طرح سے نظر نہیں آتی اور شک ہے کہ شیر ہے

یا انسان تو احتیاط کا مقتضے یہی ہو کہ گولی نہ مارے مگر جب قریب سے خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے کہ شیر آرہا ہے خود بھی جانتا ہے اور دوسرے ہزارہا آدمی کہہ رہے ہیں کہ شیر آرہا ہے مگر پھر بھی شکاری صاحب گولی نہیں مارتے اور یہ فرماتے ہیں کہ میں احتیاط کرتا ہوں کہیں یہ آدمی نہو۔ تو یاد رہے کہ اس احتیاط کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بے احتیاطی سے اپنی جان اور مسلمانوں کی جان کھو دیگا" یہ احتیاط نہیں بے احتیاطی ہے۔

جب ایک شخص نے قطعاً یقیناً ایک ضروری دین کا انکار کیا اور وہ انکار محقق ہو گیا تو اب اُسکو کافر کہنا خود بے احتیاطی سے کافر اور مرتد ہونا ہے۔ مثلاً مرزا جی نے عیسیٰ علیہ السلام کو فحش گالیاں دیں جو آگے لکھی جاتی ہیں اسکے بعد بھی کوئی شخص مرزا صاحب کو مسلمان ہی کہے تو اُسکا یہی مطلب ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کرنا یا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نکرنا اُسکے نزدیک ضروریات اسلام سے نہیں باوجود عیسیٰ علیہ السلام کے گالیاں دینے کے بھی جب آدمی مسلمان ہو سکتا ہے تو حاصل یہی ہوا کہ اسلام نے گالیاں دینی اور انبیا علیہم السلام کی توہین کرنیکی اجازت دی ہے حالانکہ انبیا علیہم السلام کی تعظیم کرنی اور توہین نکرنا ضروریات دین سے ہی۔ تو مرزا صاحب کو کافر اور مرتد نکہکر خود ایک ضروری دین کا انکار کرکے کافر ہو گیا یا مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ نماز پنجگانہ اور زکوٰۃ، روزہ، حج کچھ فرض نہیں اور اسکی کوئی اپنے نزدیک تاویل بھی کرے تو اب یہ شخص بوجہ ضروریات دین کے منکر ہونیکے کافر ہو گیا، مرتد ہو گیا۔ پھر بھی باوجود اسکے ایک شخص احتیاط کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے مسلمان ہی کہو تو اسکا مطلب یہی ہوا کہ یہ فرائض اربعہ اسکے نزدیک فرض نہیں انکی فرضیت کا اقرار ضروریات دین سے نہیں حالانکہ انکو فرض جاننا ضروریات دین سے ہے۔ تو اب اسکی احتیاط کا حاصل یہی ہوا کہ اس نے چار ضروریات دین کا انکار کیا اور خود کافر اور مرتد ہو گیا۔ ورنہ اسکے معنی کیا کہ یہ چیزیں تو ضروریات دین سے ہوں مگر منکر کافر نہو اور مسلمان باقی رہے، جیسے کسی مسلمان کو اقرار توحید و رسالت وغیرہ عقائد اسلامیہ کیوجہ سے کافر کہنا کفر ہے کیونکہ اس نے اسلام کو کفر بنا دیا، اسیطرح کسی کافر کو عقائد کفریہ کے باوجود مسلمان کہنا بھی کفر ہے کیونکہ اس نے کفر کو اسلام بنا دیا، حالانکہ کفر کفر ہے اور اسلام اسلام ہے۔ اس مسئلکو مسلمان خوب اچھی طرح سمجھ لیں اکثر لوگ اس میں احتیاط کرتے ہیں حالانکہ احتیاط یہی ہے کہ جو منکر ضروری دین ہو اوسے کافر کہا جائے، کیا منافقین توحید و رسالت کا اقرار نہ کرتے تھے، پانچوں وقت قبلہ کیطرف نماز نہ پڑھتے تھے مسیلمہ کذاب وغیرہ مدعیان نبوت اہل قبلہ نہ تھے انہیں بھی مسلمان کہوگے؟ اہل قبلہ کے یہی معنی ہیں کہ تمام ضروریات دین کو تسلیم کرتا ہو۔ ورنہ پھر دیانند سرستی اور شردھانند جی اور گاندھی جی نے کیا قصور کیا ہے۔ اگر اسلام

آپکے نزدیک اسقدر سستا اور وسیع ہی تو دوسرے کفار سے کیوں بخل ہے۔ مگر یاد رہے کہ یہ اسلام آپکا ساختہ پرداختہ
ہوگا وہ اسلام جسکو خدا ارشاد دین کہتا ہے ان الدین عند اللہ الاسلام اور جسکے سوا کوئی مذہب مقبول
نہوگا ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخسرین ٹ وہ یہ اسلام نہیں ہر شخص
کو اصطلاح مقرر کرنیکا حق ہے آپ بھی جو چاہیں اصطلاح مقرر کرکے اُسکا جو چاہیں نام رکھ لیں۔ لہذا سب سے
پہلے مرزا صاحب اور لاہوریوں اور راس المنافقین کو مرتد اور کافر کہا جائے اور ساتھ ہی قدنیوں وغیرہ کو۔
مسئلہ یہی ہے حکم یہی ہے آسمان ٹلے زمین ٹلے حکم نہیں ٹلسکتا چاہے کوئی تسلیم کرے یا نکرے کوئی انگریزی
خوان ہو یا عربی خوان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں نے اللہ اور آپکا صلی اللہ علیہ وسلم حکم
سُنادیا مانو گے تمہارا نفع ہے ورنہ نقصان بھی آپ کا ہی ہے مگر خدا چاہے یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی کیوجہ سے
شرعی حکم چھپا دیا جائے۔

علمائے اسلام فتوی تکفیر میں جلد باز نہیں

علمائے اسلام فتوی تکفیر میں عجلت کرتے نہ فروعی امور میں کسیکو کافر کہتے ہیں
یہ تو یہ فرماتے ہیں کہ کفر کی وجہ جبتک آفتاب کی طرح روشن نہوجائے اُسوقت تک تکفیر حرام اور ناجائز ہے یہی تو
فرماتے ہیں کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ۹۹۹ وجہیں کفر کی ہوں اور ادنے سے ادنی احتمال صحیح معنی کا تو جبتک یقیناً
یہ نہ معلوم ہوجائے کہ متکلم نے معنی کفر ہی مراد لئے ہیں مفتی اسلام پر واجب ہے کہ اُس کلام کے ایسے معنی لے
جس سے قائل مسلم مسلمان رہے ہاں جب معنی کفر ہی قطعاً اور یقیناً ثابت ہوجائیں تو پھر کفر کا فتویٰ دینا
ضروری ہے مرزا صاحب ہی کے معاملہ کو ملاحظہ فرمالیا جائے کہ برسوں تک تاویل کی مسلمان کہا گیا مگر
جب مرزا صاحب کا کفر آفتاب سے زیادہ آشکارا ہوگیا اور تاویل کی کلام میں گنجائش ہی نرہی تو پھر مجبوری
بجز کافر کہنے کے چارہ ہی کیا تھا کہ کفر کو اسلام کہنا اور کافر کو مسلمان بتانا خود کفر ہے چنانچہ عبارات ذیل سے
ناظرین کو خود واضح ہوجائیگا۔ کہ مرزا صاحب نے توہین عیسیٰ علیہ السلام کی گالیاں دیں سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم سے مساوات بلکہ افضلیت کا دعوے کیا نبوت حقیقیہ کا دعوی کیا نبوت شرعیہ کے مدعی ہیں
خداوند عالم جل و علی شانہ کو معاذ اللہ العظیم جھوٹا کہتے ہیں جھوٹ بولنے کی عادت بتاتے ہیں یہ بھی مقولہ ہے کہ
انبیا علیہم السلام پر وہ اعتراض وارد ہوتے ہیں جو مرزا صاحب پر وارد ہوتے ہیں حشر اجساد کا انکار ہے علی
ہذالقیاس قدنیوں بجامیوں لاہوریوں کی عبارات ملاحظہ ہوں کہ ان عبارات میں کس تاویل کی گنجائش ہے
اسکے بعد بھی اگر آدمی کافر نہو تو پھر وہ کونسا عقیدہ اور قول ہے جس سے آدمی کافر اور مرتد ہوتا ہے۔ بازاری عورتیں

اور چوڑے چمار بھی اُن امور کو گوارا نہیں کر سکتے جنکو اولو العظم انبیا علیہم السلام کی طرف نسبت کیا ہے۔

پہلے بزرگوں پر فتویٰ کفر کا الزام

یہ الزام کہ پہلے بزرگوں پر کفر کے فتوے دیئے اس کا جواب اُسوقت دیا جائیگا جب وہ
سوال اور جواب نقل کیا جائے فتویٰ سوال کے مطابق ہوتا ہے جیسا کسی نے سوال کیا اُسکا جواب دیا
گیا۔ رہی یہ بات کہ جسکے متعلق وہ مضمون کفری بیان کیا گیا ہے وہ واقعہ میں ایسا ہے بھی یا نہیں یہ مفتی کا
کام نہیں ہے بسا اوقات کلمہ کفر ہوتا ہے اُسپر کفر کا فتویٰ دیا جاتا ہے، مگر جب قائل معلوم ہوتا ہے تو چونکہ اُسنے
معنی کفری مراد نہیں لیئے اُسکی مراد اسلامی معنی ہیں اسوجہ سے اُسے کافر نہیں کہا جاتا اول حکم نفس کلمہ کا
تھا، پھر دوسرا حکم متکلم کی مراد پر ہے لہذا وہ دونوں فتوے صحیح ہیں۔ انبت الربیع البقل یعنی ربیع نے گھاس
کو اوگایا، اگر اسکا کہنے والا وہ شخص ہے جو ربیع ہی کو فاعل حقیقی جانتا ہے تو یہ کلمہ کفر اور قائل کافر لیکن اگر اسی
کلمہ کو کوئی مسلمان کہے تو نہ کلمہ کفر نہ قائل کافر۔ ایک وقت میں کسی کلام پر فتویٰ کفر کا دیا اور پھر قائل کو مسلمان ولی
بزرگ کہا تو اُسکی وجہ علاوہ اور وجوہ کے کبھی یہ بھی ہوتی ہے اسکی تفصیل رسالہ دشمن ایمان مرزائی قادیان میں ملاحظہ ہو
کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ نفس کلام پر چونکہ کفری تھا فتویٰ کفر دیا قائل کا اضافہ اُنکے دشمنوں نے کر لیا مشہور
یہ ہو گیا کہ فلاں بزرگ کو فلاں عالم نے فلاں کلام کیوجہ سے کافر کہدیا حالانکہ بیچارے عالم کو قائل کا پتہ بھی
نہیں تھا، قائل کا حال جب معلوم ہوا تو اُسے مسلمان بلکہ بزرگ اور ولی کہتا کیونکہ اونکی مراد معنی کفری نہ تھے
غرض یہ کہدینا کہ علما ہمیشہ سے فتوے کفر کے مشاق ہیں جبتک وہ فتاوے نقل نہ کیے جائیں حجت نہیں ہو سکتا
کوئی فتویٰ اگر کسی مستند عالم کا نقل فرمایا جاوے تو پھر معلوم ہو جائیگا کہ عجلت کی گئی یا احتیاط مسئلہ فروعی تھا
یا اصولی، اجتہادی ظنی تھا یا قطعی یقینی، اگر علما اسقدر احتیاط نکرتے تو آج کفر و اسلام میں امتیاز باقی نرہتا
جو ملحد جو چاہتا وہ کہتا اور کفر کو اسلام بنا دیتا، اور بزرگوں کے کلام کو پیش کر دیتا کہ فلاں نے یہ کہا فلاں نے
یہ کہا، معنے اُنکی کیا مراد تھے کس حالت میں کہا تھا اسے کون دیکھے۔ اللہ تعالیٰ علمائے اسلام کو جزائے خیر دے کہ انہوں
نے اسلام سے کفر کو ملنے نہیں دیا اُنکی احتیاط آج کام آرہی ہے۔ ورنہ جس کا جو جی چاہتا وہ کہتا۔

بعض علما سے فتاوے میں غلطی یا عجلت بھی ممکن ہے

ہاں اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ممکن ہے کہ بعض فتوے کفر کے غلط ہوں
بعض فتوے کی بنا کسی دُنیاوی غرض پر ہو جسکے فتوے دینے والے علما نہ ہوں غرض
دانستہ یا نادانستہ بعض فتوؤں کا غلط ہونا ممکن ہے، مگر اس سے کوئی مرزائی یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا ہے کہ
چونکہ بعض فتاوے کفر میں بعض علما سے غلطی ہوئی ہے لہذا مرزائیوں یا دوسرے ملحدوں پر فتوے کفر قابل اعتبا

نہیں، اگر یہ نتیجہ صحیح ہے تو تمام دین و دنیا کا کام ہی تباہ اور برباد ہو جائیگا۔ کوئی حاکم کیسا ہی قابل اور خوش نیت ہو مگر اُس سے فیصلہ میں کیا غلطی نہیں ہو سکتی، پولس کے جسقدر چالان ہیں کیا سب صحیح ہی ہوتے ہیں اور جسقدر چالان صحیح ہوں اُن میں کیا ملزم کو سزا ہونی ضروری ہے، تو اب اس بنا پر تمام بدمعاش چور یہ کہکر رہا ہو جائینگے کہ بعض حکام غلطی کرتے ہیں بعض بدنیت ہوتے ہیں بعض چالان پولس کے صحیح ہوتے ہیں بعض غلط۔ لہذا چور بدمعاش مزے سے چوری بدمعاشی کریں اور انکو کوئی سزا نہ دیجائے اور پولس کا کوئی چالان قابل توجہ نہ رہے جسکو پولس چور کہے اُسکو مجدد محدث اور ولی سمجھا جائے جیسے دُنیا میں تمام امور کی جانچ ہوتی ہے اسی طرح فتووں کو بھی اُنکی اُصول پر پرکھ کر دیکھ لو اگر صحیح ہو تو مانو ورنہ غلط ہیں۔ یہ تو نہیں کہ کسی عالم کی غلطی یا بدنیتی سے تمام دُنیا کے علماء کے صحیح فتاوے بھی قابل قبول نہ رہیں۔ اگر ایسا ہو تو قیامت برپا ہو جائے نہ دین رہے نہ دنیا۔ کیا کوئی شخص مسیلمہ کذاب اور مرزا غلام احمد صاحب اور اُنکے امثال کو دیکھکر یہ کہدیگا کہ جو مدعی نبوت ہے وہ معاذ اللہ العظیم ایسے ہی جھوٹے تھے سلسلہ نبوت ہی کو غلط بتا کر تمام دین سے سبکدوش ہو جائیگا۔ مسیلمہ اسود عنسی مرزاجی وغیرہ کے جھوٹے دعوے نبوت سے سب مدعیان نبوت معاذ اللہ جھوٹے اور غیر قابل اعتبار تھوڑا ہی ہو سکتے ہیں دنیا میں جھوٹ سچ دونوں ہی ہیں مگر جھوٹ جھوٹ ہے سچ سچ۔ غرض یہ عذر ایک ملحدانہ عذر ہے جسکو کوئی اہل انصاف بنظر التفات نہیں دیکھ سکتا۔ مرزا غلام احمد اور انکے تمام مرید معتقد کافر مرتد اور انکے عقائد باطلہ کو جانکر پھر جو انمیں سے کسی کے کفر و ارتداد میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، اُنپر جو کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ انھیں توبہ کرنی چاہئے۔ یہ غلط حیلے مفید نہیں۔

یہ عذر کہ علما ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں چنانچہ علمائے دیوبند کو بھی علمائے بریلی کافر کہتے ہیں لغو ہے

مرزائی جب بہت تنگ اور عاجز ہوتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ آخر علمائے دیوبند جو آج ہندوستان میں مرکز اسلام و مرکز حنفیہ و مرکز قرآن و حدیث فقہ علوم عقلیہ و نقلیہ کا سرچشمہ ہیں انکو بھی تو مولوی احمد رضا صاحب اور اُنکے ہمخیال کافر کہتے ہیں تو کیا علمائے دیوبند کافر ہیں اگر وہ کافر نہیں تو پھر مرزائی کیوں کافر ہیں؟ اسکا جواب بھی خوب توجہ سے سُن لینا چاہئے، علمائے دیوبند کی تکفیر اور مرزا صاحب اور مرزائیوں کی تکفیر میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

بعض علمائے دیوبند کو خان بریلوی یہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں جانتے چوپایے مجانین کے علم کو آپکے علم کی برابر کہتے ہیں شیطان کے علم کو آپکے علم سے زائد کہتے ہیں لہذا وہ کافر ہیں، تمام علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ خانصاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے مرتد ہے ملعون ہے لاؤ ہم بھی تمہارے

فتوے پر دستخط کرتے ہیں بلکہ ایسے مرتدوں کو جو کافر شکے وہ خود کافر ہے یہ عقائد بیشک کفریہ عقائد ہیں۔ مگر خانصاحب
کا یہ فرمانا کہ بعض علمائے دیوبند ایسا اعتقاد رکھتے یا کہتے ہیں بیخ غلط ہی افترا ہے بہتان ہے، جب ہم خود ان عقائد کو کفر
اور ارتداد کہتے ہیں تو ہم اسکے معتقد کیسے ہو سکتے ہیں، نہ یہ کلمات کفریہ ہم نے کہی، نہ ہمارے بزرگوں نے نہ ایسے
مضامین خبیثہ ہمارے قلب میں آئے ہم تو ایسے شخص کو جسکا یہ اعتقاد ہو قطعی کافر جانتے ہیں۔ رہیں وہ عبارات
جنکی طرف ان مضامین خبیثہ کو منسوب کرتے ہیں انکا مطلب صاف ہے جو ان مضامین کے بالکل مخالف
ہے۔ اب یہ سوال کہ پھر خانصاحب نے ایسا کیوں کیا اسکا جواب یہ ہی کہ وہ بھی تو مجدد ہی ہونیکے مدعی تھے۔
مشاہدہ دار مجددونکا یہی حال ہوتا ہے مرزا صاحب نے تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو کافر کہا، خانصاحب نے
اپنے تمام مخالفونکو کافر کہا، ندوۃ العلما ہوا اسمیں جو شریک ہو جو اسکا ممبر ہو جو کسی ندوی سے سلام کرے وغیرہ وغیرہ
سب کافر، وہابی وہ کافر، غیر مقلد وہ کافر، نیچری سب کافر۔ غرض جو انکا ہمخیال نہیں وہ کافر جسنے کہ خود کافر،
مرید کافر، انکے پیر بھی کافر۔ کفر کی مشین گن ہی جو ہوئی مگر چندہ بلقان میں شریک نہوئے، تحریک خلافت میں
شریک نہوئے بلکہ جو شریک ہوا وہ کافر۔ اب میں زیادہ کچھ عرض نہیں کرتا سمجھنے والے خود سمجھ لیں کہ جو عام
مسلمانوں کی بہبودی کا ہوا خانصاحب نے کفر سے قدمے ٹھہرایا ہی نہیں، مولوی عبدالباری صاحب انکے بھی ایک وجہ
سے کافر اور جب مولوی ریاست علیخان صاحب شاہجہانپوری سے گفتگو ہوئی تو دو چار وجہ بھی مشکوک سی ہی رہ گئیں
داروغہ جہنم ہی جو ٹھیرے انکے جسقدر مرید ہیں وہ اب جو کر رہے ہیں وہ معلوم ہے۔ غرض کوئی محبوب ہی اس
پردہ زنگاری میں بڑے مجدد اور چھوٹے مجدد ایک ہی ہیلی کے بٹے معلوم ہوتے ہیں کسی ایک ہی ابرو کے تیر کے
شکار ہیں دونوں کی غرض یہی معلوم ہوتی ہی کہ دنیا میں سوائے انکے اذناب کے کوئی مسلمان نرہے، ان مضامین
کی تشریح دیکھنی ہو تو ملاحظہ ہو الشہاب المدرار۔ توضیح اقوال الاخیار۔ تزکیۃ الخواطر عما القی فی امنیۃ
الاکابر۔ توضیح البیان فی حفظ الایمان۔ قطع الوتین ممن تقول علی الصلحین۔ الختم علی لسان
الخصم۔ وغیرہ یہ مسئلہ تو یہاں ضمنی آگیا ہے۔
اصل بات یہ عرض کرنی تھی کہ بریلوی تکفیر اور علمائے اسلام کا مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر کہنا اسمیں زمین و
آسمان کا فرق ہے اب پھر بھی اسکو منہ پر نہ لانا۔ اگر خانصاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی
تھے جیسا کہ انھوں نے انھیں سمجھا تو خانصاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ انکو کافر نکہتے تو وہ
خود کافر ہو جاتے، جیسے علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لئے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے تو اب

علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں چاہے وہ لاہوری ہوں یا قدنی وغیرہ وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائینگے، کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ اب جیسے علمائے دیوبند کہتے ہیں کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا بمعنی آخر الانبیا نہ سمجھے کسی کو بھی منصب نبوت کا ملنا شرعاً جائز سمجھے وہ قطعاً کافر ہے، تم بھی مرزا صاحب سے کہلوا دو اور وہ مر گئے تو خود کہدو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہیں آپکے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا جو مدعی نبوت شرعیہ حقیقیہ ہو یا کسی کو نبی سمجھے وہ کافر ہے پھر ہمسے کہنا ہم تمہارے ساتھ ہیں کوئی آنکھ بھر کر تو تمہیں دیکھ لے، اس صورت میں مرزا جی تو ہاتھ سے جاتے ہیں مگر اسلام ملتا ہے مگر مرزا صاحب کو کافر کہنا ہو گا۔ جیسے علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ جو کوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرے آپکے علم سے علم شیطان لعین کو زیادہ کہے یا آپکے علم کے برابر علم صبیان و مجانین و بہائم کو کہے وہ کافر ہے مرتد ہے ملعون ہے جہنمی ہے، فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم اعلم الخلق ہیں زیادہ کیا معنی آپکے علم کے کوئی برابر بھی نہیں ہو سکتا بلکہ علم نبوی سے کسی کے علم کو نسبت ہی نہیں۔ تم بھی کہدو کہ جو عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرے انھیں گالیاں دے دوسرے انبیاء علیہم السّلام کی تنقیص شان کرے اُنسے مساوات کرے وہ کافر ہے مرتد ہے، مرزا صاحب نے بیشک عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دیں اور انبیا علیہم السلام کی توہین کی لہذا مرزا صاحب بیشک کافر مرتد ملعون جہنمی ہیں کہو اسکی ہمت ہے اگر نہیں تو پھر علمائے دیوبند سے تمہیں کیا واسطہ وہ پکے مسلمان تم پکے کافر مرتد۔ غضب تو یہ ہے جو وجوہ کفر تمپر عائد کئے جاتے ہیں یا تم اُنکو کفر ہی نہیں جانتے تم تو اُنکو عین ایمان کہتے ہو، ختم نبوت کا انکار کرکے گفتگو کرتے ہو قرآن و حدیث سے بقائے نبوت کو ثابت کرتے ہو، مرزا مدعی نبوت کو مجدد محدث۔ ولی مسیح موعود کیا کیا مانتے ہو، مرزا صاحب سے جب کہا جاتا ہے کہ تم اپنے کو عیسیٰ علیہ السلام سے فضیلت دیتے ہو تو مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ بیشک اور میں کیا خدا نے اُسکے رسول نے مسیح موعود کو اُسکے کارناموں کی وجہ سے جب مسیح ابن مریم سے افضل قرار دیا تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یوں کہا جاتا ہے کہ تم اپنے کو اُن سے فضل کیوں قرار دیتے ہو، جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ تم نے یہ کیا تو جواب ملتا ہے کہ ہاں کیا انبیا بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے مجھ پر کوئی ایسا اعتراض نہیں جو پہلے انبیا علیہم السّلام پر نہو سکے، غرض جو الزام لگایا گیا اُس سے انکار نہیں بلکہ باقرار کے ساتھ اُسکو عین ایمان بتایا جاتا ہے۔ اب تو معلوم ہو گیا کہ علمائے دیوبند کی تکفیر میں اور مرزائیوں کی تکفیر میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ علمائے دیوبند جن امور کی بنا پر کافر بتائے جاتے ہیں وہ اُن سے بری ہیں اُنکو کفر خالص اعتقاد رکھتے

ہیں اور مرزا صاحب اور مرزائی عقائد کفریہ یا اقوال کفریہ کو تسلیم کرتے ہیں اُنکا اقرار کرتے ہیں اُنکو عین ایمان سمجھتے ہیں، اور جو کہیں کہیں تاویل کرتے ہیں تو وہ باطل، تاویل الکلام بما لا یرضی بہ قائلہ ہے، ایک جگہ تاویل کرتے ہیں مرزا صاحب کا دوسرا کلام اُسکی تغلیط کرتا ہے بیچارے عاجز ہیں، مگر ایمان سے دشمنی ہے مرزا صاحب کو جھوٹا نہیں کہتے، اس غرض سے یہ رسالہ لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ مرزائیوں کو اس سے ہدایت اور مسلمانوں کو استقامت عنایت فرمائے، ابھی تک بفضلہ تعالیٰ مسلمان اس سے ناواقف نہیں ہیں کہ ان صریح کفریات کو بھی دیکھکر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو مسلمان ہی کہے جائیں۔

ایک بات اور قابل ذکر ہے مرزائی دھوکہ دینے کی غرض سے وہ عبارات مرزا صاحب کی پیش کر دیتے ہیں جنمیں ختم نبوت کا اقرار ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم اور عظمتِ شان کا اقرار ہے، اُسکا مختصر جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب ماں کے پیٹ سے کافر نہ تھے ایک مدت تک مسلمان تھے اور چونکہ دجال تھے اسوجہ سے اُن کے کلام میں باطل کے ساتھ حق بھی ہے تو پہلی عبارات مفید نہیں جبتک کوئی ایسی عبارت نہ دکھادیں کہ میں نے جو فلاں معنی ختم نبوت کے غلط بیان کئے تھے وہ غلط ہیں صحیح معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد صلے اللہ علیہ وسلم کوئی نبی حقیقی نہوگا، یا عیسیٰ علیہ السلام کو جو فلاں جگہ گالیاں دیکر کافر ہوا تھا اُس سے توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہوں۔ ورنہ ویسے تو مرزا صاحب اور تمام مرزائی الفاظ اسلام ہی کے بولتے ہیں اسی وجہ سے مسلمان دھوکہ میں آجاتے ہیں کہ یہ تو ختم نبوت کے بھی قائل عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم بھی کرتے ہیں قرآن کو بھی مانتے ہیں حشر اجساد پر بھی ایمان لاتے ہیں غرض تمام آمنت باللہ اور ایمان مجمل اور مفصل ازبر ہے یہ مسلمان کیوں نہونگے۔ مگر مسلمانو یہ ان کے الفاظ ہیں لیکن معنے وہ نہیں جو قرآن و حدیث نے بتائے ہیں معنی انکے وہ ہیں جو مرزا صاحب نے تصنیف کر کے کفر کی بنیاد ڈالی ہے لہذا جو عبارات مرزا صاحب اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہے جب تک ان مضامین سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نکریں تو انکا کچھ اعتبار نہیں مسلمانوں کی واقفیت کے لئے مرزا صاحب اور انکے اذناب کے چند اقوال لکھدئے ہیں ورنہ تتبع کیجائے تو نہ معلوم اور کسقدر ایسے کفریات بھرے ہوں گے۔

جملہ اہل اسلام کیخدمات میں عرض ہے کہ اس عاجز و محتاج الی رحمت اللہ الغفار کے لئے اور جملہ اہل اسلام کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام پر قائم رکھے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین

عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے متعلق جو مرزائی جواب دیتے ہیں وہ تو اس رسالہ میں بفضلہ تعالیٰ پورے آگئے ہیں، رہا مسئلہ ختم نبوت و دعوی نبوت سو پیغامیوں کے لئے تو مرزا صاحب کی یہ عبارت ہی کافی ہیں کہ مرزا صاحب

اپنے لئے لفظوں میں اپنی نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں اور ختم نبوت کا انکار بھی ظاہر ہے بلکہ صاحب شریعت ہونیکا بھی دعوے ہے اب یہ کہنا کہ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت نہیں کیا ایسا ہے کہ کوئی کل کو یوں کہنے لگے۔ کہ مرزا غلام احمد دنیا میں کوئی شخص تھا ہی نہیں یہ سب غلط ہے ہاں ہاں ایک مجازی بروزی ظلی لغوی مجازی مرزا تھا حقیقت کچھ بھی نہ تھی۔

رہے قدنی مرزا محمود کے متابع تو وہ تو اسمیں کتابیں لکھ چکے ہیں کہ ختم نبوت نہیں مرزا صاحب اس مذہب کو لعنتی بتاتے ہیں جسمیں نبوت نہ ملے اور دروازۂ نبوت مسدود ہو۔ ختم نبوت کے متعلق مستقل رسائل دیوبند میں لکھے گئے ہیں وہاں طلب کئے جائیں جنسے معلوم ہو جائیگا کہ یہ مسئلہ ضروریات دین سے ہے اور جو کسی ضروری دین کا انکار کرے چاہے تاویل کرے یا نکرے بہر صورت کافر ہے مرتد ہے پھر جو اُسے کافر و مرتد نکہے وہ بھی کافر ہے۔ اِس مسئلہ کو نہایت شرح و بسط کیساتھ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا مولوی انور شاہ صاحب مدرس اول دار العلوم دیوبند نے اپنے رسالہ اکفار الملحدین فی شی من ضروریات الدین میں بیان فرما دیا ہے اُسکو دیکھنا چاہیے ہماری غرض مسلمانوں کو وہ عبارات بتا دینے ہیں جنکو دیکھکر ہر مسلمان مرزا جی اور مرزائیوں کو کافر اور مرتد جانیگا ابھی تک مسلمانوں میں بفضلہ اسقدر احساس باقی ہے مسلمان اس کتاب کو اپنے پاس رکھیں پھر خدا چاہے بڑے سے بڑے مرزائی کی بھی دال نہ گلیگی اور اگر ضرورت ہوئی اور مسلمانوں نے ضرورت کو محسوس کیا تو پھر اس کا ایک ضمیمہ بھی خدا چاہے لکھدیا جائیگا اور اگر ان عبارات کے متعلق مرزائیوں نے کچھ لکھا تو اُس کا بھی لاجواب جواب خدا چاہے ہو جائیگا۔ واللہ ھو الموفق ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین وصلے اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ ونور عرشہ وخاتم انبیائہ ورسلہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۝

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ط

سید محمد مرتضیٰ حسن عفی عنہ ناظم تعلیمات دار العلوم دیوبند

ساکن قصبہ چاندپور۔ ضلع بجنور

۲ رمضان المبارک ۱۳۴۳ھ یوم شنبہ

توہینِ عیسیٰ علیہ السلام

نمبر ۱ - پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشین گوئی کیوں نام رکھا۔ ضمیمہ انجام آتھم - حاشیہ صفحہ ۴

نمبر ۲ - ہاں آپکو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی، ادنی ادنی بات میں غصہ آجاتا تھا اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے - ضمیمہ انجام آتھم - حاشیہ صفحہ ۵

نمبر ۳ - مگر میرے نزدیک آپکی یہ حرکات جائے افسوس نہیں، کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے - حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵ -

نمبر ۴ - یہ بھی یاد رہے کہ آپکو کسیقدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی - حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵

نمبر ۵ - جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپنے بیان فرمایا ہے اُن کتابوں میں اُن کا نام ونشان نہیں پایا جاتا - حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵ -

نمبر ۶ - اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپنے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے، اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا میری تعلیم ہے - حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۶

نمبر ۷ - آپکی انہی حرکات سے آپکے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے، اور اُن کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے - حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۶

اس عبارت میں علاوہ توہین عیسیٰ علیہ السلام کے حضرت مریم علیہا السلام پر تہمت بھی ہے، اور قرآن مجید کے بھی خلاف ہے کیونکہ حقیقی بھائی تو وہی ہوگا جو ماں باپ دونوں میں شریک ہو اور یہ قرآن شریف کے قطعاً مخالف ہے - اور یہاں عیسیٰ علیہ السلام کے باپ اور مریم علیہا السلام کا خاوند ثابت کیا گیا - فتدبر ولا تعجل -

نمبر ۸ - عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں - مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا - حاشیہ صفحہ ۶ ضمیمہ انجام آتھم -

نمبر ۹ - ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور

ایسی بیماری کا علاج کیا ہو۔

نمبر ۱۰ - مگر آپ کی بدقسمتی سے اُسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ حاشیہ صفحہ ۷، ضمیمہ انجام آتھم۔

نمبر ۱۱ - اسی تالاب سے آپ کی معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو معجزہ آپکا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے، اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ حاشیہ ص۷ ضمیمہ انجام آتھم

نمبر ۱۲ - آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار کسبی عورتیں تھیں، جنکے خون سے آپکا وجود ظہور پذیر ہوا۔ حاشیہ ص۷ ضمیمہ انجام آتھم۔

نمبر ۱۳ - آپکا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک کنجری (کسبی) کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اسکے سر پر ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اسکے پیروں پر ملے۔ حاشیہ ص۷ ضمیمہ انجام آتھم۔

نمبر ۱۴ - سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے حاشیہ ص۷ ضمیمہ انجام آتھم

ان عبارات میں جو عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دی گئی ہیں، انکا جواب مرزا صاحب کی طرف سے جو خود مرزا صاحب نے دیا ہے یہ ہے :-

نمبر ۱۵ - اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔ ضمیمہ انجام آتھم ص۹۔

اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسُوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے۔

نمبر ۱۶ - پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلامانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اسکو نبی قرار دیں۔ ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۹

حاصل یہ ہے کہ گالیاں عیسیٰ علیہ السّلام کو نہیں دی گئیں بلکہ یسوع کو اور یسوع ایسا شخص تھا کہ اسکو بھلا مانس ہی نہیں قرار دے سکتے۔ چہ جائیکہ نبی حالانکہ مرزا صاحب خود توضیح مرام صہ ۳ میں فرماتے ہیں کہ دوسرے مسیح ابن مریم جسکو عیسیٰ اور یسوُع بھی کہتے ہیں۔ علیٰ ہٰذا القیاس کشتی نوح صفحہ ۱۶ میں فرماتے ہیں کہ مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اسکے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ پھر اُسی کے حاشیہ پر نقل فرماتے ہیں۔ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں۔ الخ اِسی طرح مرزا صاحب کی تصنیفات سے یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ یسوع اور عیسیٰ علیہ السلام ایک شخص ہیں اور پھر یسوع کے نام سے گالیاں دیکر یہ کہنا کہ گالیاں یسوع کو دی گئی ہیں نہ عیسیٰ علیہ السلام کو بالکل غلط ہے۔ علاوہ بریں پادری لوگ جسکو خدا کہتے ہیں وہ تو عیسیٰ علیہ السّلام ہی ہیں، پھر یسوع کوئی جدا شخص نہیں ہو سکتا۔ اور پادریوں کا یسوع کی طرف غلط باتیں نسبت کرنا اس سے یسوع پر تو کوئی الزام نہیں آتا۔ یہ کہنا چاہیئے کہ یہ امور انکی طرف غلط نسبت کئے گئے ہیں نہ کہ اُن کو گالیاں دینا۔ جن کی نبوت قطعی یقینی طور پر قرآن شریف سے ثابت ہے۔ جب مرزائیوں نے دیکھا کہ مرزا صاحب کا جواب اُنہیں کے اقوال سے غلط ہو گیا۔ تو یہ جواب دیا جاتا ہے کہ جو کچھ عیسیٰ علیہ السّلام کو لکھا گیا ہے وہ الزامی طور پر عیسائیوں کے مقابلہ میں فرضی عیسیٰ کو لکھا گیا ہے نہ واقعی طور پر حقیقی عیسیٰ علیہ السلام کو مگر یہ جواب بالکل غلط ہے۔ اوّل تو اس وجہ سے کہ عبارات مذکورہ کے ملاحظہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السّلام کی نسبت جن امور کو منسوب فرماتے ہیں اُنکو الزامًا نہیں کہتے بلکہ انکے نزدیک حق بھی ہے جیسا کہ عبارات نمبر ۲ و نمبر ۳ و نمبر ۴ و نمبر ۷ و نمبر ۸ و نمبر ۹ و نمبر ۱۰ وغیرہ سے ظاہر ہے۔

دوسرے یہ ہے کہ شدید ترین فحش گالی مرزا صاحب نے جو عیسیٰ علیہ السلام کو عبارت نمبر ۱۳ میں دی ہے اوسی فحش اور شنیع امر کو مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السّلام کی طرف دافع البلا کے صفحہ اخیر میں نسبت کر کے قرآن مجید کی آیت کی تفسیر میں بیان فرما کر ان تاویلات کو غلط فرما گئے نہ وہاں پادری مخاطب ہیں نہ یسوع کا نام ہے بلکہ مرزا صاحب اس کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السّلام کو تو قرآن شریف میں "وجیھا فی الدنیا والاٰخرۃ ومن المقربین" فرمایا گیا ہے۔ اور یحیٰی علیہ السّلام

کو حضور فرمایا گیا ہے عیسیٰ علیہ السلام کو حضور کیوں نہ فرمایا گیا۔ ہم مسیح ابن مریم کو بیشک ایک راستباز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانے کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا۔ واللہ اعلم۔ مگر وہ حقیقی منجی نہیں تھا یہ اسپر تہمت ہے کہ وہ حقیقی منجی تھا۔ حقیقی منجی ہمیشہ اور قیامت تک نجات کا پھل کھلانے والا وہ ہے جو زمین حجاز میں پیدا ہوا تھا اور تمام دنیا اور تمام زمانوں کی نجات کے لئے آیا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر خدا اسکی برکتوں سے تمام زمین کو متمتع کرے۔ آمین۔ دافع البلا صفہ ۲۱

اور اسی کے حاشیہ پر فرماتے ہیں

یاد رہے کہ یہ جو ہم نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانے کے بہت لوگوں کی نسبت اچھے تھے، یہ ہمارا بیان محض نیک ظنی کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں خدا تعالیٰ کی زمین پر بعض راستباز اپنی راست بازی اور تعلق باللہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی افضل و اعلیٰ ہوں۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے انکی نسبت فرمایا ہے۔ وجیھاً فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین۔ جسکے یہ معنی ہیں کہ اس زمانے کے مقربوں میں سے یہ بھی ایک تھے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ سب مقربوں سے بڑھکر تھے بلکہ اس بات کا امکان نکلتا ہے کہ بعض مقرب انکے زمانے کے ان سے بہتر تھے ظاہر ہے کہ وہ صرف بنی اسرائیل کی بھیڑوں کے لئے آئے تھے اور دوسرے ملکوں اور قوموں سے انکو کچھ تعلق نہ تھا پس ممکن بلکہ قریب قیاس ہے کہ بعض انبیاء جو لم نقصص میں داخل ہیں وہ ان سے بہتر اور افضل ہونگے اور جیسا کہ حضرت موسیٰ کے مقابل پر آخر ایک انسان نکل آیا جس کی نسبت خدا نے علمناہ من لدنا علماً فرمایا تو پھر حضرت عیسیٰؑ کی نسبت جو موسیٰؑ سے کمتر اور اس کی شریعت کے پیرو تھے اور خود کوئی کامل شریعت نہ لائے تھے۔ اور ختنہ اور مسائل فقہ اور وراثت اور حرمت خنزیر وغیرہ میں حضرت موسیٰ کی شریعت کے تابع تھے۔ کیونکہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ بالاطلاق اپنے وقت کے تمام راستبازوں سے بڑھ کر تھے جن لوگوں نے انکو خدا بنایا ہے جیسے عیسائی یا وہ جنھوں نے خواہ مخواہ خدائی صفات انھیں دی ہیں جیسا کہ ہمارے مخالف اور خدا کے مخالف نام کے مسلمان وہ اگر انکو اوپر اٹھاتے اٹھاتے آسمان پر چڑھا دیں یا عرش پر بٹھادیں یا خدا کی طرح پرندوں کا پیدا کرنے والا قرار دیں تو انکو اختیار ہے، انسان جب حیا و انصاف کو چھوڑ دے تو جو چاہے کہے اور جو چاہے کرے لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے

راستبازوں سے بڑھکر ثابت نہیں ہوتی، بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سُنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اسکے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں یا اپنے سر کے بالوں سے اسکے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسوجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا، کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے اور پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ کے ہاتھ پر جس کو عیسائی یوحنا کہتے ہیں جو پیچھے ایلیا بنایا گیا اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی اور انکے خاص مریدوں میں داخل ہوئے تھے، اور یہ بات حضرت یحییٰ کی فضیلت کو بہداہت ثابت کرتی ہے کیونکہ مقابل اسکے یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ یحییٰ نے بھی کسی کے ہاتھ پر توبہ کی تھی پس اس کا معصوم ہونا بدیہی امر ہے اور مسلمانوں میں یہ جو مشہور ہے کہ عیسیٰ اور اس کی ماں مس شیطان سے پاک ہیں اس کے معنی نادان لوگ نہیں سمجھے اصل بات یہ ہے کہ پلید یہودیوں نے عیسیٰ اور انکی ماں پر سخت الزام لگائے تھے اور دونوں کی نسبت "نعوذ باللہ" شیطانی کاموں کی تہمت لگاتے تھے سو اس افترا کا رد ضروری تھا، پس اس حدیث کے اس سے زیادہ کوئی معنی نہیں کہ یہ پلید الزام جو حضرت عیسیٰ اور انکی ماں پر لگائے گئے ہیں یہ صحیح نہیں ہیں بلکہ ان معنوں کر کے وہ مس شیطان سے پاک ہیں اور اس قسم کے پاک ہونے کا واقعہ کسی اور نبی کو کبھی پیش نہیں آیا۔ منہ

اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ مرزا صاحب کے نزدیک یہ تمام شنیعہ امور اور اسکے ماسوا اور اسی قسم کے قصے لفظ حصور کے اطلاق سے عنداللہ مانع ہوئے، یہ قصے فقط مرزا صاحب ہی کے نزدیک صحیح نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ بھی ان قصونکو صحیح اور حق جانتا ہے، جنکے بنا پر عیسیٰ علیہ سلام کو حصور نفرمایا۔ اس میں مرزا صاحب نے عیسیٰ علیہ السلام کو تو صاف گالی دی ہی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی جناب اقدس پر بھی ہاتھ صاف کر دیا یعنی ایسے لوگ بھی جو رنڈیوں سے اسماعیل نہ کھیں جو مرزا صاحب کے نزدیک بھی کوئی پرہیزگار آدمی نرکھ سکے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبی بھی ہوتے ہیں اور رسول بھی اور مقرب بھی اور وجیھاً فی الدنیا والاخرۃ بھی اس سے نہ کوئی نبی قابل اعتبار رہتا ہے نہ قرآن نہ معاذاللہ العظیم خود خدا تو پھر احادیث وغیرہ کی کیا حقیقت ہے۔ اس کے علاوہ اور عبارات بھی توہین عیسیٰ علیہ السلام کی ہیں جہاں عیسائی اور پادری مخاطب نہیں بلکہ علمای اسلام مخاطب

ہیں ملاحظہ ہوں عبارات ذیل۔

پادری نہیں بلکہ علمائے اسلام اور زاہدوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں اے نفسانی مولویو اور خشک زاہدو! تم پر افسوس الخ۔

نمبر ۱۷۔ اور اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشنگوئیاں غلط نکلیں اُس قدر صحیح نکل نہیں سکیں۔ ازالہ کلاں صفحہ ۳۔ اسکے ساتھ اگر کشتی نوح کی یہ عبارت بھی ملائی جائے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹلجائیں۔ کشتی نوح صفحہ ۵ تو نتیجہ صاف ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی نہیں۔ کیونکہ اُنکی پیشگوئیاں ٹلیں اور غلط ہوئیں، اور نبی کی پیشگوئی کا غلط ہونا ناممکن ہے تو عیسیٰ علیہ السلام کا نبی ہونا بھی ناممکن ہے۔

نمبر ۱۸۔ ماسوا اسکے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کرکے دیکھا جائے جو محض افترا کے طور پر یا غلط فہمی کی وجہ سے گھڑے گئے ہیں تو کوئی عجوبہ نظر نہیں آتا۔ ازالہ کلاں صفحہ ۳

نمبر ۱۹۔ بلکہ مسیح کے معجزات اور پیشنگوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔ ازالہ کلاں صفحہ ۳۔ یہاں کوئی یہ بھی جواب نہیں دے سکتا کہ پادریوں کو یہودیوں کی طرف سے الزامی جواب ہے کیونکہ اس کلام کے مخاطب اسلامی علما و زاہد ہیں۔ اس میں عیسیٰ علیہ السلام اور انکے معجزات اور قرآن مجید سب کی توہین و تکذیب صاف صاف ہے۔

نمبر ۲۰۔ ہائے کس کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشنگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرسکے۔ اعجاز احمدی صفحہ ۱۳۔ و صفحہ ۱۴۔

نمبر ۲۱۔ اور بھی بہت سی پیشنگوئیاں ہیں جو صحیح نہیں نکلیں مگر یہ بات الزام کے لائق نہیں کیونکہ امور اخباریہ کشفیہ میں اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو جاتی ہے، حضرت موسیٰ کی بعض پیشنگوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰؑ نے اپنے دل میں امید باندھ لی تھی نہایت مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشنگوئیاں اوروں سے زیادہ غلط نکلیں مگر یہ غلطی نفس الہام میں نہیں بلکہ سمجھ اور اجتہاد کی غلطی ہے۔ چونکہ انسان تھے اور انسان کی رائے

خطا اور صواب دونوں کی طرف جا سکتی ہے اسلئے اجتہادی طور پر یہ لغزشیں پیش آگئیں۔ ازالہ کلاں صہ ۴
کشتی نوح صہ ۵ کی عبارت اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشینگوئیاں ٹل جائیں اور
اس میں صاف تعارض ہے یہاں تمام انبیاء علیہ السلام پر ہاتھ صاف کیا اور سب کی توہین
کی جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بھی تصریح کردی، اس صورت میں کاذب اور صادق
میں فرق باقی نہیں رہتا ہے اور نہ انبیا اور غیر انبیا میں فرق رہتا ہے، بلکہ انبیا علیہم السلام کی
نبوت بھی باقی نہیں رہتی۔ انبیا علیہم السلام سے امور اجتہادیہ میں غلطی ممکن ہے، مگر اس پر بقا
ناممکن ہے، ورنہ پھر نبی کا قول اور فعل امت کے لئے واجب الاتباع نہیں رہ سکتا۔ اور اسکے
ساتھ جب وہ مضمون بھی ملایا جائے جو توضیح مرام کے صہ ۳۷ وصہ ۳۸ میں ہے کہ صحیح کشف
الہام وخواب اولیا وانبیاء کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ بعض دفعہ فساق، فجار بدکار کو بھی صحیح
الہام اور سچا خواب ہوتا ہے تو اور بھی دشواری ہو جاتی ہے، اور توہین انبیاء علیہم السلام پورے طور
سے ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ فرق قلت اور کثرت ہی کا تھا کہ اولیا اور انبیاء علیہم السلام کو صحیح اطلاع
امور غیبیہ کی بکثرت ہوتی ہے اور فساق وفجار کو کم، مگر اب یہ بھی فرق نہ رہا بلکہ وہ بھی نبی ہو سکتا ہے
کہ جس کی جھوٹی پیشینگوئیاں سچ سے کم ہوں تو اب وجہ امتیاز کیا باقی رہتی ہے۔ ملاحظہ ہو عبارت
ازالۃ الاوہام نمبری ۱۷ جس میں صاف تصریح ہے کہ جسقدر حضرت مسیح کی پیشینگوئیاں غلط نکلیں اسقدر
صحیح نکل نہیں سکتیں۔

نمبر ۲۲ ۔ سے اینک منم کہ حسب بشارات آمدم + عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم۔ ازالہ کلاں صہ ۶۷
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات جس قدر قرآن شریف میں از قبیل احیاء موتی اور تخلیق جانوران
اور اندھے، جذامی وغیرہ کا اچھا کرنا مذکور ہے۔ انکی نسبت مرزا صاحب ازالہ کلاں کے صہ ۱۲۲
کے حاشیہ پر کس قدر تمسخر اور توہین کے جو الفاظ استعمال فرماتے ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں جائیں کہ
اس میں کسقدر توہین عیسیٰ علیہ السلام کی ہے اور کس قدر قرآن مجید کی تکذیب ہے۔
جو معجزات عیسیٰ علیہ السلام کے قرآن شریف میں مذکور ہیں اونکی نسبت ارشاد ہے۔
نمبر ۲۳ ۔ ان تمام اوہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جن میں ایسا لکھا ہے متشابہات
میں سے ہیں۔ حاشیہ ازالہ صہ ۱۲۲ ۔

نمبر ۲۴ - اب جاننا چاہیئے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان ع کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنون میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے اور در اصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ ازالہ صفحہ ۱۲۵ -

نمبر ۲۵ - سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دیدی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے، یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو۔ صفحہ ۱۲۵ ازالہ کلاں

نمبر ۲۶ - کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔ صفحہ ۱۲۵ ازالہ اس عبارت میں قرآن شریف کی آیت مبارکہ لم یمسسنی لبشر کا بھی صاف انکار ہے، اور عیسیٰ علیہ السلام کو صریح گالی اور توہین ہے -

نمبر ۲۷ - پس اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیے، کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو اور ایسا معجزہ دکھلانا عقل سے بعید بھی نہیں، کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی ایسی چڑیاں بنالیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں، اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں، بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور یورپ اور امریکہ کے ملکوں میں بکثرت ہیں۔ الخ ازالہ کلاں صفحہ ۱۲۵

نمبر ۲۸ - اور چونکہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے اسلئے ان آیات کے روحانی طور پر یہ معنی بھی کر سکتے ہیں کہ مٹی کے چڑیوں سے مراد وہ امی اور نادان لوگ ہیں جنکو حضرت عیسیٰ نے اپنا رفیق بنایا ہے گویا اپنی صحبت میں لیکر پرندوں کی صورت کا خاکا کھینچا پھر ہدایت کی روح ان میں پھونک دی جس سے وہ پرواز کرنے لگے حاشیہ صفحہ ۱۲۵ وصفحہ ۱۲۶ یہ قرآن کی تحریف اور اسکے مخالف ہے جہاں مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کو ہدایت کے کام میں بالکل ناکام بتلاتے ہیں، آخر ان معنے لینے کی ضرورت کیا پڑی وہ بتائی جائے صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب باوجود مسیح موعود ہونیکے ان میں سے کچھ بھی نہیں کر سکتے -

نمبر ۲۹ - ماسوا اسکے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزی

طریق سے بطور لہو لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں - ازالہ کلاں صہ ۱۲۶

نمبر ۳۰ - اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع النبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے گو الیسوع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی معجزہ دکھلایا کہ اُس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مُردہ زندہ ہو گیا مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے ساتھ لگنے سے ہرگز زندہ نہ ہو سکیں یعنی وہ دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے صہ ۱۲۱ حاشیہ ازالہ کلاں - اس کلام میں اور ایک یہ صریح کفر ہے کہ قرآن شریف کے خلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مصلوب ہونا بھی کہدیا جو ما صلبوہ کے بالکل خلاف ہے -

نمبر ۳۱ - مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اسکو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدائے تعالیٰ کے فضل و توفیق سے اُمید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا - صہ ۱۲۷ حاشیہ ازالہ کلاں

نمبر ۳۲ - یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کی کامل طور پر دلوں میں قائم کرنیکے بارے میں اونکی کاروائی کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے - حاشیہ ازالہ صہ ۱۲۸

حالانکہ اسی صفحہ میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نے یہ فعل باذن الٰہی اختیار کیا تھا -

نمبر ۳۳ - مسیح کے معجزات تو اس تالاب کیوجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا، جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم مفلوج، مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے اُس وقت تو کوئی تالاب بھی موجود نہیں تھا حاشیہ ازالہ صہ ۱۳۲ -

نمبر ۳۴ - غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح صرف مٹی کے پرندے بنا کر اور اونمیں پھونک مار کر اونہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا - حاشیہ ازالہ کلاں صہ ۱۳۲

نمبر ۳۵ - یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس

کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ حاشیہ ازالہ کلاں ص ۱۳۳۔ مرزا صاحب روح القدس کی تاثیر تالاب میں تو تسلیم فرماتے ہیں اور اس سے کوئی شرک لازم نہیں آتا مگر عیسیٰ علیہ السلام سے وہی فعل بطریق معجزہ صادر ہو تو شرک ہے۔

نمبر ۳۶۔ بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی جیسے سامری کا گوسالہ ص ۱۳۳ حاشیہ ازالہ کلاں۔

قرآن مجید کی بھی توہین کی کہ ایسے کھیل کھلونوں کو آیات بینات بتاتا ہے اور انبیاء کی شان مرزا صاحب کے نزدیک معاذ اللہ ایک مداری تماشہ کرنے والے کی برابر ہوئی۔

نمبر ۳۷۔ خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ دافع البلا ص ۱۳ یہاں تو پہلے عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دعویٰ نبوت بھی ہے۔ بلکہ نبوت تشریعی ہی کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام نبی تشریعی ہیں

نمبر ۳۸۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ دافع البلا ص ۲۰

نمبر ۳۹۔ خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔ حقیقۃ الوحی ص ۱۴۸۔

نمبر ۴۰۔ اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے' اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو وہ اپنی اس فطرت کیوجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے' جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔ حقیقۃ الوحی ص ۱۵۳۔

نمبر ۴۱۔ پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے' تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو حقیقۃ الوحی ص ۱۵۵۔

نمبر ۴۲۔ اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں

کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اسکے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں، نہ صرف اسیقدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں، کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔ کشتی نوح ص ۱۶

نمبر ۳۳ ۔ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کی نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونیکے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا، اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی ہے یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔ کشتی نوح ص ۱۶

نمبر ۳۴ ۔ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔ ص ۱۶ حاشیہ کشتی نوح۔

یہاں بھی یسوع اور عیسیٰ علیہ السلام کو مرزا صاحب ایک ہی شخص بتاتے ہیں پھر یسوع کے نام سے مغلظات گالیاں دیکر یہ عذر فرماتے ہیں کہ یسوع کوئی اور ہے جسکا قرآن میں کہیں ذکر نہیں اور چنیں وچناں ہے

نمبر ۳۵ ۔ اسیطرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھکو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تھا تو میں اسکو جزدی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹ و ۱۵۰

یہاں بھی توہین عیسیٰ علیہ السلام اور اپنی فضیلت ثابت کرنیکے ساتھ صاف لفظوں میں اپنی نبوت کا دعوےٰ ہے۔

انکار ختم نبوت و دعوی نبوت حقیقیہ

نمبر ۱ ۔ انا ارسلنا الیکم رسولا شاهدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا

ترجمہ ۔ ہمنے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اس رسول کی مانند جو فرعون کیطرف بھیجا گیا تھا

حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱ -

نمبر ۲ - یٰسٓ والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم - اے سردار تو خدا کا مرسل ہے - راہ راست پر اس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے -
حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷ -

نمبر ۳ - انا ارسلنا احمد الی قومہ فاعرضوا وقالوا کذاب اشر - اربعین ۳ صفحہ ۳۳

نمبر ۴ - فکلمنی ونادانی وقال انی مرسلک الی قوم مفسدین وانی جاعلک للناس اماما وانی مستخلفک اکراما کما جرت سنتی فی الاولین - انجام آتھم صفحہ ۷۹

نمبر ۵ - الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے - انجام آتھم صفحہ ۶۲ -

نمبر ۶ - سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا - دافع البلاء صفحہ ۱۱ -

نمبر ۷ - تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ بہرحال جبتک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا کیونکہ یہ اوسکے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کیلئے نشان ہے اب اگر خدائے تعالےٰ کے اس رسول اور اس نشان سے کسی کو انکار ہو اور خیال ہو کہ فقط رسمی نمازوں اور دعاؤں سے یا مسیح کی پرستش سے یا گائے کے طفیل سے یا ویدوں کے ایمان سے باوجود مخالفت اور دشمنی اور نافرمانی اوس رسول کے طاعون دور ہو سکتی ہے تو یہ خیال بغیر ثبوت کے قابل پذیرائی نہیں - دافع البلاء صفحہ ۱۰

نمبر ۸ - جبکہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا اونھیں مجھ سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ میں اونکی ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو سنکر اپنے یقین کو چھوڑ دوں جس کی حق الیقین پر بنا ہے - اربعین ۴ صفحہ ۱۹

نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ - ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۵ - جو عبارتیں توہین عیسیٰ علیہ السلام میں گذر چکیں اونکو ملاحظہ کیا جاوے -

ان عبارات میں مرزا صاحب نے صاف نبوت حقیقیہ اور رسالت شرعیہ کا دعوے کیا ہے اس کے علاوہ اور طرح بھی دعوے نبوت کیا ہے جو قابل خیال ہے مثلاً یہ ہے کہ جو مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتا جو اون پر ایمان نہیں لاتا وہ کافر ہے اور ظاہر ہے کہ یہ شان بجز نبی اور رسول کے کسی کی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ عبارات ذیل سے ظاہر ہے:۔

نمبر ۱۵۔ کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اسکو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جسکے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتاب میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اسلئے کہ وہ خدا اور رسولؐ کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے' اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ حقیقۃ الوحی ص ۱۷۹ ۔

اس عبارت سے منکرین کا کفر بھی ثابت ہوا اور مرزا صاحب کا دعوی نبوت بھی لیکن اگر اسکے ساتھ یہ عبارت تریاق القلوب بھی ملا لیجائے تو مطلب بالکل صاف ہے۔

نمبر ۱۶۔ یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوے کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالی کیطرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں گو وہ کیسی ہی جناب الہی میں اعلی شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ الہیہ سے سرفراز ہوں انکے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔ تریاق القلوب حاشیہ ص ۱۳۰ یہ عبارت اسوقت کی ہے جب تک دعوی نبوت تشریعی نہ تھا اور ختم نبوت کے قائل تھے' اور جب نبوت مستقلہ جدیدہ تشریعیہ کا دروازہ کھل گیا تو اب منکر کے کافر ہونے کے کیا معنی اس عبارت کے ملانے سے دونوں باتیں صاف ہوگئیں دعوی نبوت بھی پھر رسالت اور نبوت تشریعی بھی جو قطعاً اور یقیناً کفر ہے۔ مرزا صاحب نے دعوی نبوت اور رسالت اور طرح سے بھی ظاہر فرمایا ہے وہ یہ کہ تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ ہر نیک و بد مسلمان کے پیچھے نماز درست ہو جاتی ہے مگر چونکہ مرزا صاحب نبی ہیں اسوجہ سے جو اُن کا انکار اور تکفیر یا تکذیب کرے یا انکے صدقمیں متردد ہو وہ سب کافر ہیں اون کے پیچھے کسی مرزائی کی نماز درست

نہیں ہے چنانچہ تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں۔

نمبر ۱۷- پس یاد رکھو کہ جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ تحفہ گولڑویہ صـ

نمبر ۱۸- سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالات سے واقف نہیں تو اُسکے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اُسے واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اُسکے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو اور اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے اور نہ تکذیب تو وہ بھی منافق ہے اوس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ فتاوئ احمدیہ جلد اوّل صـ ۸۳ ۔

نمبر ۱۹- ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء کو سید عبد اللہ صاحب عرب نے سوال کیا کہ میں اپنے ملک عرب میں جاتا ہوں وہاں میں اُون لوگوں کے پیچھے نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں فرمایا مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو عرب صاحب نے عرض کیا کہ وہ لوگ حضور کے حالات سے واقف نہیں ہیں اور اونکو تبلیغ نہیں ہوئی فرمایا اون کو پہلے تبلیغ کر دینا پھر وہ یا مصدق ہو جاوینگے یا مکذب الخ۔ فتاوئ احمدیہ جلد اوّل صـ ۱۸ ۔

نمبر ۲۰- جب اُمت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جاوینگے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور اون سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائیگا کہ اوس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔ اربعین ۳ صـ ۳۲

نمبر ۲۱- اور اس بات کو قریباً نو برس کا عرصہ گذر گیا کہ جب میں دہلی گیا تھا اور میاں نذیر حسین غیر مقلد کو دعوت دین اسلام کی گئی تھی۔ اربعین ۴ حاشیہ صـ ۱۱

نمبر ۲۲- مگر ہم قرآن کے نص کی رو سے اس بات پر مجبور ہو گئے کہ اس بات پر ایمان لائیں کہ آخری خلیفہ اسی اُمت میں سے ہوگا اور وہ عیسیٰؑ کے قدم پر آئیگا اور کسی مومن کی مجال نہیں کہ اُس کا انکار کرے کیونکہ یہ قرآن کا انکار ہے اور جو کوئی قرآن کا منکر ہے وہ جہان جائیگا عذاب کے نیچے یعنی کسی طرح اُس کی نجات نہیں ہے۔ سیرۃ الابدال صـ ۱۴

نمبر ۲۳- ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اوسپر ایمان لاؤ، اور اُس کا دشمن جہنمی ہے۔ انجام آتھم صـ ۶۲

نمبر ۲۴ - میں خدا تعالیٰ کی ۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں میں اُسکی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰

نمبر ۲۵ - مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اوسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱

نمبر ۲۶ - حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ اسوقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جسکو طبع ہوئے بائیس ۲۲ برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں اونمیں سے ایک یہ وحی اللہ ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ۔ دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے الخ ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۱

نمبر ۲۷ - پھر اس کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی الٰہیہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم الخ اس وحی الٰہیہ میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی الخ صفحہ ۲۶۱ صفحہ ۲۶۲ ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ ایک غلطی کا ازالہ۔

غرض اس قسم کے حوالے اس سے بھی زیادہ ہیں جو مذکور ہوئے اب یہ بات عرض کرنے کے قابل ہے کہ مرزا صاحب خود اور اونکے معتقدین بعض مرتبہ یہ کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو حقیقی نبی نہیں کہتے بلکہ مجازی اور بروزی ظلی نبی کہتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت حقیقی کے معنی ایک خود ہی نئے بتائے ہیں تو جہاں کہیں انکار فرماتے ہیں تو اپنے معنی مصطلح کے اعتبار سے اور جہاں اقرار ہے وہاں نبوت کے اصلی اور صحیح معنے کے لحاظ سے

اس کی مثال یوں سمجھئے کہ کوئی شخص یوں کہے بادشاہ کے حقیقی معنی یہ ہیں کہ جس کے دو سینگ بھی ہوں اور اپنے کو بادشاہ اوس معنی سے کہے جو معنی دنیا جانتی ہے اور جب بادشاہی قانون دان لوگ بغاوت کا اعتراض کریں تو کہدے کہ میں حقیقی معنوں سے اپنے کو بادشاہ نہیں کہتا میں تو مجازی بروزی ظلی معنی سے اپنے کو بادشاہ کہتا ہوں تو ظاہر ہے کہ اس قول سے بغاوت دور نہیں ہو سکتی۔ میں اس بارے میں مرزا صاحب اور اُن کے خلیفہ دوم مرزا محمود صاحب کا قول نقل کرتا ہوں۔

نمبر ۲۸۔ پس حضرت مسیح موعود کا نبی کے حقیقی معنی بتانا اور اُونکے ماتحت اپنے نبی ہونیکا اقرار کرنا ثابت کرتا ہے کہ آپنے اگر ایک اصطلاحی معنوں کے لحاظ سے حقیقی نبی ہونے سے انکار کیا ہے تو ایک عام معنونکے لحاظ سے حقیقی نبی ہونیکا اقرار بھی کیا ہے۔ حقیقۃ النبوۃ صـ

نمبر ۲۹۔ اور اسی رنگ میں مینے بھی لکھا ہے کہ اگر حقیقی نبی کے وہ اصطلاحی معنی نہ لیں جو حضرت مسیح موعود نے کئے ہیں بلکہ اُسے بناوٹی یا نقلی کے مقابلہ پر رکھیں تو ان معنوں کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود حقیقی نبی ہیں ہاں اصطلاحی معنوں کے لحاظ سے نہیں حقیقۃ النبوۃ صـ

حالانکہ مرزا صاحب اپنے لیے نئی شریعت بھی ثابت کرتے ہیں تو دونوں معنی سے حقیقی نبوت کے مدعی ہوئے ان تمام عبارتوں کے بعد ایک اور عبارت خاتمہ پر عرض کرتا ہوں جس نے تو کوئی حد ہی نہ رکھی۔

نمبر ۳۰۔ اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان اصطلاحی معنوں کے علاوہ عام معنوں کی رو سے خود حضرت مسیح موعود نے بھی اپنے آپ کو حقیقی نبی کہا ہے چنانچہ مندرجہ ذیل حوالہ سے صاف ظاہر ہے۔ حقیقۃ النبوۃ صـ۶

نمبر ۳۱۔ پس ایک اُمتی کو ایسا نبی قرار دینے میں کوئی محذور لازم نہیں آتا بالخصوص اس حالت میں کہ وہ اُمتی اپنے اُسی نبی متبوع سے فیض پانے والا ہو بلکہ فساد اس حالت میں لازم آتا ہے کہ اس اُمت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک مکالمات الہیہ سے بے نصیب قرار دیا جائے وہ دین دین نہیں ہے اور نہ وہ نبی نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اسقدر نزدیک نہیں ہو سکتا کہ مکالمات الہیہ سے مشرف ہو سکے

وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو یہ سکھلاتا ہے کہ صرف چند منقولی باتوں پر انسانی ترقیات کا انحصار ہے اور وحی الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے اور خدائے حی وقیوم کی آواز سُننے اور اسکے مکالمات سے قطعی نا اُمیدی ہے اور اگر کوئی آواز بھی غیب سے کسی کے کان تک پہنچتی ہے تو وہ ایسی مشتبہ آواز ہے، کہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا کی آواز ہے یا شیطان کی سو ایسا دین بنسبت اسکے کہ اُسکو رحمانی کہیں شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہوتا ہے، دین وہ ہے جو تاریکی سے نکالتا اور نور میں داخل کرتا ہے اور انسان کی خدا شناسی کو صرف قصّوں تک محدود نہیں رکھتا بلکہ ایک معرفت کی روشنی اُسکو عطا کرتا ہے۔ سو سچّے دین کا متبع اگر خود نفس امارہ کے حجاب میں نہو تو خدا تعالیٰ کے کلام کو سُن سکتا ہے، ایک امتی کو اس طرح کا نبی بنانا سچّے دین کی ایک لازمی نشانی ہے۔ حصّہ پنجم براہین احمدیہ صفحہ ۱۳۸ و صفحہ ۱۳۹

اس عبارت نے تمام انبیا علیہم السلام کے دین کو لعنتی اور شیطانی دین بنادیا کیونکہ اسکو تو مرزا بھی تسلیم کرتے ہیں کہ کسی نبی کے اتباع سے آدمی نبی نہیں بنتا بجز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے اور آپ کا استثناد بھی جدید مذہب ہے، ورنہ پہلے یہی عقیدہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی جدید و قدیم نہیں آسکتا۔

نمبر ۳۲۔ اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اُس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں، جو مجھے ہوئی جس کی سچّائی اُسکے متواتر نشانوں سے مجھپر کھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اُسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی اس طرح میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں مگر پیشینگوئیوں کے مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا۔ ایک غلطی کا ازالہ منقول از ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۴

نمبر ۳۳۔ من فرمنی فر من رب الوری۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۴۸۔

نمبر ۳۴۔ پس خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے۔ دافع البلاء صفحہ ۸

نمبر ۳۵۔ یہ طاعون اس حالت میں فرو ہوگی جبکہ لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کرینگے دافع البلاء صفحہ ۹

نمبر ۳۶ - سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ حقیقۃ الوحی صفہ ۶۲

نمبر ۳۷ - میرے قرب میں میرے رسول کسی دشمن سے نہیں ڈرا یا کرتے حقیقۃ الوحی صفہ ۷۲

نمبر ۳۸ - اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو۔ حقیقۃ الوحی صفہ ۷۹

نمبر ۳۹ - فاتخذوا من مقام ابراهیم مصلی انا انزلناه قریبا من القادیان حقیقۃ الوحی صفہ ۸۸

نمبر ۴۰ - اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر میں نے ارادہ کیا کہ اس زمانہ میں اپنا خلیفہ مقرر کروں سو میں نے اس آدم کو پیدا کیا وہ دین کو زندہ کریگا۔ حقیقۃ الوحی صفہ ۱۰۷

مرزا محمود صاحب کے اقوال

نمبر ۴۱ - حضرت مسیح موعود نے حقیقی نبی کے خود یہ معنے فرمائے ہیں کہ جو نئی شریعت لائے پس ان معنوں کے لحاظ سے ہم انکو ہرگز حقیقی نبی نہیں مانتے۔ القول الفصل صفہ ۱۲ حقیقۃ النبوۃ صفہ ۲
حقیقی نبی ایک اصطلاح ہے جو خود حضرت مسیح موعود نے قرار دی ہے اور اُسکے خود ہی معنی بھی کر دئے ہیں ان معنی کی رو سے میں ہرگز آپ کو حقیقی نبی نہیں مانتا۔ حقیقۃ النبوۃ صفہ ۲

نمبر ۴۲ - اور مثال کے طور پر میں نے لکھا تھا کہ اگر حقیقی نبی کے معنی یہ کیے جائیں کہ وہ بناوٹی یا نقلی نبی نہ ہو تو ان معنوں کے رو سے حضرت مسیح موعود کو میں حقیقی نبی مانتا ہوں حقیقۃ النبوۃ صفہ ۲

نمبر ۴۳ - کہ اگر حقیقی نبوت کے وہ معنی نہیں جو حضرت مسیح موعود نے خود کیے ہیں بلکہ اسکے علاوہ اور کوئی معنی ہیں مثلاً یہ کہ جو نبوت بناوٹی یا نقلی نہ ہو تو ان معنوں کے لحاظ سے میں آپ کو حقیقی نبی مانتا ہوں۔ حقیقۃ النبوۃ صفہ ۳

نمبر ۴۴ - اس جگہ یہ بھی یاد رکھنی چاہیے کہ ان اصطلاحی معنوں کے علاوہ عام معنوں کی رو سے خود حضرت مسیح موعود نے بھی اپنے آپ کو حقیقی نبی کہا ہے چنانچہ مندرجہ ذیل حوالہ سے صاف ظاہر ہے حقیقۃ النبوۃ صفہ ۶ بعض یہ کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ سچ ہے کہ صحیح بخاری اور مسلم میں لکھا ہے کہ آنے والا عیسیٰ اسی امت میں سے ہوگا۔ لیکن صحیح مسلم میں صریح لفظوں میں اس کا نام نبی اللہ رکھا ہے پھر کیونکر ہم مان لیں کہ وہ اسی امت میں سے ہوگا اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تمام بد قسمتی دھوکہ سے پیدا ہوئی ہے کہ نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ

خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو شریعت کا لانا اُس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت نبی کا متبع نہ ہو الخ دیکھو ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفہ ۱۳۸ حقیقۃ النبوۃ صفہ ۶ اس کے بعد عبارت نمبر ۳۱ کی ہے۔

نمبر ۴۵ - میرا قول حضرت مسیح موعود کے قول کے خلاف نہیں آپ نے حقیقی نبی کی ایک اصطلاح قرار دی ہے اور اُس کے یہ معنی ہیں کہ جو نئی شریعت لائے اور ان معنی کے رو سے آپ نے حقیقی نبی ہونے سے انکار کیا ہے اور میں بھی ان معنے کے رو سے آپ کے حقیقی نبی ہونے سے انکار کرتا ہوں ہاں آپ نے نبی کے حقیقی معنی یہ فرمائے ہیں کہ وہ کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع پائے اور بتاؤ کہ جو شخص ان معنوں کے رو سے جو حقیقی معنی ہیں نبی ہو وہ حقیقی نبی ہوگا یا نہیں حقیقۃ النبوۃ صفہ ۶

نمبر ۴۶ - اگر کوئی شخص کہے کہ یہاں حضرت مسیح موعود نے یہ تو فرمایا ہے کہ نبی کے حقیقی معنی یہ ہیں اور یہ نہیں فرمایا کہ ایسا شخص حقیقی نبی ہوگا تو اُسے یاد رکھنا چاہیئے کہ جو چیز حقیقی معنی کی رو سے ایک نام حاصل کریگی وہ حقیقی بھی ہوگی اگر نبی کے حقیقی معنوں کی رو سے نبی کہلانے والا حقیقی نبی نہیں تو کیا جو شخص غیر حقیقی معنے کی رو سے نبی کہلائیگا لغت اُسے حقیقی نبی کہیگی حقیقۃ النبوۃ صفہ ۶ و ۷ -

نمبر ۴۷ - پس حضرت مسیح موعود کا نبی کے حقیقی معنے بتانا اور اُن کے ماتحت اپنے نبی ہونیکا اقرار کرنا ثابت کرتا ہے کہ آپ ایک اصطلاحی معنوں کے لحاظ سے حقیقی نبی ہونے سے انکار کیا ہے تو ایک عام معنی کے لحاظ سے حقیقی نبی ہونے کا اقرار بھی کیا ہے۔ حقیقۃ النبوۃ صفہ ۷

مرزا صاحب اپنے معجزات کے مدعی ہیں اور مرزا صاحب دوسرے انبیا پر اپنی فضیلت کے قائل اور دوسرے انبیا کی توہین کرتے ہیں

نمبر ۱ - ہاں اگر یہ اعتراض ہو کہ اس جگہ وہ معجزات کہاں ہیں، تو میں صرف یہی جواب نہیں دونگا کہ میں معجزات دکھلا سکتا ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اُس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے

ہیں جنہوں نے اسقدر معجزات دکھائے ہوں ۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۶

نمبر ۲ ۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اُس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں انکا ثبوت اس کثرت کیساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے اور خدا نے اپنی حجت پوری کر دی ہے اب چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے ۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۶ ۔

نمبر ۳ ۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مخالف مشرق اور مغرب کے جمع ہو جاویں تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے کہ جس اعتراض میں گذشتہ نبیوں میں سے کوئی نبی شریک ہو اپنی چالاکیوں کیوجہ سے ہمیشہ رسوا ہوتے ہیں اور پھر باز نہیں آتے ۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۷

نمبر ۴ ۔ اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوحؑ کے زمانے میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے ۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۷

نمبر ۵ ۔ اور میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اُس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں جنمیں سے بطور نمونہ کسی قدر اس کتاب میں بھی لکھے گئے ۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸

نمبر ۷ ۔ ان چند سطروں میں جو پیشین گوئیاں ہیں وہ اسقدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہونگے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق ہیں ۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۶

نمبر ۸ ۔ اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی انکا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ سے زیادہ ہونگے ۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۶

نمبر ۹ ۔ یہ سات قسم کے نشانات جنمیں سے ہر ایک نشان ہزاروں نشانوں کا جامع ہے ۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۸

نمبر ۱۰ ۔ مثلاً یہ پیشینگوئی کہ یاتیک من کل فج عمیق جس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک جگہ سے اور دور دراز ملکوں سے نقد اور جنس کی امداد آئیں گی اور خطوط بھی آئینگے اب اس صورت میں ہر ایک جگہ سے جواب تک کوئی روپیہ آتا ہے یا پارچات یا دوسرے ہدیئے آتے ہیں یہ سب ہمارے خود ایک ایک نشان ہیں ۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۸

نمبر ۱۱ ۔ ایسا ہی یہ دوسری پیشینگوئی یعنی یاتون من کل فج عمیق جس کے یہ معنی ہیں کہ

دور دور سے لوگ تیرے پاس آئینگے یہانتک کہ وہ سڑکیں ٹوٹ جائیں گی جن پر وہ چلیں گے اس زمانہ میں وہ پیشینگوئی بھی پوری ہو گئی۔ چنانچہ ابتک کئی لاکھ انسان قادیان میں آچکے ہیں حقیقہ پنجم براہین صفحہ ۵۵

نمبر ۱۲۔ اور اگر خطوط بھی شامل کیے جائیں جنکے کثرت کی خبر بھی قبل از وقت گمنامی کیحالت میں دی گئی تھی تو شاید یہ اندازہ کروڑ تک پہنچ جائے گا۔ حصہ پنجم براہین صفحہ ۵۵ مذکور۔

نمبر ۱۳۔ مگر ہم صرف مالی مدد اور بیعت کنندوں کی آمد پر کفایت کر کے ان نشانوں کو تخمیناً دس لاکھ نشان قرار دیتے ہیں۔ حصہ پنجم براہین صفحہ ۵۸

نمبر ۱۴۔ یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ میری تائید میں خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ اعجاز احمدی صفحہ ایک

نمبر ۱۵۔ اور اگر ان پیشینگوئیوں کے پورا ہونیکے گواہ اکٹھے کئے جائیں تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ ہوں گے۔ اعجاز احمدی صفحہ ۱۔

نمبر ۱۶ مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے اگر انکے گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دُنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اس کی فوج ان گواہوں سے زیادہ ہو۔ کتاب مذکور کا صفحہ ۲۔

نمبر ۱۷۔ اب کسقدر تعجب کی جگہ ہے کہ میرے مخالف میرے پر وہ اعتراض کرتے ہیں جس کی رو سے انکو اسلام سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے اگر اُنکے دل میں تقوی ہوتی تو ایسے اعتراض کبھی نہ کرتے جن میں دوسرے نبی شریک غالب ہیں۔ اعجاز احمدی صفحہ ۵ و ۶

نمبر ۱۸۔ وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کیطرح اسلام بھی ایک پرانے قصوں کا ذخیرہ ہو، جسمیں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے نور بھیجتا ہے۔ کیا اندھیری رات کے بعد نئے چاند کے چڑھنے کی انتظار نہیں ہوتی؟ کیا تم سلخ کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھکر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے افسوس کہ تم اس دُنیا کے ظاہری قانون قدرت کو تو خوب سمجھتے ہو مگر اس روحانی قانون فطرت سے جو اسی کا ہمشکل ہے بکلی بے خبر ہو ازالہ کلاں صفحہ ۲ و ۳۔ اس عبارت میں انکار ختم نبوت اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے اس کا صاف یہ مطلب ہے کہ اور انبیاء کی طرح آپ کا نور نبوت بھی ایک زمانہ تک محدود رہیگی

اُس کے بعد پھر جدید نبی کی ضرورت ہوگی دوسرے اسلام کا نور بالکل جاتا رہا۔ اور کامل ظلمت ہوگی جو آپکی (صلے اللہ علیہ وسلم) عظمت کے خلاف ہی تیسرے یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی ہر وقت موجود رہے ورنہ پھر مذہب پُرانے قصّوں کا مجموعہ ہی اور یہ سب صریح کفر ہے پھر جو تھے اس بناء پر قیامت بھی نہ آنی چاہیئے ورنہ وہاں رات کے بعد صبح نہو گی۔

نمبر ۱۹۔ اگر یہی بات ہے تو اُن لوگوں کا ایمان آج بھی نہیں اور کل بھی نہیں کیونکہ خدائے تعالے کا کوئی معاملہ مجھ سے ایسا نہیں جس میں کوئی نبی شریک نہ ہو اور کوئی اعتراض میرے پر ایسا نہیں کہ کسی اور نبی پر وہی اعتراض وارد نہ ہوتا ہو۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفہ ۱۲۸

مَعاذ اللہ تعالےٰ دعویٰ نبوت تشریعی اور شریعت جدیدہ

نمبر ۱۔ اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن حدیث میں موجود ہی اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہٖ اعجاز احمدی صفہ ۷

اس الہام میں علاوہ دعویٰ نبوت تشریعی کے یہ بھی دعویٰ ہی کہ اس آیت شریفہ کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصداق نہیں ہیں۔ جو قطعاً کفر ہے۔

نمبر ۲۔ خدا وہی خدا ہی کہ جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ اربعین ع۳ صفہ ۳۶۔

نمبر ۳۔ اور اگر کہو کہ صاحب الشریعت افترا کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اوّل تو یہ دعوے بے دلیل ہے خدا نے افترا کیساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی اُمت کے لئے قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں، کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہی اور نہی بھی مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم۔ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تیئیس ۲۳ برس کی مدّت بھی گذر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔ اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مُراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل

ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم وموسیٰ یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجایش نہ تھی۔ اربعین ۴ صفحہ ۶

نمبر ۴۔ چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدائے تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فُلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیساکہ ایک الہام الٰہی کی عبارت ہے۔ واصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہمارے آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں یہ خدا کا ہاتھ ہے جو انکے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم میری بیعت کو نوحؑ کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اسکو مدار نجات ٹھہرایا جسکی آنکھیں ہوں دیکھے اور جسکے کان ہوں سنے۔ حاشیہ صفحہ ۶ اربعین ۴

نمبر ۵۔ اور جو شخص حَکَم ہو کر آیا ہے اُس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پاکر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پاکر رد کرے۔ تحفہ گلڑویہ صفحہ ۱۰

نمبر ۶۔ مگر ہم باد عرض کرتے ہیں کہ پھر وہ حَکَم کا لفظ جو مسیح موعود کی نسبت صحیح بخاری میں آیا ہے اس کا ذرہ معنی تو کریں ہم تو اب تک یہ ہی سمجھتے تھے کہ حَکَم اسکو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کے لئے اسکا حکم قبول کیا جائے اور اُس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے۔ اعجاز احمدی صفحہ ۲۹

نمبر ۷۔ اور ہم اسکے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھاکر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعوے کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میرے وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ اعجاز احمدی صفحہ ۳۰۔

نمبر ۸۔ اگر حدیثوں کا دنیا میں وجود بھی نہ ہوتا تب بھی میرے اس دعوے کو کچھ ہرج نہ پہنچتا تھا ہاں خدا نے میری وحی میں جابجا قرآن کریم کو پیش کیا ہے چنانچہ تم براہین احمدیہ میں دیکھو گے کہ اس دعوے کے متعلق کوئی حدیث بیان نہیں کی گئی جابجا خدا تعالیٰ نے میری وحی میں قرآن کو پیش کیا ہے اعجاز احمدی صفحہ ۳۰ و ۳۱

ان عبارتوں میں دعویٰ نبوت تشریعی ظاہر ہے کیونکہ حدیث انکے مقابلہ میں ساقط الاعتبار ہے قرآن شریف انکی وحی میں انکی وحی کا تابع قرآن شریف کو دانتہ لغی زبر الاولین فرمایا گیا ہے۔ تو جیسے پہلے انبیاء صاحب شریعت تھے اسی طرح مرزا صاحب کی وحی میں جب قرآن شریف ہوا جو ایک شریعت مستقلہ ہے تو مرزا صاحب کی وحی بھی شریعت جدیدہ ہوئی اور مرزا صاحب رسول صاحب شریعت ہوئے گویہ ہے کہ قرآن شریف اس معنے میں معمول بہ رہے جو معنی مرزا صاحب بیان فرمائیں اگر مرزا صاحب آگے چلکر اسکو بھی منسوخ کردیتے تو انکے معتقدین کو تسلیم کے سوا چارہ کار کیا تھا جب مرزا صاحب کے الہامات ایک جگہ مرتب ہیں اور وہ مثل قرآن توریت انجیل مقدسہ کے قطعی اور یقینی اور انپر ایمان لانا فرض تو اب مرزا صاحب کے صاحب کتاب جدید پیغمبر و رسول ہونیکے دعوے میں کیا شک باقی رہا۔

نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ – جو عبارات تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸ کی دعویٰ نبوت میں مذکور ہوئیں انکے دعویٰ نبوت تشریعی و شریعت جدیدہ بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ شریعت محمدیہ علے صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ میں یہ حکم نہیں ہے کہ جو مرزا صاحب کو نہ مانے وہ کافر ہو اُس کے پیچھے نماز درست نہیں نہ اس میں یہ حکم ہو کہ ہر امر میں فیصلہ مرزا صاحب سے لینا چاہئے بلکہ وہاں تو یہ حکم ہے وان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول الآیۃ

نمبر ۱۳ و ۱۴ – عبارات فتاویٰ احمدیہ جلد اول صفحہ ۹۲ و جلد دوم صفحہ ۱۸ و ۱۹ مذکور در بیان دعویٰ نبوت

نمبر ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ – وہ عبارات ہیں جو سلسلہ توہین عیسیٰ علیہ السلام میں ۳۶ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ کے ضمن میں مذکور ہیں کیونکہ اُن میں علاوہ توہین عیسیٰ علیہ السلام کے اپنی نبوت اور فضیلت اور صاحب شریعت ہونیکا بھی دعویٰ ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اولوالعزم اور صاحب شریعت انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں تو جو شخص عیسیٰ علیہ السلام سے افضل اور بہتر ہونے کا مدعی ہے وہ نبوت اور صاحب شریعت ہونے کا پہلے مدعی ہے۔

نمبر ۲۱ – عبارت منقول نمبر ۵ بضمن دعویٰ نبوت یہ بھی صاحب شریعت ہونا ثابت کرتی ہے۔

نمبر ۲۲ و ۲۳ – عبارت حقیقۃ الوحی ۲۴ و ۲۵ بضمن دعویٰ نبوت اور انکار ختم نبوت صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب شریعت و صاحب کتاب ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کلام اللہ نازل ہوا مرزا پر بھی نازل ہوا جیسے قرآن شریف کا منکر کافر ہے مرزا کے کلام اللہ کا منکر بھی کافر ہے۔

نمبر ۲۴ – انکار نبوت قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم الٰہ واحد ۵ ترجمہ۔ انکو کہدے

ء٥ علیٰ ہذا القیاس عبارات ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۷ سطر ۱۳ و سطر ۵ طبع ثانی اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۸ کی حاشیہ ہے۔

کہ میں تو ایک انسان ہوں میری طرف یہ وحی ہوئی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۲

نمبر ۲۵ - واتل علیھم ما اوحی الیک من ربک - ترجمہ - اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تیرے پر وحی نازل کی گئی ہے وہ اُن لوگوں کو سنا جو تیری جماعت میں داخل ہونگے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷

معاذ اللہ مرزا کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مساوات بلکہ فضیلت کا دعوے

نمبر ۱ - اسکے یہ معنی ہیں کہ محمدؐ کی نبوت آخر محمدؐ ہی کو ملی گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو - ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۲ ایک غلطی کا ازالہ -

نمبر ۲ - غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونیکے ہے نہ میرے نفس کے رو سے اور یہ نام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا لہذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا - ضمیمہ ۲۶۲ ایک غلطی کا ازالہ

نمبر ۳ - لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائیگا کیونکہ وہ محمدؐ ہے گو ظلی طور پر۔ ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۳ ایک غلطی کا ازالہ - یہاں مرزا صاحب نے فنافی اللہ ہو کر اللہ بننے کی بھی بنیاد ڈال دی ہے -

نمبر ۴ - پس میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور جبکہ خود خدائے تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کر دوں۔ ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۴ ایک غلطی کا ازالہ -

نمبر ۵ - یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس واسطہ کو ملحوظ رکھکر اور اس میں ہو کر اور اس نام محمد اور احمد سے مسمی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں - ایک غلطی کا ازالہ ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۵

نمبر ۶ - اور اس طور سے خاتم النبیین کی مہر محفوظ رہی کیونکہ میں نے انعکاسی اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا اگر کوئی شخص اس وحی الٰہی پر ناراض ہو کہ کیوں خدائے تعالیٰ نے کیوں میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے تو یہ اوس کی حماقت ہے کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے

خدا کی مہر نہیں ٹوٹتی۔ ایک غلطی کا ازالہ منقول از ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۵

نمبر ۷۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے نبی اور رسول کے لفظ سے پکارا جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیۃ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ۔

نمبر ۸۔ اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلے اللہ علیہ وسلم۔ پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی یعنی بہرحال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا نہ اور کوئی الخ ایک غلطی کا ازالہ منقول از ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۶

نمبر ۹۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں اور یہ بروز خدا کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہد تھا الخ کتاب مذکور صفحہ ۲۶۸۔

نمبر ۱۰۔ اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اس سے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مہر ہے ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۸

نمبر ۱۱۔ ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں صفحہ ۲۶۸ کتاب مذکور

نمبر ۱۲۔ اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی علیہ الصلوٰۃ والسلام ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۹

نمبر ۱۳۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۹ الاستفتاء۔

نمبر ۱۴۔ دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی۔ ایضاً صفحہ ۸۱

نمبر ۱۵- سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً الخ ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفہ ۸۱

نمبر ۱۶- قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الخ ایضاً صہ ۸۱

نمبر ۱۷- اثرک اللہ علی کل شیٔ - الخ - ضمیمہ حقیقۃ الوحی صہ ۸۳ -

نمبر ۱۸- نزلت سرر من السماء ولکن سریرک وضع فوق کل سریر- ضمیمہ حقیقۃ الوحی - صفہ ۸۳

نمبر ۱۹- انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر خاتم الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفہ ۸۴ -

نمبر ۲۰- سبحٰنک اللہ وری افاک - ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفہ ۸۵ -

نمبر ۲۱- لولاک لما خلقت الافلاک - ایضاً صہ ۸۵ -

نمبر ۲۲- انا اعطیناک الکوثر- ایضاً صفہ ۸۶

نمبر ۲۳- اراد اللہ ان یبعثک مقاما محمودا ط ایضاً صفہ ۸۶

نمبر ۲۵- لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین - حقیقۃ الوحی صہ ۸۰

نمبر ۲۶- تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۴۰ پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد ۳ ہزار لکھی ہی اور اپنے معجزات کی حصہ پنجم براہین احمدیہ صفحہ ۵۶ پر دس لاکھ بتلائی ہی جس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ مرزا صاحب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تین سو سے زائد درجہ عالی تھے - نعوذباللہ من ھذہ الکفریات القبیحہ -

نمبر ۲۷- لہ خسف القمر المنیروان لی غسا القمران المشرقان تنکر ڈ اُو سکے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو انکار کریگا - اعجاز احمدی صہ ۷۱ یہاں معجزہ شق القمر کا انکار ہی جو ایک صریح کفر اور تحریف قرآن کفر دوم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دعویٰ فضیلت تیسرا کفر ہے -

نمبر ۲۸- اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گذر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہی اور مقدر تھا کہ اسکا وقت مسیح موعود کا وقت ہو اسی طرف خدا تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے - سبحٰن الذی اسریٰ - ~~حیرت الابدال~~ صہ ۱۹۳ خطبہ الہامیہ

نمبر ۲۹- ان اللہ خلق آدم وجعلہ سیداً وحاکماً واميراً علی کل ذی روح من

الانس والجان کما یفهم من اٰیۃ اسجدوا لاٰدم ثم ازلۃ الشیطان واخرجہ من الجنان وردالحکومۃ الیٰ ھذہ الثعبان ومس اٰدم ذلۃ وخزی فی ھذا الھرب والھوان وان الھرب سجال وللاتقیاء مال عند الرحمٰن فخلق اللہ المسیح الموعود لیجعل الھزیمۃ علی الشیطان فی اٰخر الزمان وکان وعد امکتوبا فی القراٰن ہ حاشیہ در حاشیہ ۵ ص ۱۹۳ خطبۃ الھامیہ ملحقہ سیرۃ الابدال ۔

نمبر ۳۰ ۔ ماینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی ۔ اربعین ع ۲ ص ۳۲ ۔

نمبر ۳۱ ۔ ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم ۔ دافع البلا ص ۶ ۔

نمبر ۳۲ ۔ انی بایعتک بایعنی ربی صفحہ مذکورانت منی بمنزلۃ اولادی انت منی وانا منک اصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ فوق ایدیھم قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الھکم اللہ واحد والخیر کلہ فی القراٰن دافع البلا ص ۶ و ۷

نمبر ۳۳ و ما ارسلناک الا رحمۃ للعٰلمین قل اعملوا علیٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲ ۔

عقائد قادیانی جماعت منقول از موجودہ قادیانی مذہب

نمبر ۱ ۔ اگر کوئی شخص حقیقی نبی کے یہ معنی کرے کہ وہ نبی بناوٹی یا نقلی نہو بلکہ درحقیقت خدا کی طرف سے خدا کی مقرر کردہ اصطلاح کے مطابق قرآن کریم کے بنائے ہوئے معنوں کی رو سے نبی ہو اور نبی کہلانیکا مستحق ہو تمام کمالات نبوت اُس میں اس حد تک پائے جاتے ہوں ، جس حد تک نبیوں میں پائے جانے ضروری ہیں تو میں کہونگا کہ ان معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود حقیقی نبی تھے ۔ القول الفصل صفحہ ۱۲ موجودہ قادیانی مذہب صفحہ ایک ۔

نمبر ۲ ۔ پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اسکے معنی سے حضرت صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں الخ حقیقۃ النبوت صفحہ ۱۷۴ ۔

نمبر ۳ ۔ حضرت مسیح موعود کا یہ فرمانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مقام نبوت پر پہونچایا ثابت کرتا ہے ، کہ آپکو واقع میں نبی بنادیا گیا ورنہ کسی

اور معنی کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ کا کمال ثابت نہیں ہوتا حقیقۃ النبوۃ صـ۲۲۱
نمبر ۴- چھٹی دلیل حضرت مسیح موعود کے نبی ہونیکی یہ ہے کہ اگر آپ (مسیح موعود) کو نبی نہ مانا جائے تو ایک خطرناک نقص پیدا ہو جاتا ہی جو انسان کو کافر بنا دینے کے لئے کافی ہے۔ حقیقۃ النبوۃ صـ۲۰۴

تکفیر غیر قادیانی

نمبر ۵- قرآن کریم کی وہ آیۃ جسمیں اللہ تعالیٰ نبیوں اور رسولوں کے انکار کو کفر قرار دیتا ہی ثابت کرتی ہی کہ اس سے مراد ہیں بس آیۃ میں نبیوں رسولوں کے الہام کا ذکر ہے حضرت مسیح موعود چونکہ اسی گروہ میں شامل تھے اس سے انکار بھی اس آیۃ کے ماتحت (اولئٰک ھم الکفرون حقا) آتا تھا۔ الفضل جلد۲، ۱۲۲ اور ۱۲۳ مورخہ ۴ و ۶ اپریل ۱۹۱۵ء صـ۲ موجودہ مذہب قادیان
نمبر ۶- محکم کیا ہی حضرت مسیح موعود نبی ہیں یہ بلحاظ نفس نبوت یقیناً ایسے جیسے ہمارے آقا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم محکم کیا ہے نبی کا منکر اولئٰک ھم الکفرون حقا کے فتوے کے نیچے ہے۔
الفضل جلد دوم ۱۲۲ و ۱۲۳ مورخہ ۴ و ۶ اپریل ۱۹۱۵ء۔ موجودہ قادیانی مذہب۔
نمبر ۷- قرآن شریف میں انبیا کے منکرین کو کافر کہا گیا ہے اور ہم لوگ حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ مانتے ہیں اس سے ہم آپکے منکروں کو کافر کہتے ہیں۔ تشحیذ الاذہان جلد نمبر ۱۴۰ کتاب مذکور صـ۳
نمبر ۸- ہر ایک جو مسیح موعود کی بیعت میں داخل نہیں ہوچکا کافر ہے جو حضرت صاحب کو نبی نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔ تشحیذ الاذہان جلد ۶ صفہ ۱۴۰ کتاب مذکور صفحہ ۳۔
نمبر ۹- آپ نے (مسیح موعود نے) اس شخص کو بھی جو آپکو سچا جانتا ہی مگر مزید اطمینان کیلئے اس بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھیرایا ہی بلکہ اسکو بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہی اور زبانی بھی آپکا انکار نہیں کرتا ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے کافر ٹھہرایا ہی۔ تشحیذ الاذہان جلد ۴ صـ۱۴۰ و ۱۴۱
صفحہ ۳ رسالہ مذکور۔

جنازہ غیر احمدی

نمبر ۱۰- غیر احمدی کے جنازہ کے متعلق ہمنے محکمات کو دیکھنا ہے محکم کیا ہے حضرت مسیح موعود نبی ہیں بلحاظ نفس نبوت یقیناً ایسے جیسے ہمارے آقا سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم محکم کیا ہی نبی کا منکر اولئٰک ھم الکافرون حقا کے فتوے کے نیچے ہے محکم کیا ہے۔ کافر کا جنازہ جائز نہیں الفضل جلد۲ ، ۱۲۲ و ۱۲۳ مورخہ ۴ و ۶ اپریل ۱۹۱۵ء رسالہ مذکور صفحہ ۳ و ۴۔

نمبر ۱۱ - ایک شخص نے دریافت کیا کہ احمدی کی بیوی فوت ہو جائے اور اندیشہ ہی کہ غیر احمدی اس کا جنازہ نہ پڑھینگے مگر تمام گھر کے آدمی احمدی ہوں اور بیوی مذکور نے بیعت نکی ہو تو اسکے جنازہ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا جس کا ایمان کامل نہیں اُسکے جنازہ کا کیا فائدہ الفضل مذکور ص۲ رسالہ مذکور صفحہ ۴ -

نمبر ۱۲ - اگر یہ کہا جائے کہ کسی ایسی جگہ جہاں تبلیغ نہیں پہونچی کوئی مرا ہوا ہو اور اُس کے مرچکنے کے بعد وہاں کوئی احمدی پہونچے تو وہ جنازہ کے متعلق کیا کرے اسکے متعلق یہ ہے کہ ہم تو ظاہر پر ہی نظر رکھتے ہیں چونکہ وہ ایسی حالت میں مرا ہے کہ خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول کی اسے پہچان نصیب نہیں اس لئے ہم اس کا جنازہ نہیں پڑھینگے - الفضل جلد ۲ ع۱۳۶ مورخہ ۲۶ مئی ۶ ۱۹۱۵ء رسالہ موجودہ قادیانی مذہب مطبوعہ احمدیہ سکیم لاہور المشتہر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور ع۱ سے نمبر ۱۲ تک اسی رسالہ سے منقول ہے -

نمبر ۱۳ - بلکہ میرا ایمان تک مذہب ہے کہ تیرہ سو سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آجتک امت محمدیہ میں کوئی ایسا انسان نہیں گذرا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا فدائی اور ایسا مطیع اور ایسا فرمانبردار ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود تھے الخ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۵ -

نمبر ۱۴ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بعثت انبیاء کو بالکل مسدود قرار دینے کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کو فیض نبوّت سے روکدیا اور آپ کی بعثت کے بعد اللہ تعالےٰ نے اس نام کو بند کردیا - اب بتاؤ کہ اس عقیدہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمت للعالمین ثابت ہوتے ہیں یا اسکے خلاف نعوذ باللہ من ذٰلک اگر اس عقیدہ کو تسلیم کیا جائے تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ آپؐ نعوذ باللہ دنیا کیلئے ایک عذاب کے طور پر آئے تھے اور جو شخص ایسا خیال کرتا ہی وہ لعنتی اور مردود ہے حقیقۃ النبوت ص۱۸۶ و ص۱۸۷

نمبر ۱۵ - اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھدیجائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہونگا کہ تو جھوٹا ہی کذاب ہے انوار خلافت ص۶۵ ہینڈبل ع۲

نمبر ۱۶ - ایک نبی کیا میں تو کہتا ہوں ہزاروں نبی اور ہونگے - انوار خلافت ص۶۲ ع۲ ہینڈبل نمبر ۲

نمبر ۱۷ - میرا ایمان ہی کہ حضرت مسیح موعود اس قدر رسول کریمؐ کے نقش قدم پر چلے کہ وہی ہو گئے

لیکن کیا اُستاد اور شاگرد کا ایک مرتبہ ہو سکتا ہے گو شاگرد علم کے لحاظ سے اُستاد کے برابر بھی ہو جائے ہاں یہ بھی کہتے ہیں کہ جو کچھ رسول کریم کے ذریعہ سے ظاہر ہوا تھا وہی مسیح موعود نے ہمیں دکھلایا اس لحاظ سے برابر بھی کہا جا سکتا ہے ۔ ذکر الہٰی صفحہ ۱۹ ہینڈ بل صفحہ ۲ ۔

نمبر ۱۸ حضرت مسیح موعود کو آنحضرت کے تمام کمالات حاصل کرنے کی وجہ سے عین محمدؐ بھی کہہ سکینگے ذکر الہٰی ۲۰ ہینڈ بل ص ۲ ۔ محمدؐ پھر اُتر آئے ہیں ہم ہیں + اور آگے سے ہیں بڑھکر اپنی شان میں ۔ ۴۳ جلد ۲ ھنڈ بل ص ۲ ۔

نمبر ۲۰ ۔ ہم جیسے خدا تعالیٰ کی دوسری وحیوں میں حضرت اسمٰعیلؑ حضرت عیسیٰؑ حضرت ادریس علیہم السلام کو نبی پڑھتے ہیں ایسے ہی خدا کی آخری وحی میں مسیح موعود کو بھی یا نبی اللہ کے خطاب سے مخاطب دیکھتے ہیں اور اس نبی کے ساتھ کوئی لغوی یا ظلی یا جزوی کا لفظ نہیں پڑھتے کہ اپنے آپ کو خود بخود ایک مجرم فرض کر کے اپنی بریت کرنے لگ جائیں بلکہ جیسے اور نبیوں کی نبوت کا ثبوت ہم دیتے ہیں ایسا ہی بلکہ اس سے بڑھکر کیونکہ ہم چشم دید گواہ ہیں مسیح موعود کی نبوت کا ثبوت دے سکتے ہیں ۔ الفضل ۔ مورخہ ۲۶ ر نومبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۸ ہینڈ بل ص ۲ ۔

نمبر ۲۱ ۔ مسیح موعود کو احمد نبی اللہ نہ تسلیم کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا یا اُمتی گروہ میں سمجھنا گویا آنحضرت کو جو سید المرسلین و خاتم النبیین ہیں امتی قرار دینا اور اُمتیوں میں داخل کرنا ہے جو کفر عظیم اور کفر بعد کفر ہے ۔ اخبار الفضل ۲۹ ر جون ۱۹۱۵ء ہینڈ بل صفحہ ۳ ۔

نمبر ۲۲ ۔ خدائے تعالیٰ نے صاف لفظوں میں آپکا نام نبی اور رسول رکھا اور کہیں بروزی اور ظلی نبی نہ کہا پس ہم خدا کے حکم کو مقدم کریں گے اور آپ کی تحریریں جنمیں انکساری اور فروتنی کا غلبہ ہے اور جو نبیوں کی شان ہے اسکو ان الہامات کے ماتحت کرینگے اخبار الحکم ۲۱ ر اپریل ۱۹۱۴ء ہینڈ بل

نمبر ۲۳ ۔ قرآن کریم اور الہامات مسیح موعود دونوں خدا تعالیٰ کے کلام ہیں دونوں میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا اسلئے قرآن کو مقدم رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور مسیح موعود سے جو باتیں ہم نے سُنی ہیں وہ حدیث کی روایت سے معتبر ہیں ۔ کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نہیں سنیں ۔ الفضل ۳۰ ر اپریل ۱۹۱۵ء ہینڈ بل ص ۳ ۔

نمبر ۲۴ ۔ بعض نادان کہدیا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے نبی کا متبع نہیں ہو سکتا اور اسکی دلیل یہ

دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوۃ کے خلاف استدلال کرتے ہیں لیکن یہ سب بسبب قلت تدبر ہے قرآن میں کہیں بھی نبی کیلئے صاحب شریعت ہونے یا بلا واسطہ نبوۃ پانیکی شرط مذکور نہیں حقیقۃ النبوۃ ص۱۵۵ ہینڈبل ص۴

نمبر ۲۵- پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اسکے معنی سے حضرت صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں حقیقۃ النبوۃ ص۱۷۴ منقول از مسیح احمدی مشنری ایسوسی ایشن لاہور ہینڈبل نمبر ۲ نمبر ۱ سے ۲۵ تک ہینڈبل نمبر ۲ سے منقول ہے۔

نمبر ۲۶- پس ان معنوں میں مسیح موعود جو آنحضرت کی بعثت ثانی کا ظہور کا ذریعہ ہے اسکے احمد اور نبی اللہ ہونیسے انکار کرنا گویا آنحضرت کی بعثت ثانی اور آپ کے احمد اور نبی اللہ ہونیسے انکار کرنا ہے جو منکر کو دائرہ اسلام سے خارج اور پکا کافر بنا دینے والا ہے الفضل جلد ۳ نمبر ۳ مورخہ ۲۹ جون ۱۹۱۵ء صفحہ ۷ عنوان احمد نبی اللہ عقائد محمودیہ نمبر ا صفحہ ۵۔

نمبر ۲۸- پس اس لحاظ سے کہ حضرت مسیح موعود آنحضرت صلعم کے کامل مظہر تھے آپ کو عین محمدؐ لکھا گیا ہے پس جہاں آنحضرت صلعم اور مسیح موعود مقابلہ پر آئینگے وہاں رسول کریم آقا کے درجہ پر ہوں گے اور مسیح موعود خادم کے درجے پر کھڑے ہونگے اور جہاں الگ الگ نام لیا جائیگا وہاں حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلعم کے تمام کمالات حاصل کرنے کی وجہ سے عین محمدؐ بھی کہہ سکیں گے۔ ذکر الٰہی صفحہ ۲۰ عقائد محمودیہ نمبر ا صفحہ ۸۔

نمبر ۲۹- تو خاتم النبیین کے معنی بھی یہی ہیں کہ کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا جبتک آنحضرت صلعم کی غلامی نہ اختیار کرے ورنہ نبوت کا دروازہ مسدود نہیں اور جبکہ باب نبوت کھلا ہوا ہے تو مسیح موعود بھی ضرور نبی ہے حقیقۃ النبوت ص۲۳۲ عقائد محمودیہ ص۱۱

نمبر ۳۰- پس ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اسوقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی نہیں گذرا حقیقۃ النبوۃ ص۱۳۸ عقائد محمودیہ ص۱۱

نمبر ۳۱- لیکن چونکہ اس امت میں سوائے حضرت مسیح موعود کی جماعت کے کسی جماعت کو آخرین نہیں قرار دیا گیا معلوم ہوا کہ رسولؐ بھی صرف مسیح موعود ہیں۔ حقیقۃ النبوۃ ص۲۳۱ عقائد محمودیہ

عقائد بشیر احمد صاحب

نمبر ۳۲- اب معاملہ صاف ہے اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہئے

کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو معاذ اللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں آپ کا انکار کفر ہو اور دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح آپ کی روحانیت اقوی اور اکمل اور اشد ہے آپ کا انکار کفر نہ ہو۔ ریویو آف ریلیجنز موسومہ کلمۃ الفصل صفہ ۱۴۶ و صفہ ۱۴۷ عقائد محمودیہ صفہ ۱۳ و ۱۴۔

نمبر ۳۵۔ تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہجاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اُتارا تاکہ اپنے وعدوں کو پورا کرے۔ کلمۃ الفصل صفہ ۱۰۵ کتاب مذکور صفہ ۱۴۔

نمبر ۳۶۔ پہلے آخرین منھم کی آیت قرآن شریف سے نکال پھینک و رپھر جو تیرے دل میں آئے کہہ کیونکہ جب تک یہ آیت قرآن کریم میں موجود ہے اُسوقت تک تو مجبور ہے کہ مسیح موعود کو محمدؐ کی شان میں قبول کرے۔ کلمۃ الفصل صفہ ۱۰۵ کتاب مذکور۔

نمبر ۳۷۔ یہ ظاہر بات ہے کہ پہلے زمانوں میں جو نبی ہوتے تھے اُنکے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ اُن میں وہ تمام کمالات رکھے جائیں جو نبی کریم صلعم میں رکھے گئے ہیں بلکہ ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت کسی کو کم مگر مسیح موعود کو تو تب نبوت ملی جب اُس نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہوگیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریمؐ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔ کلمۃ الفصل صفہ ۱۱۳ کتاب مذکور صفہ ۱۵۔

نمبر ۳۸۔ اُس کے یعنی آنحضرت صلعم کے شاگردوں میں علاوہ بہت سے محدثوں کے ایک نے نبوت کا بھی درجہ پایا اور نہ صرف یہ نبی بنا بلکہ اپنے مطاع کے کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر کے بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا۔ حقیقۃ النبوۃ صفہ ۲۵۷ عقائد محمودیہ صفہ ۱۵

نمبر ۳۹۔ پس اسلیئے امت محمدیہ میں صرف ایک شخص نے نبوت کا درجہ پایا اور باقیوں کو یہ رتبہ نصیب نہیں ہوا۔ کلمۃ الفصل صفہ ۱۱۶ کتاب مذکور صفہ ۱۵۔

نمبر ۴۰۔ اور یہ اس لیئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دُنیا میں مبعوث کریگا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دُنیا میں تشریف لائے۔ کلمۃ الفصل صفہ ۱۵۸ کتاب مذکور صفہ ۱۶

نمبر ۴۱ - پس مسیح موعود کی ظلی نبوت کوئی گھٹیا نبوۃ نہیں بلکہ خدا کی قسم اس نبوۃ میں جہاں آقا کے درجہ کو بلند کیا وہاں غلام کو بھی اُس مقام پر کھڑا کر دیا جن تک انبیائے بنی اسرائیل کی پہونچ نہیں مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے اور ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے اپنے آپکو بچائے کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۳

نمبر ۴۲ - علاوہ اس کے ہمیں یہ بھی تو دیکھنا چاہیے کہ مسیح موعود تمام انبیا کا مظہر ہے جیسا کہ اُس کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء اسلئے اُسکے آنے سے گویا امت محمدیہ میں تمام گذشتہ نبی پیدا کئے گئے پس نبیوں کی تعداد کے لحاظ سے بھی محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ سے بھی بڑھکر رہا کیونکہ علاوہ اون نبیوں اور رسولوں کے جو توریت کی خدمت کے لئے موسیٰ کو عطا ہوئے تھے اس اُمت میں تمام وہ نبی بھی مبعوث کئے گئے جو موسیٰ سے پہلے گذر چکے تھے بلکہ موسیٰ بھی خود دوبارہ دُنیا میں بھیجے گئے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کے وجود باوجود میں پورا ہوا کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۷ عقائد محمودیہ صفحہ ۱۶ -

نمبر ۴۳ - جب اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا (النبیین میں سب انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام شریک ہیں کوئی نبی مستثنیٰ نہیں آنحضرت صلعم بھی اس النبیین کے لفظ میں داخل ہیں) کہ جب کبھی میں تم کو کتاب اور حکمت دوں (یعنی کتاب سے مراد توریت اور قرآن ہے اور حکمت سے مراد سنت اور منہاج نبوۃ و حدیث شریف) پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے مصدق ہو ان سب چیزوں کا جو تمہارے پاس کتاب و حکمت سے ہیں (یعنی وہ رسول مسیح موعود ہیں جو قرآن و حدیث کی تصدیق کرنے والا ہے اور وہ صاحب شریعت جدیدہ نہیں) لتومنن بہ میں جو نون ثقیلہ ہے اہل علم جانتے ہیں کہ سخت تاکید کے معنوں میں آتا ہے یعنی اے نبیو تم سب ضرور اُس پر ایمان لانا اور ہر ایک طرح سے مدد فرض سمجھنا (جب تمام انبیا علیہم السلام کو مجملاً حضرت مسیح موعود پر ایمان لانا اور اُس کی نصرت کرنا فرض ہوا تو ہم کون ہیں جو نہ مانیں) اخبار الفصل قادیان جلد نمبر ۳ ۳۸ و ۳۹ مورخہ ۱۹ و ۲۱ ستمبر ۱۹۱۵ء صفحہ ۶ کالم ۲ و ۱۷ و ۱۸ -

نمبر ۴۴ - اور ایک وہ وحی جو پیچھے اُترنے والی ہے اور یہ وہی وحی ہے جو سورۃ الجمعہ ع ۶۲ آیت ۳ و ۴ - ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین و اخرین منھم لما یلحقوا

ھوالعزیز الحکیم ۵ میں موعود ہے اس آیت میں رسول کریم صلعم کے دو بعث بیان فرمائے گئے ہیں ایک تو وہ بعث جسمیں قرآن کریم نازل ہوا اور ایک دوسرا بعث جو آخری زمانہ میں ہونا مقدر تھا اس شخص کا نام جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ اوّل مطبوعہ قادیان صفہ ۲ا تحت آیت وبالآخرۃ ھم یوقنون۔ عقائد محمودیہ ص ۱۹۔

نمبر ۴۵۔ بس اب کیا یہ پرلے درجہ کی بیغیرتی نہیں کہ جہاں ہم لانفرق بین احد من رسلہ داؤد اور سلیمان و زکریا و یحییٰ علیہم السّلام کو شامل کرتے ہیں وہاں مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جائے۔ کلمۃ الفصل صفہ ۱۱۷ کتاب مذکور ص ۲۰۔

نمبر ۴۶۔ نیز مسیح موعود کو احمد نبی اللہ نہ تسلیم کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا یا امتی ہی گروہ میں سمجھنا گویا آنحضرت کو جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں امتی قرار دینا اور امتیوں میں داخل کرنا ہے جو کفر عظیم اور کفر بعد کفر ہے امتی ہونے کی حیثیت بطور آئینہ کے ہے جو احمد نبی اللہ کے وجود نبوت اور رسالت کو دکھلانیکے وقت اُسے احمد نبی اللہ سے غلام احمد اور امتی نبی بنا دے۔ اخبار الفضل قادیان جلد ۳ ص ۲ کالم اوّل مورخہ ۲۹ رجون ۱۹۱۵ء زیر عنوان احمد نبی اللہ عقائد محمودی ص ۲۱

نمبر ۴۷۔ اور آنحضرت کے بعث اوّل میں آپکے منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا لیکن آپ کے بعث ثانی میں آپکے منکروں کو داخل اسلام سمجھنا یہ آنحضرت کی ہتک اور آیت اللہ سے استہزاء ہے حالانکہ خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود نے آنحضرت کی بعث اوّل و ثانی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے جس سے لازم آتا ہے کہ بعث ثانی کے کافر کفر میں بعث اول کے کافر سے بڑھکر ہیں مسیح موعود کی جماعت واٰخرین منھم کے مصداق ہونیسے آنحضرت کے صحابہ میں داخل ہے اور ظاہر ہے کہ آنحضرت کے صحابہ ہونے کے لئے صحابہ بننے والوں نے آنحضرت کا وجود نبوت پایا ہو پس صحابہ بننے کی شان ایک امتی پر ایمان لانے کا نتیجہ نہیں ہو سکتی اور احمدی بننے کا مرتبہ احمد پر ایمان لانے سے حاصل ہو سکتا ہے نہ کسی غلام احمد پر۔ اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۰ کالم اوّل مورخہ ۱۵ رجولائی ۱۹۱۵ء زیر عنوان احمد نبی اللہ۔ کتاب مذ ص ۲۲۔

نمبر ۴۸۔ حضرت اقدس کی دو حیثیتیں الگ الگ ہیں ایک امتی کی دوسری نبی کی امتی کی حیثیت ابتدائی ہے اور نبی کی شان انتہائی حضرت صاحب نے امتی بنکر جو زمانہ گذارا ہی غلام احمد اور مریم بنکر گزارا

ہے اُس سے ترقی پاکر آپ غلام احمد سے احمد اور مریم سے ابن مریم بنیں ہیں جس زمانے میں آپ غلام احمد تھے اُسوقت احمد نہ تھے اور جب آپ مریم تھے تو ابن مریم نہ تھے ایسا ہی جب آپ احمد بن گئے تو غلام احمد نہ رہے اور جب آپ ابن مریم بنگئے تو اب مریم نہ رہے - یہ ایک دقیق نکتہ ہے جو خدا نے مجھے سمجھایا ہی - ازہاق الباطل صفہ ۳ مصنفہ میر قاسم علیصاحب اڈیٹر فاروق مجریہ قادیان عقاید محمودیہ صہ ۲۲ و ۲۳

نمبر ۴۹ نتیجہ اس پیروی کا یہ ہوا کہ مریمی حالت سے ترقی کر کے آپ عیسیٰ ابن مریم بنگئے اور یہ آخری اور انتہائی حد امتی کی حیثیت میں رہنے کی تھی اب دوسرا زمانہ اور دوسری حالت شروع ہوئی کہ امتی سے نبی بن گئے اور پہلا زمانہ ختم ہوگیا - ازہاق الباطل صہ ۳۲ عقاید محمودیہ صہ ۲۳

نمبر ۵۰ - پس امتی کے درجہ سے ترقی پاکر نبی بنجانے پر بھی آپ کو نبی نہ کہنا یا مریم سے ابن مریم ہو جانے پر بھی عیسیٰ نہ کہنا یا غلام احمد سے احمد نام پا جانے پر بھی احمد نہ کہنا ایسا ہی جیسے کسی پٹواری کو ڈپٹی کلکٹر ہو جانے پر پٹواری یا لغوی ڈپٹی کلکٹر کہنا جو در اصل اُسکی اہانت ہے اور گستاخی ہے ازہاق الباطل صہ ۳۲ عقائد محمودیہ صہ ۲۳

نمبر ۵۱ - مسیح موعود کے ابتدائی زمانہ کے کلمات کو جب کہ آپ امتی کی شان میں تھے انتہائی زمانہ نبوۃ کے خلاف نقل کر کے اپنی ضلالت اور جہالت کا ثبوت دیا ہے ہمارا استدلال آخری زمانہ سے ہے جبکہ آپکو خدا نے امتی سے نبی بنا دیا تھا ابتدائی زمانہ کو لیکر اپنی مخالفت کا اظہار کر رہا ہے جو غلط ہے دیکھو ازہاق الباطل صفہ ۷ عقائد محمودیہ صہ ۲۳

نمبر ۵۲ - اس جگہ میں یہ بات بھی بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مضمون میں جہاں کہیں بھی حقیقی نبوۃ کا ذکر ہے وہاں اُس سے مراد ایسی نبوت ہی جسکے ساتھ کوئی نئی شریعت ہو ورنہ حقیقی کے لغوی مضمون کے لحاظ سے تو ہر ایک نبوت حقیقی ہی ہوتی ہی جعلی یا فرضی نہیں اور مسیح موعود بھی حقیقی نبی تھا اور جہاں کہیں بھی مستقل نبوت کا ذکر ہے وہاں ایسی نبوت مراد ہی جو کسی کو بلا واسطہ بغیر اتباع کسی نبی سابقہ کے ملی ہو ورنہ مستقل کے لغوی معنوں کے لحاظ سے تو ہر ایک نبوت مستقل ہوتی ہے عارضی نہیں اور مسیح موعود بھی مستقل نبی تھا - فتدبر کلمۃ الفصل صفہ ۱۱۸ و صفہ ۱۱۹ عقائد محمودیہ صہ ۲۴

نمبر ۵۳ - اور تیسری بات یہ بھی موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام نبی رکھا پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اُسکے معنی سے حضرت صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں ہاں حضرت مسیح موعود نے لوگوں کو اپنی نبوت کی قسم سمجھانے کے لئے اصطلاحی طور پر نبوت کی جو حقیقت

قرار دی ہے جسکے یہ معنی ہیں کہ وہ شریعت جدیدہ لائے اس اصطلاح کی رو سے حضرت مسیح موعود ہرگز حقیقی نبی نہیں ہیں بلکہ مجازی نبی ہیں یعنی کوئی جدید شریعت نہیں لائے حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۷۴ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب منقول از عقائد محمودیہ۔ اول ۲۶ سے ۵۳ تک۔

لاہوری مرزائیوں کے عقائد

نمبر ۱۔ قرآن ص ۱۵۵ نوٹ ۴۲۶ زیر آیت ویکلم الناس فی المھد وکھلا۔ سورۂ آل عمران پ ۳ ع ۱۳۔ مہد اور کہولت میں کلام کرنا معجزہ نہیں ہو سکتا کیونکہ ہر ایک تندرست بچہ اگر وہ گونگا نہیں مہد میں بولنے لگ پڑتا ہے اسی طرح کہولت میں بھی ہر ایک انسان جو صحت کی حالت میں اس حد کو پہونچ جاتا ہے کلام کر سکتا ہے اس خوشخبری کا صرف یہ مفہوم ہے کہ یہ بچہ صحت کی حالت میں رہیگا اور ایام طفولیت میں فوت نہوگا۔ کشف الاسرار حصہ اول صفحہ ۱۱ و ۱۲۔

نمبر ۲۔ ترجمہ قرآن شریف ص ۶۵۲ نوٹ ۱۶۴۱ زیر آیت قلنا یا نار کونی برداً وسلاماً علیٰ ابراھیم۔ سورہ انبیاء پ ۱۷ ع ۵۔ بت شکنی کے واقعہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلاف آگ مشتعل کر دی مگر اسکو اس سے کوئی ضرر نہ پہونچا اور وہ عافیت میں رہا۔ وارادوا بہ کیداً فجعلناھم الاخسرین ؕ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ آگ محض کید یا مقابلہ تھا ممکن ہے کہ انہوں نے ابراہیم کو آگ میں جلانے کا ارادہ کیا ہو مگر اس تدبیر میں ناکام رہے بموجب آیت قالوا حرقوہ وانصروا الھتکم وبموجب آیت قالوا اقتلوہ او حرقوہ فانجاہ اللہ من النار ترجمہ ص ۷۷۹ نوٹ ۱۹۱۰ کسی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ ابراہیم درحقیقت آگ میں ڈالا گیا تھا ایک طرف تو یہ مذکور ہے کہ اللہ نے اسکو آگ سے نجات دیدی دوسری طرف یوں لکھا ہے کہ انہوں نے اسکو قتل کرنے یا جلانے کا ارادہ کیا لہذا آگ کا مفہوم وہ مقابلہ ہے جو انکی تدبیر میں مدنظر تھا اور قال انی مھاجر الی ربی سے مزید ثبوت ملتا ہے کہ آگ سے نجات کا مفہوم ابراہیم کی ہجرت ہے۔

نمبر ۳۔ کشف الاسرار ص ۱۲ نوٹ ۲۱۲۳ قرآن میں کسی جگہ بھی مذکور نہیں ہے کہ یونس ع کو مچھلی نے نگل لیا تھا کیونکہ لفظ التقمہ جو مذکور ہے بالضرور لقمہ کے نگل جانیکا مفہوم نہیں بتاتا ہے بلکہ صرف منہ میں اخذ کرنے کا لین صاحب اپنے لغات میں التقمہ فاھا فی التقبل کی نظیر لکھکر اسکے معنی کرتا ہے

(اس کا بوسہ لینے کے وقت اس نے اس کا منہ اپنے ہونٹوں میں لے لیا) اس بارہ میں ایک حدیث نبوی بھی موجود ہے کہ مچھلی نے حضرت کی صرف ایڑی کو مُنہ میں لیا تھا اس میں یہی قرآن بائبل کی تردید میں ہے یعنی بائبل یونس کو مچھلی کا نگل جانا اور اسکے پیٹ میں داخل ہونا بیان کرتی ہے جو قرآن کے برخلاف ہے پھر آگے تحریر فرماتے ہیں اگر یونس اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والوں سے نہ ہوتا تو وہ اپنی قوم میں معمولی حیثیت کا انسان رہتا اور نبی کا مرتبہ نہ پاتا اگر بطن کے معنی پیٹ کے لئے جائیں تو ضمیرہ کا مرجع مچھلی ہوگا مگر پھر بھی یہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا کہ مچھلی نے یونسؑ کو درحقیقت نگل لیا تھا مفہوم صرف یہ ہے کہ اگر یونس تسبیح کرنے والوں سے نہ ہوتا تو مچھلی ان کو نگل جاتی۔

نمبر ۴۔ کشف الاسرار صفحہ ۲۱و۲۲ مولوی محمد علی صاحب اپنے انگریزی ترجمہ قرآن میں صفحہ ۱۲۳ بذیل آیت اوکالذی مرعلیٰ قریۃ (پ ۳ ع ۳) کے واقعہ کو خواب کا واقعہ بتلا کر فرماتے ہیں کہ قرآن ایسے واقعات کے متعلق جو خاص عبارت یا طرز واقعہ یا کسی ماقبل تاریخ کی رو سے خودبخود خواب کا مفہوم ہو لفظ خواب کا بالعموم استعمال نہیں کرتا اور اسکے استشہاد میں حضرت یوسفؑ کی مثال پیش کرتے ہیں کہ جب حضرت یوسف نے گیارہ تاروں اور چاند اور سورج کو اپنے کو سجدہ کرنے کا تذکرہ اپنے والد کو سنایا تو خواب کا لفظ بالکل استعمال نہ کیا غرض یہ ہے کہ اس آیۃ میں جو موت کے بعد بعث کا ذکر ہے اس موت سے مراد حقیقی موت نہیں بلکہ خواب مراد ہے۔ ماخوذ از کشف الاسرار صفحہ ۳۰۔

نمبر ۵۔ فلما بلغا مجمع بینھما نسیا حوتھما فاتخذ سبیلہٗ فی البحر سربا۔ اس آیۃ کے متعلق نوٹ ۱۵۱۳ و ۱۵۱۴ میں ایم۔ اے محمدؐ علی صاحب فرماتے ہیں کہ بموجب حدیث بخاری مچھلی کا گم ہونا صرف منزل مقصود مل جانے کا نشان تھا قرآن یا حدیث میں ہرگز ثابت نہیں کہ یہ بھنی ہوئی مچھلی تھی تعجب کا اظہار مچھلی کے دریا میں چلے جانے کا نہیں بلکہ اس امر پر ہے کہ صاحب موسیٰ اس کا تذکرہ موسیٰ سے کرنا بھول گیا تھا۔ ملخص کشف الاسرار صفحہ ۳۲ و صفحہ ۳۳۔

نمبر ۶۔ ایم۔ اے صاحب اپنے قرآن کے صفحہ ۲۴۱ پر بذیل آیۃ وما قتلوہ وما صلبوہ (الیٰ) وما قتلوہ یقینا (پ ۶ ع ۲) تحریر فرماتے ہیں کہ لفظ صلبوہ سے مسیح کے صلیبی عذاب کی نفی ثابت نہیں ہوتی نفی صرف صلیبی عذاب کی موت سے ہے اسکے متعلق کچھ اور بیان بھی درج ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ مسیح صلیب پر عذاب ضرور دئے گئے مگر وہاں وہ فوت نہیں ہوئے بلکہ بعد ازیں قدرتی موت سے

مر چکے ہیں۔ کشف الاسرار صفحہ ۳۵۔

نمبر ۷۔ آیتہ ارکض برجلک ھذا مغتسل بارد وشراب کی تفسیر میں صفحہ ۸۸۶ وصفحہ ۸۸۷ پر اس طرح فرماتے ہیں جس مصیبت کی حضرت ایوبؑ شکایت فرماتے ہیں وہ کسی ریگستانی سفر کا واقعہ معلوم ہوتا ہے جس میں آپکو تھکان اور پیاس سے تکلیف محسوس ہوئی پھر فرماتے ہیں ارکض برجلک بھی اپنے گھوڑے کو ایڑھی لگا کر دوڑا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت ایوب وہاں جا پہونچے جہاں پینے اور غسل کیواسطے ان کو پانی ملجاتا ہے ایوبؑ کو خیال ہوا کہ وہ ایک بے آب ریگستان میں وارد ہے اور اس نے تھکان اور پیاس کی جب شکایت کی تو اُسکو جواب ملتا ہے کہ اپنے گھوڑے کو یا سواری کے جانور کو تیز چلا پھر تم کو آرام ملجائے گا یہ ایک نصیحت ہے کہ مشکلات میں ناامید نہ ہونا چاہئے ملخص از کشف الاسرار صفحہ ۴۸ وصفحہ ۴۹۔

نمبر ۸۔ خذ بیدک ضغثا (الی) ولا تحنث اس آیتہ میں تین الگ الگ لفاظ ہیں ان کے مفہوم کے متعلق عموماً غلط فہمی واقع ہوتی ہے اس قصہ میں کل مفسرین ایک دوسرے کے مقلد ہیں مفسرین کا بیان ہے کہ ایوبؑ نے اپنی بیوی کو سو کوڑے مارنے کی حلف اٹھائی تھی اور اس نے اپنے حلف کو آخر اسطرح پر پورا کر دیا کہ تنکوں کا مٹھا لیکر اُسکو مار دیا۔ قرآن یا کسی حدیث صحیح میں اس قصہ کا کوئی نشان نہیں ملتا پھر لفظ ضغث اور ولا تحنث کی تشریح فرما کر یہ فرماتے ہیں اب اس آیتہ کا یہ مفہوم حاصل ہوا کہ ایوب کو نصیحت کیجاتی ہے کہ رسول کا دوست بدی کیطرف راغب نہونا ملخص از صفحہ ۴۹ وصفحہ ۵۰ کشف الاسرار۔

نمبر ۹۔ سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الخ پر مولوی محمد علی صاحب اپنے انگریزی قرآن کے صفحہ ۵۶۵ نوٹ ۱۴۰۱ میں اسکو واقعہ معراج تسلیم کرکے نوٹ ۱۴۴۲ کے متعلق آیتہ وما جعلنا الرویا التی ارینٰک الخ ترجمہ کے بعد فرماتے ہیں اکثر مفسرین اس امر میں متفق ہیں کہ اس سے مراد واقعہ معراج کا ہے علما میں اختلاف ہے آیا یہ معراج جسمانی تھی یا روحانی؟ جمہور جسمانی کے قائل ہیں مگر حضرت معاویہ وحضرت عائشہ رضؓ اسکو روحانی بتلاتے ہیں مگر بلحاظ صاف الفاظ وما جعلنا الرویا التی ارینٰک کے جمہور کی رائے رد کرنے کے لائق ہے ملخص کشف الاسرار صفحہ ۵۳

نمبر ۱۰۔ وورث سلیمٰن داؤد وقال یا ایھا الناس علمنا منطق الطیر واوتینا من کل شیٔ

الآیہ ایم۔اے۔ محمد علی صاحب اپنے ترجمہ کے صـ۷۴۶ نوٹ ۱۸۴۴ میں فرماتے ہیں کہ منطق الطیر سے یہ مراد ہے
کہ حضرت سلیمانؑ پرندوں سے پیغام رسانی کا کام لیتے تھے پھر بہت سے معانی لغت سے اخذ کر کے
نوٹ ۱۸۸۶ میں فرماتے ہیں کہ طیر سے مراد رسالہ یعنی سواروں کی جماعت ہے ایک تیسری تاویل یہ بھی کرتے
ہیں کہ پرندوں کے غول فاتح لشکر کے ہمراہ مفتوحہ لشکر کی لاشوں کے کھانے کے واسطے بھی جایا کرتے
ہیں، اور اس خیال کی تائید میں عرب کے کچھ اشعار بھی نقل کئے ہیں لے دے کے آخر ہدہد سے صنف
مذکور کو نوع انسان میں داخل کرتے ہیں۔ ملخص صـ۹۱ و صـ۹۲ کشف الاسرار۔

نمبر ۱۱۔ ایم۔اے صاحب اپنے قرآن کے صـ۲۹ و نوٹ نمبر ۷۰ میں متعلق واركعوا مع الراكعين اسطرح
فرماتے ہیں جو رکوع کرتے ہیں وہ مسلمان ہیں اور نماز میں انکو مسلمانوں کی اس طرح سے اقتدا کا حکم ہے۔
صـ۱۰۲ کشف الاسرار اس تعریف کی غرض غالباً یہ ہے کہ مرزا صاحب کے حکم کے مطابق جو غیر احمدیوں
کے پیچھے نماز پڑھنی حرام ہے، لاہوری پارٹی کا بھی یہی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔

نمبر ۱۲۔ ایم۔اے محمد علی صاحب اپنے قرآن کے صـ۳۷۶ نوٹ ۹۸۳ میں آیت اذ تستغیثون ربکم
فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکة مردفین الآیہ کے متعلق فرماتے ہیں قرآن شریف
میں کہیں مذکور نہیں کہ فرشتے درحقیقت لڑائی میں شریک ہوئے اور ملائک سے مراد مومنوں کے
دل کو اطمینان دلانا مطلوب تھا پس جب مومنوں کے دلوں کو اطمینان حاصل ہو گیا تو کفاروں
کے دلوں پر رعب طاری ہو گیا۔ صـ۱۰۸ و صـ۱۰۹

نمبر ۱۳۔ واذ استسقی موسیٰ لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا
عشرة عینا۔ اسکے متعلق ایم۔اے صاحب اپنے قرآن کے صـ۳۵ اور نوٹ ۹۶ میں فرماتے
ہیں کہ ضرب کے معنی چلنے کے بھی لغت میں لکھا ہے اور عصا جماعت کے واسطے بھی لغت میں مذکور ہے
اس واسطے اسکے یہ معنی ہیں کہ اپنے سوٹی یا جماعت کیساتھ پہاڑ میں راستہ کی تلاش کرو صـ۱۱
کشف الاسرار۔ یہ ہے مرزا صاحب اور مرزائیوں کا معجزات قرآن پر ایمان اور یہ ہیں وہ معارف قرآنیہ
جو مرزا صاحب کو دئے گئے۔

نمبر ۱۴۔ اپنے قرآن مجید کے صـ۶۱۲ نوٹ ۱۵۲۶ متعلق آیت فتمثل لہا بشراً سویا فرماتے ہیں یہ
واقعہ خواب کا تھا کیونکہ فانی آنکھ انسان کی ملائک کے وجود کو دیکھنے سے قاصر ہے۔ صـ۶۹ کشف الاسرار

نمبر ۱۵۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر الآیۃ ۔ ایم ۔ اے صاحب اپنے انگریزی قرآن کے ۱۰۲۲ نوٹ ۲۳۹۸ میں اس واقعہ کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تسلیم کر کے بھی آخر اسیا بگاڑتے ہیں کہ محض خسف کی صورت بنجاتا ہے اور حوالہ تفسیر کشاف اور فخر الدین رازی کا اسکے متعلق دیتے ہیں ص ۱۱۶ و ص ۱۱۷ ۔ کیوں نہو مرزا صاحب بھی تو یہی فرماتے ہیں ۔

نمبر ۱۶ ۔ فاما الذین شقوا ففی النار لھم فیھا زفیر و شھیق ما الآیۃ کے متعلق ص ۱۲۲ میں فرماتے ہیں اہل شقاوت دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہیں گے کیونکہ ما دامت السمٰوات والارض الا ما شاء ربک ان ربک فعال لما یرید ہے جسمیں استثنا موجود ہے اور لفظ فعال مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی خدا ایسی بات بھی کر ڈالتا ہے کہ جو انسان کو غیر ممکن معلوم ہوتی ہے ۔ مگر جنت والی آیت میں بھی اگرچہ یہی استثنا موجود ہے لیکن اسکے بعد عطاءً غیر مجذوذ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بہشت کی حالت غیر منقطع ہے برخلاف جہنم کے جو ابدی بہشت کی طرح نہیں ص ۱۲۳ و ۱۲۴ کشف الاسرار ۔ واضح رہے کہ یہ تمام مضامین کشف الاسرار سے لئے گئے ہیں جن میں بلفظہ عبارت نقل کرنے کا التزام نہیں کیا گیا اکثر ملخص اور خلاصہ مضمون لیا گیا ہے ۔

نمبر ۱۷ ۔ ہینڈ بل ۲ ص ۱ قبل اسکے کہ جناب میاں صاحب اور اُنکے مریدین کے عقائد کو خلاف عقائد حضرت مسیح موعود کہا یا جاوے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود کے متعلق یہ اعتقاد اور ایمان رکھتے ہیں کہ آپ امام الزمان مجدد ملہم من اللہ جزوی ظلی بروزی مجازی امتی نبی بمعنے محدث نہ بمعنے نبی مہدی معہود و مسیح موعود ہیں ۔ الخ

عقائد قادیانی مرزائی ظہیر الدین اروپی

نمبر ۱ ۔ پس اے وہ لوگو جو میرے دعوےٰ کی تصدیق کرنا چاہتے ہو تم میں سے ہر ایک کا فرض ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی، اللہ تعالیٰ کے فرشتوں، اللہ تعالیٰ کی کتابوں، اللہ تعالیٰ کے رسولوں یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے اس بات پر بھی ایمان لاوے کہ قرآن کریم میں جس احمد کے حق میں حضرت مسیح ابن مریم کی طرف سے ایک پیشگوئی درج ہے وہ احمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صرف حضرت مسیح موعود جری اللہ فی حلل الانبیاء ہی ہیں ۔ المبارک صفحہ ۳ ۔

نمبر ۲ - اور حضرت مسیح موعود نے جس ایک ذی کی غلام کے حق میں اپنے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۸۶ء
میں پیشگوئی کی ہوئی ہے وہ موعود یہی راقم الحروف ظہیر الدین نام ہی ہے۔ المبارک صفحہ ۳
نمبر ۳ - اپنے عقائد کا خلاصہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر سچے دل سے ایمان رکھتے ہوئے
احسن طور پر یہ بیان کرنا ہوگا کہ لا الٰہ الا اللہ احمد جری اللہ۔ کتاب مذکور صفحہ ۳
نمبر ۴ - قرآن کریم کی تعلیم کو سچے دل سے بجانب اللہ یقین کرتے ہوئے اس تازہ وحی الٰہی پر ایمان
لانا مقدم سمجھنا ہوگا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خدا کی طرف سے اس زمانہ کیلئے نازل ہوئی
نمبر ۵ - اور خدا کی عبادت کرتے وقت مسجد اقصیٰ اور مسیح موعود کے مقام (قادیان) کی طرف منہ کرنے
کو ترجیح دینی ہوگی۔ کتاب مذکور صفحہ ۳۔
نمبر ۶ - اور خواہ کوئی دو رکعت ہی نماز پڑھے یا اس سے کم و بیش ہاتھ کھلے رکھکر پڑھے یا ہاتھ جوڑکر
دو زانو بیٹھکر پڑھے یا کسی اور طریق پر ان تمام حالات میں کسی طرح کی بھی ایک دوسرے پر عیب چینی اور
حرف گیری نہ کرنی ہوگی اور خواہ کسی بولی اور لہجہ میں کوئی خدا کی تحمید و تقدیس اور تمجید بیان کرے
اور اپنی کمزوریاں اور احتیاجو نکے اظہار عجز و نیاز اور توبہ و استغفار کرے اور خدا کے حضور خضوع
خشوع اور تذلل و انکسار اختیار کرے تضرع ابتہال گریۂ وزاری آہ بکا کا اظہار کرے اور عاجزانہ
دُعاؤں پر مداومت کرکے سجدات میں گر کر اپنی ضروریات کو خدا کے حضور میں پیش کرے الغرض خواہ
کوئی کتنے ہی علیحدہ علیحدہ طریقوں سے مختلف الفاظ میں خدا کی حمد بیان کرے اور لب و لہجہ اور بولی
میں خواہ کتنا ہی فرق کیوں نہو ان سب باتوں کو اور عبادت کے طریقہ جات کو کبھی بھی محل اعتراض
نہ بنانا ہوگا اور مبارک وہ جو وحدت میں فرق نہ آنے دے۔ کتاب مذکور صفحہ ۳۔
نمبر ۷ - اور روحانی امور کے لئے جسمانی خونریزی اور ہاتھا پائی (جہاد) کو ہمیشہ کے لئے قطعی طور پر
حرام اور قبیح یقین کرنا ہوگا۔ کتاب مذکور صفحہ ۳
نمبر ۸ - اور تمام جسمانی و ملکی تمدنی و سیاسی اور انتظام امور میں گورنمنٹ اور اُسکے ماتحت حکماء
کے قوانین کا سچے دل سے مطیع اور فرمانبردار رہنا ہوگا۔ کتاب مذکور صفحہ ۳
نمبر ۹ - اور کسی صورت میں بھی نابالغ بچوں کی شادی نہیں کرنی ہوگی۔ کتاب مذکور صفحہ ۴
نمبر ۱۰ - اور سوائے اشد ترین ضروریات کے ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ بیوی ہرگز نہیں کرنی ہوگی

نمبر ۱۱۔ اور اگر کوئی عورت بعد از نکاح تمہارے عقد نکاح میں نہیں رہنا چاہیگی تو اُس پر کسی طرح کا بھی جبر نہیں کرنا ہوگا اور نہایت خندہ پیشانی سے حسن سلوک کیساتھ اُسکو چھوڑ دینا ہوگا منقول از المبارک
نمبر ۱۲۔ اور سچ پوچھو تو بروزی رنگ میں خود محمد رسول اللہ ہی دوبارہ مسیح موعود ہو کر آگئیں حاشیہ حق المبین صا
نمبر ۱۳۔ تب ہم نے سوال کیا کہ خطبہ الہامیہ کے صا۱۸ پر حضرت صاحب نے لکھا ہوا ہے کہ جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اُس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت اُن سالوں کے اقوی اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح تلوار اور لڑنے والے گروہ کی محتاج نہیں اور اس لئے خدائے تعالیٰ نے مسیح موعود کی بعثت کے لئے صدیوں کے شمار کو رسول کریم کی ہجرت سے بدر کی راتوں کے شمار کی مانند اختیار فرمایا تا وہ شمار اس مرتبہ پر جو ترقیات کے تمام مرتبوں نے کمال تام رکھتا ہے دلالت کرے۔

اب آپ غور کر کے بتاؤ کہ بعثت ثانی یعنی مسیح موعود بعثت اوّل یعنی حضرت نبی کریم سے افضل شان میں آیا ہے یا اس عبارت کا کچھ اور مطلب ہے اور لڑنے والے گروہ کی بعثت اوّل محتاج تھی یا بعثت ثانی؟ یہی سوچکر جواب دو کہ وہ وجود با جود ہلال کی مانند مسجد حرام سے ظاہر ہوا وہ تو صاحب شریعت تھا اور جب وہی ہلال مسجد اقصیٰ (یعنی مرزا صاحب کی مسجد) تک پہونچکر بدر کامل ہو گیا تب وہ صاحب شریعت نہ رہا۔ حاشیہ حق المبین صد ۲۔

نمبر ۱۴۔ تب ہمنے کہا کہ اس الہام میں حضرت صاحب نے صاف طور پر اپنے آپ کو ابراہیم قرار دیا ہے اب ظاہر ہے کہ مسجد الحرام والے ابراہیم سے مسجد الاقصیٰ والا ابراہیم بہر صورت فضیلت رکھتا ہے کیونکہ مسجد اقصیٰ کو مسجد حرام پر ترجیح ہے ایسے حالات میں حضرت صاحب کے الہام واتخذوا من مقام ابراھیم مصلےٰ پر عمل نکرنا اگر میاں صاحب کی غلطی نہیں تو کیا ہی حاشیہ صد ۳۲ حق المبین
نمبر ۱۵۔ لا الہ الا اللہ اور احمد جری اللہ قادیانی پارٹی کا اب ایمان ہو گیا ہے پس کلمہ لا الہ الا اللہ احمد جری اللہ کا انکار چہ معنی دارد۔ رہنمائے محمود حاشیہ صا۔
نمبر ۱۶۔ اسلام نام ہے محل اور موقعہ کے مطابق عمل کرنے کا جس جس زمانہ میں جو جو ہادی آیا اُس نے

کے مطابق محل اور موقعہ کے مناسب حال جو بھی اُس نے تعلیم دی وہی اسلام ہے اس زمانہ میں بھی خدا نے اپنے ایک بندہ کو مبعوث کیا اور اُسکو ہندوؤں کے لئے کرشن مسیحوں کے لئے مسیح اور مسلمانوں کے لئے محمد مہدی بناکر بھیجا اُس نے جہاد و قتال کو حرام اور قبیح قرار دیکر اپنی موت سے پہلے دُنیا کو پیغام صلح پہونچایا۔ ان الدین عند اللہ الاسلام ظہیر الدین اروپی کے رسالہ کا نام۔

نمبر ۱۷۔ پس مندرجہ بالا اٹل قانون کے ماتحت میں نہایت شرح صدر سے یہ کہوں گا کہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے اللہ حکیم و خبیر نے اس زمانے کی ہدایت کے لئے بھی اسی طرح سے ایک کتاب مبین نازل فرمائی جس طرح سے توریت شریف کے بعد خدا نے انجیل شریف کو نازل کیا تھا اور اس کتاب مبین میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے توحید الٰہی اور رفق اور نرمی کی تعلیم کے ساتھ نہایت وضاحت کیساتھ یہ تعلیم بھی مل چکی ہے کہ اب ہمارے لئے کتب علیکم القتال کا حکم قابل عملدرآمد نہیں ہے اگرچہ قرآن مجید کے حکم کتب علیکم القتال پر ہمارا ایمان ہے کہ وہ خدا کا کلام اور خدا کا حکم ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود کے ذریعے سے چونکہ خدا نے اب جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا ہے اس لئے ہم جس طرح توریت شریف کے بعض احکام کو مختص الوقت سمجھتے ہیں اسی طرح سے قرآن مجید کے بعض احکام کو بھی مختص الحالات اور مختص المقامات سمجھتے ہیں اور اسی لئے ہم یقین رکھتے ہیں کہ اب کتب علیکم القتال پر عمل درآمد کرنے کا زمانہ نہیں رہا بلکہ اس بات پر پختہ یقین کیساتھ عمل پیرا ہونے کا زمانہ ہے کہ مسیح موعود پر ایمان لاکر دین کے لئے جنگ و قتال کو حرام اور قبیح یقین کیا جاوے دیکھو حضرت مسیح موعود نے صاف الفاظ میں فرمادیا ہوا ہے۔

نمبر ۱۸ اکیہ میں ایک حکم لیکر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ ایسے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اسکے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم صلعم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرمادیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائینگے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کی طرف دعوت کرنے کی ایک راہ نہیں پس جس راہ پر نادان لوگ اعتراض کر چکے ہیں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی کہ اسی راہ کو پھر اختیار کیا جاوے، اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے جن نشانوں کی پہلے تکذیب ہو چکی۔ وہ

ہمارے سید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دئے گئے۔

نمبر ۱۹ - پس اے احمدی قوم حضرت مسیح موعود کا مندرجہ بالا حکم تیرے لئے قابل عملدرآمد ہے تو یاد رکھ کہ جس طرح حضرت محمد مصطفٰے خاتم الانبیا سراجاً منیرا کا زمانہ وہ زمانہ نہ تھا جو حضرت موسیٰ کا تھا اسی طرح آج حضرت مسیح موعود کا زمانہ وہ زمانہ نہیں جو آج سے تیرہ سو برس پہلے تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے لئے وہ شریعت نہیں رہی کہ جو آج سے تیرہ سو برس پہلے تھی۔ دیکھو حضرت مسیح موعود کیسی وضاحت سے لکھتے ہیں کہ

نمبر ۲۰ - جہاد یعنی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا، حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا، اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے پھر ہمارے نبی صلعم کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا۔ اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دیکر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا، اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔ لا تبدیل قانون صـ۲ و صـ۳۔

تریاق القلوب صـ۱۵۷ کی مندرجہ ذیل عبارت کو بغور پڑھو۔

نمبر ۲۱ - آدم صفی اللہ کے لئے جسقدر بروزات کا دور ممکن تھا وہ تمام مراتب بروزی وجود کے طے کر کے آخری آدم پیدا ہوا ہے اور اس میں اتم اور اکمل بروزی حالت دکھائی گئی ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کے صـ۵۰۵ میں میری نسبت ایک یہ خدا تعالیٰ کا کلام اور الہام ہے کہ خلق اٰدم فاکرمہ یعنی خدا نے آخری آدم کو پیدا کر کے پہلے آدموں پر ایک وجہ کی اسکو فضیلت بخشی، اس الہام اور کلام الٰہی کے یہی معنی ہیں کہ گو آدم صفی اللہ کے لئے کئی بروزات تھے جنمیں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تھے لیکن یہ آخری بروز اکمل اور اتم ہے، اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے اور تمام اہل علم اور معرفت اس فضیلت کے قائل ہیں اور اس سے کوئی محذور لازم نہیں آتا اور نہ میں اکیلا اسکا قایل ہوں۔ جسقدر اکابر اور عارف مجھسے پہلے گذرے ہیں وہ تمام آخری آدم کو ولایت عامہ کا خاتم سمجھتے ہیں اور حقیقت آدمیہ کی بروزات کا تمام دائرہ اس پر ختم کرتے ہیں اور اپنے کشوف صحیحہ کی رو سے اسی کا نام آخری آدم رکھتے ہیں اور اسیکا نام مہدی موعود اور اسی کا نام مسیح موعود رکھتے ہیں۔ انا عفونا عنک صـ۲۔

نمبر ۲۲ - بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب کے واسطے سے اب تو علی الاعلان

ہزارہا احمدی یہ عقیدہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود سچے رسول اللہ تھے اور نبی برحق تھے' اسمہ احمد
کے واحد مصداق تھے۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا قطعی حرام' انکا جنازہ پڑھنا حرام انکو لڑکیاں دینا حرام
جو حضرت مسیح موعود کے دعوے کا منکر ہے وہ کافر ہے اور جہنمی ہے بلکہ جو غیر احمدیوں کو کافر نہیں سمجھتا وہ
بھی کافر ہے۔ وغیرہ۔

نمبر ۲۳۔ دوسری طرف لاہوری پارٹی مان رہی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود تھے' سب نبیوں کے
موعود تھے' امت محمدیہ میں حضرت نبی کریم صلعم کے بعد جسقدر محدث اقطاب اور اولیا ہوئے ان تمام سے
افضل اور اعلیٰ شان والے محدث اور مجدد اعظم حضرت مسیح موعود ہیں جو انکی بیعت نہیں کرتا اُس سے
خدا کے حضور میں مواخذہ ہوگا' دونوں پارٹیاں مان چکی ہیں کہ جو وحی الٰہی حضرت مسیح موعود پر نازل ہوئی
وہ خدا کا قطعی اور یقینی کلام ہے۔

نمبر ۲۴۔ اب احمدی جماعت کی ہر دو پارٹیوں سے میری یہ گذارش ہے کہ وہ کتاب نصرت الحق کے صفحہ ۵۳ پر
حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ کے ساتھ کہ میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت ایک وحی الٰہی
اور مسیح موعود کا دعویٰ تھا۔ ذیل کے الفاظ بھی بغور پڑھیں کیونکہ ان الفاظ میں حضرت اقدس نے اپنی تمام
دعوت پر روشنی ڈالی ہوئی ہے چنانچہ فرماتے ہیں' اور علاوہ اسکے اور مشکلات یہ معلوم ہوئے کہ بعض امور اس
دعوت میں ایسے تھے کہ ہرگز امید نہ تھی کہ قوم انکو قبول کر سکے اور قوم پر تو اسقدر بھی امید نہ تھی کہ وہ اس امر
کو بھی تسلیم کر سکیں کہ بعد زمانہ نبوت وحی غیر تشریعی کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا' اور قیامت تک باقی ہے۔

نمبر ۲۵۔ وجہ یہ کہ اربعین میں صاف طور پر صاحب شریعت ہونیکا دعویٰ حضرت مسیح موعود نے کیا ہوا ہے
اور نصرۃ الحق میں صاف لکھا ہوا ہے کہ اُنکی دعوت کے بعض امور کو قبول نہیں کیا اور اس بات کا تذکرہ
حضرت مسیح موعود اس الہام کو سنا سنا کر بھی کرتے رہے کہ دنیا میں ایک (نبی) نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول
نہ کیا اور ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ بعض باتیں وہ اسلئے نہیں کہتے کہ جماعت انکو برداشت نہیں کر سکتی اور احمدی
جماعت سے پوشیدہ نہیں کہ ع "من نور خود نہفتہ زچشمان شپرہ ام" حضرت مسیح موعود ہی کا مصرعہ ہے۔

نمبر ۲۶۔ اور ہمیشہ حضرت مسیح موعود وقتی مصلحتوں اور حکمت عملیوں کا ذکر کرتے رہے اور آخر ایام تک لکھتے
رہے کہ نبی کا لفظ انکے دعوے میں سنکر لوگ چڑھ جاتے ہیں اور فتنہ برپا کرتے ہیں اور ہمیشہ کہتے رہے ہیں کہ فتنہ کے
خوف سے وہ نبی کی بجائے اپنے لئے نذیر کا لفظ استعمال کرتے ہیں' اور کلم الناس علی قدر عقولھم پر عمل

کرتے رہے۔

نمبر ۲۷۔ پھر یہ کیسے سمجھا جاوے کہ حضرت مسیح موعود کا دعویٰ وحی نبوت لانیکا نہ تھا چونکہ یہ صحیح ہے کہ سوائے صوفیوں کے بعض فرقوں کے کروڑہا مسلمان یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم کے بعد وحی کا نزول بند ہو چکا ہی نبوت بالکل منقطع ہو چکی ہے اور جبرئیل کا وحی رسالت لانیکا ہمیشہ کیلئے مسدود ہو چکا ہے اور تمام مسلمان بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ محمدؐ رسول اللہ صلعم پر نبوت ختم ہو گئی اور قرآن کریم پر شریعت ختم ہو گئی آئندہ نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی وحی ہوگی اور اُنکے عقیدہ میں وحی رسالت بالکل منقطع ہو چکی ہے۔ اور کسی رنگ میں بھی وہ یہ نہیں مانتے کہ محمدؐ رسول اللہ کے بعد کسی طرح کی نبوت کا بھی دروازہ کھلا ہے اس لئے ایسے حالات میں جب وحی الٰہی حضرت مسیح موعود پر نازل ہوئی بھی نہیں کہ اُس وحی الٰہی میں حضرت مرزا صاحب کو نبی اللہ اور رسول اللہ کا خطاب خدا کی طرف سے ملا بلکہ صریح لفظوں میں خدا نے اس وحی الٰہی کو کتاب المبین قرار دیا ہوا ہے اور اس وحی الٰہی میں صاف طور پر اوامر اور نواہی موجود ہیں اور اس وحی کو دین الٰہی شریعت ہدایت اور تہذیب الاخلاق ناموں سے نامزد کیا ہوا ہے پس یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نصرۃ الحق کے صـ۵۳ پر سمجھاتے ہیں کہ قوم پر تو اسقدر بھی اُمید نہ تھی کہ وحی غیر تشریعی کو بھی تسلیم کریں چہ جائیکہ میری وحی رسالت کے اوامر و نواہی کو مان جائے چنانچہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہوا ہے کہ بعض امور اس دعوت میں ایسے تھے کہ ہرگز اُمید نہ تھی کہ قوم اُن کو قبول کر سکے۔

نمبر ۲۸۔ بعض اوامر اور نواہی تو ایسے تھے جو بطور تجدید کے تھے اور ان امور کو تو قوم قرآن کریم میں موجود پانے کیوجہ سے پہلے سے ہی اپنے طور پر مانی ہوئی تھی مثلاً خدا کو واحد مانو شرک نہ کرو نمازیں پڑھو صبر سے کام لو جھوٹ نہ بولو یتیموں کی امداد کرو وغیرہ یہ ایسی باتیں ہیں جو قرآن کریم کو مانکر اپنے طور پر قوم نے اُنکو پہلے سے ہی قبول کیا ہوا تھا لیکن بعض امور ایسے بھی تھے جو ہرگز اُمید نہ تھی جو قوم اُنکو قبول کر سکے مثلاً حضرت مسیح موعود بار بار یہ تعلیم دیتے رہے ہیں کہ کافروں سے لڑائی کرنا قطعاً حرام ہے جیسے کہ ہمارے اشتہارات میں کئی دفعہ حضرت مسیح موعود کی عبارتیں درج ہو چکی ہیں اور حضرت اقدس نے ممانعت جہاد کے بارے میں ایک نظم بھی لکھ کر شائع کی ہوئی ہے ؎

نمبر ۲۹۔ اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد — منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

تم میں سے جسکو دین دیانت سے ہی پیار | اب اُسکا فرض ہی کہ وہ دل کرکے استوار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقتِ مسیح ہے | اب جنگ اور جہاد حرام و قبیح ہے

نمبر ۳۰۔ علاوہ ازین خطبۂ الہامیہ کے صفحہ ۲۵ پر صاف طور پر لکھا ہوا ہے کہ یہ سچ بات ہے کہ کافروں کیساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے۔

نمبر ۳۱۔ پھر اشتہار منارۃ المسیح میں فتویٰ حرمت جہاد کے علاوہ یہ عبارت بھی موجود ہے "مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔

نمبر ۳۲۔ معراج میں جو آنحضرت صلعم مسجد الحرام سے مسجد اقصےٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے" جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے۔

نمبر ۳۳۔ اب کون مسلمان ہی جو یہ بھی عقیدہ رکھے کہ حضرت محمد رسول اللہ پر نبوت ختم ہو چکی اور قرآن شریف کے بعد کوئی شریعت نازل نہ ہوگی اور پھر حضرت نبی کریم صلعم کے بعد حضرت مسیح موعود کو بھی نبی اللہ مان لے" اور بحیثیت نبی کے مندرجہ بالا تعلیم کو بھی صحیح تسلیم کرلے۔

نمبر ۳۴۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ وہ تمام احمدی جو میاں محمود احمد صاحب کو خلیفہ برحق مانتے ہیں وہ علی الاعلان تمام اہل اسلام پر کفر کا فتویٰ بھی لگائے بیٹھے ہیں اور ہر ایک اہل قبلہ کلمہ گو مسلمان کو جو حضرت مرزا صاحب کی بیعت میں داخل نہیں پکا کافر بھی یقین کرتے ہیں اور یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ خواہ ایک مسلمان حج کرے زکوٰۃ دے پنجگانہ نماز پڑھے تہجد اور اشراق بھی پڑھے" ماہِ رمضان کے روزے بھی رکھے روزانہ قرآن شریف کی تلاوت بھی کرے" اور تمام کبیرہ گناہوں سے بھی بچے اگر وہ حضرت مرزا صاحب کو نبی اللہ مانکر اُنکی بیعت میں داخل نہیں ہوتا تو وہ کافر ہے اُسکی عبادتیں اور اُس کی نیکیاں اُسکا کلمہ پڑھنا اور اسلامی اُصولوں کا پابند ہونا اسے کبھی بھی جہنم سے بچا نہیں سکیگا اگر وہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں داخل نہیں بلکہ یہاں تک بھی کہتے ہیں کہ جو احمدی حضرت مرزا صاحب کے بعد مولوی نور الدین صاحب اور میاں محمود احمد صاحب کی بیعت نہ کرے اور انکو خلیفہ نہ مانے وہ بھی ابلیس اور فاسق ہی۔ وحی تشریعی و غیر تشریعی صفحہ ۳ و ۴ و ۵۔

نفخ صور و حشر اجساد و بعث من القبور و ازالۃ الشکوک و دیگر احوال قیامت کا انکار

مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں، اور اصل غرض یہ ہے کہ جب وہ دنیا میں تشریف نہیں لاسکتے تو مسیح موعود وہ خود ہیں اس مبحث میں ازالہ لکھا اس میں تحریر فرماتے ہیں ازالہ کلاں صفحہ ۲۴۳۔

ماسوا اسکے حضرت مسیح ابن مریم جسکی روح اُٹھائی گئی بر طبق آیۃ کریمہ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی بہشت میں داخل ہو چکے اب کیونکر پھر اس غمکدہ میں آجائیں گو اسکو ہم نے مانا کہ وہ کامل درجہ دخول بہشت جو جسمانی و روحانی طور پر ہوگا وہ حشر اجساد کے بعد ہر ایک مستحق کو عطا کیا جاویگا، مگر اب بھی جسقدر بہشت کی لذت عطا ہو چکی اُنسے مقرب لوگ باہر نہیں کئے جاتے اور قیامت کے دنمیں بحضور رب العلمین انکا حاضر ہونا انکو بہشت سے نہیں نکالتا کیونکہ یہ تو نہیں کہ بہشت سے باہر کوئی لکڑی یا لوہے یا چاندی کا تختہ بچھایا جائیگا، اور خدا تعالیٰ مجازی حکام اور سلاطین کی طرح اسپر بیٹھیگا اور کسی قدر مسافت طے کرکے اسکے حضور میں حاضر ہونا ہوگا تا یہ اعتراض لازم آوے کہ اگر بہشتی لوگ بہشت میں داخل شدہ تجویز کئے جائیں تو طلبی کے وقت انھیں بہشت سے نکلنا پڑیگا اور اس لق و دق جنگل میں جہاں تخت رب العلمین بچھایا گیا ہے حاضر ہونا پڑیگا ایسا خیال تو سراسر جسمانی اور یہودیت کی سرشت سے نکلا ہوا ہے اور حق یہی ہے کہ ہم عدالت کے دن پر ایمان تو لاتے ہیں اور تخت رب العالمین کے قائل لیکن جسمانی طور پر اس کا خاکہ نہیں کھینچتے، اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ اللہ اور رسول نے فرمایا وہ سب کچھ ہوگا لیکن ایسے پاک طور پر کہ جو خدا تعالیٰ کے تقدس اور تنزہ اور اس کی صفات کاملہ کے منافی اور مغایر نہو بہشت تجلی گاہ حق ہے یہ کیونکر کہہ سکیں کہ اس دن خدا تعالیٰ ایک مجسم شخص کی طرح بہشت سے باہر اپنا خیمہ یا یوں کہو کہ اپنا تخت بچھوائیگا بلکہ حق یہ ہے کہ اس دن بھی بہشتی بہشت میں ہونگے و دوزخی دوزخ میں لیکن رحم الٰہی کی تجلی عظمیٰ راستبازوں اور ایمانداروں پر ہر ایک جدید طور سے لذت کاملہ کی بارش کرکے اور تمام سامان بہشتی زندگی کا حسی اور جسمانی طور پر انکو دکھلا کر اُس نئے طور کے دار السلام میں انکو داخل کر دینگے، ایسا ہی خدا تعالیٰ کے قہری تجلی جہنم کو بھی بعد از حساب اور الزام صریح کے نئے رنگ میں دکھلا کر گویا جہنمی لوگوں کو نئے سر سے جہنم میں داخل کر دینگے روحانی طور پر بہشتیوں کا بلا توقف بعد موت بہشت میں داخل ہو جانا اور دوزخیوں کا دوزخ میں گرایا جانا متواتر

قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ کہانتک ہم اس رسالہ کو طول دیتے جائیں۔ اے خداوند قادر اس قوم پر رحم کر کلام الٰہی کو پڑھتے ہیں لیکن وہ پاک کلام اُنکے حلق سے آگے نہیں گزرتا ازالہ صفحہ ۱۴۴ اور پھر صفحہ ۱۴۶ پر فرماتے ہیں ہاں دوسری طرف یہ بھی ثابت ہے کہ قبروں میں سے مُردے اُٹھینگے اور ہر ایک شخص حکم کے سننے کے لئے خدا کی حضور میں کھڑا ہوگا اور ہر ایک شخص کے عمل اور ایمان کا اندازہ ایسی ترازو سے اُسپر ظاہر کیا جائیگا تب جو لوگ بہشت کے لائق ہیں بہشت میں داخل کئے جائینگے اور جو دوزخ میں جلنے کے سزاوار ہیں وہ دوزخ میں ڈالدئے جائینگے۔

مرزا صاحب اس تعارض کو دور کرنے کی بہت کوشش فرماتے ہیں مگر نتیجہ بجز لفظی اقرار اور حقیقی انکار کے کچھ نہیں نکلتا، آپ صفحہ ۱۴۸ پر فرماتے ہیں اب حاصل کلام یہ ہے کہ ان تینوں مدارج میں انسان ایک قسم کی بہشت یا ایک قسم کی دوزخ میں ہوتا ہے۔ اور جنکے خیال ہوں تو اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ ان مدارج میں سے کسی درجہ پر ہونے کی حالت میں انسان بہشت یا دوزخ میں سے نکالا نہیں جاتا جب اس درجہ سے ترقی کرتا ہے تو اس درجہ سے اعلیٰ درجہ میں آجاتا ہے۔

تو اب مُردوں کا جینا قبروں سے اُٹھنا وغیرہ حشر اجساد کا بالکل انکار ہوا جو قطعی کفر ہے۔

مرزا صاحب کے نزدیک معاذ اللہ العظیم خدائے قدوس جھوٹا ہے اُس نے جھوٹ بولا، جھوٹ بولتا ہے بولیگا اس پر دُنیا کے اقوام اور تمام انبیاء علیہم السّلام کا عقیدہ ہے اور سب کا اتفاق ہے

نمبر ۱- اور دُنیا کی تمام قومیں اس بات پر اتفاق رکھتی ہیں کہ آنے والی بلائیں خواہ وہ پیشینگوئی کے رنگ میں ظاہر کیجائیں اور خواہ صرف خدا تعالیٰ کے ارادے میں مخفی ہوں وہ صدقہ خیرات اور توبہ استغفار سے ٹل سکتی ہیں۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۲۔

نمبر ۲- اور تمام نبیوں کا اسپر اتفاق ہے کہ صدقہ خیرات اور توبہ استغفار سے رد بلا ہوتا ہے صفحہ مذکور۔

نمبر ۳ میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ بسا اوقات خدا تعالیٰ میری نسبت یا میری اولاد کی نسبت یا میرے کسی دوست

کی ایک آنیوالی بلا کی خبر دیتا ہے اور جب اُسکے دفع کیلئے دعا کیجاتی ہے تو پھر دوسرا الہام ہوتا ہے کہ ہمنے اس بلا کو دفع کر دیا پس اگر اس طرح پر وعید کی پیشینگوئی ضروری الوقوع ہے تو میں بیسیوں دفعہ جھوٹا بن سکتا ہوں صفہ مذکورہ

نمبر ۴ - یہ خدا تعالیٰ کی رحمت ہے کہ وعید کی پیشینگوئیوں منسوخی کا سلسلہ اُس کی طرف سے جاری ہے یہانتک کہ جو جہنم میں ہمیشہ رہنے کا وعیدہ قرآن شریف میں کافران کیلئے ہے وہاں بھی یہ آیت موجود ہے الا ماشاء ربک ان ربک فعال لما یرید یعنی کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے - الخ حقیقۃ الوحی ص ۱۸۹ -

نمبر ۵ - آخیر میں بڑے زور سے اور بڑے دعوے سے اور بڑی بصیرت سے یہ کہتا ہوں کہ جو اعتراض میری پیشینگوئیوں پر ڈاکٹر عبد الحکیم خاں اور اُسکے ہمجنس مولویوں نے کئے ہیں میں دکھلا سکتا ہوں کہ اولوالعزم نبیوں میں سے کوئی ایسا نبی نہیں جسکی سی پیشینگوئی پر انہیں اعتراضات کے مشابہ کوئی اعتراض ہو اور یونس کا قصہ میں پیش نہیں کرونگا بلکہ حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح اور حضرت سید الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئیوں یا خدا کے کلام میں اس کی نظیر دکھلاؤنگا صفہ مذکورہ حقیقۃ الوحی -

نمبر ۶ - پس اس آیت میں جو بعض کا لفظ ہے صریح طور پر اسمیں یہ اشارہ ہے کہ سچا رسول جو وعید کی پیشینگوئیاں یعنے عذاب کی پیشینگوئیاں کرتا ہے تو یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ سب کی سب ظہور میں آجائیں ہاں یہ ضروری ہے کہ بعض اُن میں سے ظہور میں آجائیں جیسا کہ یہ آیت فرما رہی ہے یصبکم بعض الذی یعدکم - حقیقۃ الوحی صفہ ۱۹۰ -

نمبر ۷ - اسوجہ سے اہل سنت کا عقیدہ ہو کہ وعید میں خدا کے ارادہ عذاب کا تخلف جائز ہے مگر بشارت میں جائز نہیں - حاشیہ انجام آتھم صفہ ۷ -

نمبر ۸ - جیسا کہ قوم یونس کی وعید میں نزول عذاب کی قطعی تاریخ بغیر کسی شرط کے بتلا کر پھر اس قوم کے تضرع پر وہ عذاب موقوف رکھا گیا صفہ مذکورہ حاشیہ نمبر صفہ ۷ -

نمبر ۹ - اُس لئے خدا کا وعید بھی جبتک انسان زندہ ہے اور اپنی تبدیلی کرنے پر قادر ہے وہ فیصلہ ناطقہ نہیں ہے لہذا اُسکے برخلاف کرنا کذب یا عہد شکنی میں داخل نہیں ہے حاشیہ انجام آتھم صفہ ۱ -

نمبر ۱۰ - اور گو بظاہر کوئی وعید شروط سے خالی ہو مگر اُسکے ساتھ پوشیدہ طور پر ارادہ الٰہی میں شروط ہوتی ہیں بجز ایسے الہام کے جس میں ظاہر کیا جائے کہ اسکے ساتھ شروط نہیں بس ایسی صورت میں وہ قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے اور تقدیر مبرم قرار پا جاتا ہے - صفہ مذکورہ -

نمبر ۱۱- تمام دنیا کا مانا ہوا مسئلہ اور اہل اسلام اور نصاریٰ اور یہود کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ وعید یعنی عذاب کی پیشنگوئی بغیر شرط توبہ اور استغفار اور خوف کے بھی ٹل سکتی ہے تحفہ غزنویہ صفحہ ۵ -

نمبر ۱۲- حالانکہ یہ مسئلہ مسلم ہے کہ وعید یعنی عذاب کی پیشنگوئی میں کسی شرط کی بھی ضرورت نہیں وہ ٹل سکتی ہے تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۰

نمبر ۱۳- پس نص قرآنی سے یہ ثابت ہے کہ عذاب کی پیشنگوئی کا پورا ہونا ضروری نہیں تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۱

نمبر ۱۴- اور وعید یعنی عذاب کی پیشنگوئی ٹلنے کے بارے میں تمام نبی متفق ہیں۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۴

نمبر ۱۵- لیکن اگر انسان اپنی غلطی سے ایک بات کو خدا کا وعدہ سمجھ لے جیسا کہ حضرت نوح نے سمجھ لیا تھا ایسا تخلف وعدہ جائز ہے کیونکہ دراصل وہ خدا کا وعدہ نہیں بلکہ انسانی غلطی نے خواہ مخواہ اسکو وعدہ قرار دیا ہے۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۴ -

نمبر ۱۶- اس قول کے بھی یہی معنی ہیں کہ اس وعدہ کے ساتھ مخفی طور پر کئی شرائط ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ پر واجب نہیں کہ تمام شرائط ظاہر کریں۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۴ -

نمبر ۱۷- ایک نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کر سکتا ہے مگر خدا کی وحی میں غلطی نہیں ہوتی ہاں اسکے سمجھنے میں اگر احکام شریعت کے متعلق نہو کسی نبی سے غلطی ہو سکتی ہے تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۵ -

---

مرزا صاحب کی تمہید اثبات صفات الوہیۃ

نمبر ۱- انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶ -

نمبر ۲- یتم امرک ولا یتم امری - براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۲ -

نمبر ۳- اور دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند - اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۵

نمبر ۴- یا شمس یا قمر انت منی وانا منک۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۰ اے چاند و سورج تو مجھ سے ظاہر ہوا ہے اور میں تجھ سے حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۴ -

نمبر ۵- سبحانک اللہ ورفاک - ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۵ -

نمبر ۶- یا نبی اللہ کنت لا اعرفک۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۵ -

نمبر ۷- اخطی واصیب - ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶ - ہذہ استعارۃ کلفظ التردد فی الحدیث حاشیۃ

نمبر ۸ - افطر و اصوم - صفحہ مذکورہ ہذا اشارہ الی لفظ الطاعون -

نمبر ۹ - الارض والسماء معک کما ھو معی - حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۵ -

نمبر ۱۰ - جری اللہ فی حلل الانبیاء - حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۹ -

نمبر ۱۱ - انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلے کان اللہ نزل من السماء - الاستفتاء صفحہ ۸۵

نمبر ۱۲ - انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی - الاستفتاء صفحہ ۸۲

مرزا صاحب کے شریعت جدیدہ کے احکام وعقائد جدید جو معاذ اللہ شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کیلئے ناسخ یا مخالف ہیں جو عبارات مذکورہ سے صراحتہ یا لزوماً ثابت ہوتے ہیں

نمبر ۱ - پہلے جو کوئی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا وہ مسلمان ہوکر ابدی راحت کا مستحق ہوگیا لیکن مرزا صاحب کی شریعت میں اب یہ حکم منسوخ ہوگیا ہے قرآن شریف پر ایمان کافی نہیں جبتک مرزا صاحب پر ایمان نہ لائے نجات نہیں مل سکتی ہمیشہ کے لئے جہنمی ہوگیا -

نمبر ۲ - پہلے صرف توریت زبور انجیل قرآن شریف وغیرہ پہلے صحف پر ایمان لانا ضروری تھا کہ صرف یہی کتب قطعاً الہیہ ہیں اب یہ حکم منسوخ ہوگیا بلکہ انکے علاوہ مرزا صاحب سے جو مکالمہ الہیہ ہوا ہے اُسے بھی کلام الٰہی قطعی سمجھنا فرض ہے اگر ایک الہام کو بھی کلام الٰہی اور من اللہ نہ سمجھا جائے گا تو وہ بھی قطعی کافر ہے -

نمبر ۳ پہلے حالت اختیار میں نماز صرف قبلہ کیطرف جائز تھی فاتخذوا من مقام ابراھیم کی رو سے قادیان کیطرف نماز پڑھنا اولے ہے جیسا بعض مرزائیوں کا مذہب منقول بھی ہوچکا -

نمبر ۴ - پہلے ہر مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنی جائز تھی اب صرف مرزا صاحب کے ماننے والوں کے سوا کسی کے پیچھے نماز جائز نہیں اور قرآن شریف کا حکم وارکعو مع الراکعین اور حدیث کا فرمان صلوا خلف کل بر وفاجر اوکما قال منسوخ ہوگیا -

نمبر ۵ - پہلے جہاد کی فرضیت قیامت تک تھی اور قرآن اور حدیث کا حکم الجہاد ماض الی یوم القیمۃ تھا اب مرزا صاحب کی شریعت میں فرضیت جہاد قیامت تک کے لئے منسوخ ہوگئی -

نمبر ۶۔ پہلے جہاد فرض اور عمدہ چیز تھی اب مرزا صاحب کے حکم سے حرام اور قبیح ہو گیا۔

نمبر ۷۔ پہلے مالی صدقات زکوٰۃ عشر تھے اب زکوٰۃ عشر کے علاوہ مرزا صاحب نے جو چندہ مقرر فرمایا ہے وہ بھی فرض قطعی ہے

نمبر ۸۔ زکوٰۃ کیلئے نصاب اور ہر سونے کا گذرنا اور غنی ہونا شرط تھا مگر مرزا صاحب کے یہاں کوئی شرط نہیں ماہوار چندہ فرض ہے

نمبر ۹۔ زکوٰۃ اگر کوئی شخص تمام عمر بھی ادا نہ کرے تو گنہگار فاسق فاجر ہے جبتک منکر نہ ہو کافر نہیں لیکن مرزا صاحب کے یہاں اگر تین ماہ تک کوئی مرزا صاحب کا مقررہ ٹکس نہ دے تو بیعت سے خارج اور قطعاً کافر اور ابدی جہنمی ہے چنانچہ عبارت ذیل سے ظاہر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل فرمانیں چندہ کی تحریک کرتے ہوئے دو امور پر بہت زور دیا ہے۔

اوّل یہ کہ ہر احمدی اپنا ماہوار چندہ مقرر کر کے خاص تحریر سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اسقدر چندہ ماہوار بھیجسکتا ہے۔ دوم یہ کہ ہر شخص اپنے چندہ کی باقاعدہ ادائیگی کا پورا پابند رہے۔

زراعت پیشہ یا ایسے احباب جنکو سال کے کسی خاص موقع پر آمدنی ہوتی ہے وہ بھی اپنی آمدنی کے لحاظ سے فصلانہ چندہ کا اندازہ لگا کر اطلاع دیں اسکے علاوہ اگر دوران سال میں کوئی اور خاص آمدنی ہو تو اسکا بھی چندہ نکالنا چاہیے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا خاص ارشاد ہے کہ مقررہ چندہ کی اطلاع کیساتھ ہر احمدی کے آمدنی کا اندازہ کا بھی نوٹ ہونا ضروری ہے تاکہ حضور ایدہ اللہ کو اپنی جماعت کے اخلاص اور جد و جہد کا پتہ لگتا رہے یہ عبارت تو ناظر بیت المال کی تھی اب مرزا صاحب کی خاص عبارت کو ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نہایت ضروری فرمان۔

یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں بلکہ اُن لوگوں کے ساتھ جو مُرید کہلاتے ہیں یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا اُنہیں سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت و نصرت میں مشغول ہیں مگر بہتیرے ایسے ہیں کہ گویا خدائے تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں سو ہر شخص کو چاہیئے کہ اس نئے انتظام کے بعد نئے سر سے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اسقدر چندہ ماہواری بھیجسکتا ہے مگر چاہیئے کہ فضول گوئی اور دروغ کا برتاؤ نہ کرے، ہر ایک شخص جو مُرید ہے اُسکو چاہیئے کہ اپنے نفس پر کچھ ماہواری مقرر کر دے خواہ ایک پیسہ ہو خواہ ایک دھیلہ اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کیلئے کچھ بھی امداد دیسکتا ہے وہ منافق ہے اب اسکے بعد وہ سلسلہ میں نہیں رہ سکیگا اس اشتہار کے شائع ہونے سے تین ماہ تک ہر ایک بیعت کرنیوالے کیلئے جواب کا انتظار کیا جائیگا کہ وہ کیا ماہواری چندہ اس سلسلہ کے امداد کے لئے قبول کرتا ہے اور اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہیں آیا تو سلسلہ بیعت سے

اُسکا نام کاٹ دیا جائیگا اگر کسینے ماہواری چندہ کا عہد کر کے تین ماہ چندہ کے بھیجنے سے لاپرواہی کی تو اُسکا نام بھی کاٹ دیا جائیگا اور اسکے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہیگا ۔ والسلام علےٰ من تبع الھدیٰ ۔ المشتہر مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان ضلع گورداسپور ۔ لوح الہدیٰ ص ۱

نمبر۱۰ پہلے سے تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ چلا آتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں مگر مرزا صاحب کی شریعت میں یہ عقیدہ اب شرک عظیم ہے جس کا معتقد کافر ہے ۔

نمبر۱۱ قرآنی حکم ہے کہ اگر تم میں کوئی جھگڑا ہو تو اُسکو اللہ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کیطرف رجوع کرنا چاہیئے لیکن شریعت مرزائیہ میں یہ حکم منسوخ ہوگیا اور حکم یہ ہے کہ ہر امر میں مرزا صاحب کو حکم قرار دینا چاہیئے ۔

نمبر۱۲ پہلے تمام مسلمانوں حتیٰ کہ مرزا صاحب بھی جب مسلمان تھے اسکو خدائی حکم سمجھتے تھے اور یہی خدائی حکم ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنے آخر النبیین ہیں آپکے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی مگر مرزائی شریعت میں یہ حکم غلط اور باطل ہوگیا اب امت میں سے ہزارہا نبی ہو سکتے ہیں ۔

نمبر۱۳ ۔ قرآنی حکم ہے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ۔ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ جسطرح قرآن مجید فرض العمل ہے ویسے ہی حدیث پر عمل واجب ہے لیکن شریعت مرزائیہ میں یہ حکم منسوخ ہوگیا حدیث کی صحت میں کیسے ہی اعلیٰ درجہ پر پہونچی ہو مگر اُسپر عمل کرنے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مرزا صاحب کے کسی الہام کے مخالف نہ ہو اگر مرزا صاحب کو خدا کیطرف سے معلوم ہو جائے کہ یہ حدیث موضوع ہے یا اُنکے کسی الہام کے مخالف ہے تو پھر وہ ردی کے کسی ٹوکرے میں پھینکنے کے قابل ہے ۔ معاذ اللہ منہ ۔

نمبر۱۴ ۔ شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا قرآنی حکم ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا مرزائی شریعت میں یہ حکم منسوخ ہو کر کفریہ خیال اور لعنتی عقیدہ ہوگیا ۔ نعوذ باللہ العظیم ۔

نمبر۱۵ ۔ قیامت کے دن مُردوں کا قبروں سے اُٹھنا اسلامی عقیدہ ہے مگر مرزائی دھرم میں یہ ناممکن ہے ۔

نمبر۱۶ لغایۃ نمبر ۲۸ ۔ نفخ صور کا ہونا اور تمام خلق اللہ کا زلزلۃ الساعۃ سے پریشان ہونا زمین و آسمان کا بدلنا شفاعت کیلئے سب کا پریشان ہونا تمام انبیاء علیہم السلام کا شفاعت سے انکار کرنا آخر سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا اس منصب کو قبول فرمانا پھر شفاعت فرمانا اُسدن اعمال کا وزن ہونا صحائف اعمال کا نشر ہر شخص کا اپنے اعمال کو حاضر پانا پل صراط کا قائم ہونا پھر اُسپر ہر شخص کا عبور کرنا ان منکہ الا واردھا پھر بعض جہنمیوں کا جہنم سے شفاعت یا بلا شفاعت خارج ہو کر جنت میں داخل ہونا وغیرہ جسقدر تفصیل قیامت کے دن کی قرآن و حدیث میں آئی ہے وہ مرزا صاحب کے اس عقیدہ اور

نادر شاہی حکم کیوجہ سے غلط ہوئی جاتی ہے کہ ہر شخص مرنیکے بعد جنتی جنت میں داخل ہوتا ہے اور جہنمی جہنم میں قیامت کے دن نہ کوئی جنتی جنت سے نکلیگا اور نہ دوزخی دوزخ سے گویا قیامت کبری اور حشر اجساد بھی ایک روحی طور پر ہو گا الفاظ یہی ہیں کہ ہم حشر اجساد اور یوم آخرۃ اور حساب وغیرہ کے سب معتقد ہیں مگر جب مطلب دریافت کیا جاتا ہے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے جو ازالہ کی عبارت سے پہلے بیان ہو چکا۔

نمبر ۲۹۔ قرآن شریف بتاتا ہے کہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم ہیں مگر مرزائی شریعت میں اب معاذ اللہ خاتم النبیین مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ یہ چند صورتیں بطور نمونہ عرض کی گئی ہیں ورنہ غور کرنیسے اس قسم کے بہت احکام کا تغیر و تبدل لازم آتا ہے۔

میری ناقص رائے میں لاہوری پارٹی مرزا صاحب کو بظاہر صرف نبی حقیقی نہیں مانتی ورنہ اُنکے جملہ احکام اور فرمانو بدل و جان ایمان رکھتی ہے ورنہ پھر ایسے شخص کو جسکے اسقدر ملحدانہ اور کفریہ خیال ہوں، جو ایک ادنی مسلمان بھی نہیں رہ سکتا اُسکو دی مجدد محدث نبی ظلی بروزی مجازی کیسے تسلیم کیا اور لاہوری پارٹی قادیانیوں کی باوجود اس اختلاف عظیم کے تکفیر نہیں کرتی میری نظر سے کوئی تحریر ابھی تک ایسی نہیں گذری جس سے معلوم ہو کہ لاہوری مرزائی قادیانیونکو بوجہ انکار ختم نبوت کے اور مرزا صاحب کو حقیقی نبی کہنے کے کافر کہتے ہوں، یا قادیانیوں نے لاہوری گروہ کی تکفیر کی ہو اگر یہ امر واقعی ہے اور ایک گروہ دوسرے کی تکفیر نہیں کرتا تو اس نتیجہ پر پہونچنا سہل ہے کہ یہ انکا اختلاف جنگ زرگری اور ظاہری بات ہے ورنہ درحقیقت سب ایک ہیں۔ ظہیر الدین صاحب نے تو صاف صاف جو مرزا صاحب کے عقائد تھے بیان کر دئے کہ وہ نبی مستقل صاحب شریعت اور ...... محمدی شریعت کے ناسخ ہیں جو اسکو قبول کرے تو اُنکے ساتھ ہو اور جو اسکو نہ مانے وہ مرزا محمود کے ساتھ ہو جائے اور مرزا صاحب کو حقیقی نبی تو کہے مگر صاحب شریعت نہ کہے اور جو اسکو بھی نہ مانے تو وہ لاہوری پارٹی محمد علی صاحب کیساتھ ہو کر نبی مجازی مان لے مگر رہے مرزا صاحب کا غلام کفر دون کفر۔

نمبر ۳۰۔ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ میں تناسخ کا عقیدہ باتفاق کفر ہے بلکہ تمام ادیان سماوی اسپر متفق ہیں مگر مرزا صاحب کی شریعت تناسخ کو بھی حق بتاتی ہے ملاحظہ ہو عبارت تریاق القلوب ص ۱۵۷ آدم صفی اللہ کے لئے جسقدر بروزات کا دور ممکن تھا وہ تمام مراتب بروزی وجود کے طے کر کے آخری آدم پیدا ہوا ہے اور اسمیں اتم واکمل بروزی حالت دکھائی گئی ہے جیساکہ براہین احمدیہ کے ص ۵۰۵ میں میری نسبت ایک یہ خدا تعالی کا کلام اور الہام ہے کہ خلق آدم فاکرم یعنے خدا نے آخری آدم کو پیدا کر کے پہلے آدمیو نپر ایک وجہ کی اُسکو فضیلت بخشی۔ اس الہام اور کلام الٰہی کے یہی معنی ہیں کہ گو آدم صفی اللہ کیلئے بروزات تھے جن میں سے حضرت عیسی علیہ السلام بھی تھے لیکن یہ آخری بروز اکمل و اتم ہے۔

تمت

مختصر فہرست کتبخانہ قاسمی دیوبند

تصانیف مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری ناظم تعلیمات دار العلوم دیوبند مصنف رسالہ ہذا

بسلسلہ قادیان

صحیفۃ الحق ۔ یہ وہ لاجواب رسالہ ہے جسمیں مرزا صاحب کے اقرار سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب
ہر وقت ہزاروں خدائی لعنتوں سے قیامت تک ملعون ہیں اب کسی مسلمان کو مرزائیوں سے مباہلہ کی ضرورت
نہیں ۔ اور تمام مرزائی جماعت کو بلا شرط اعلان مناظرہ ہے یہ کتاب مدتوں سے لاجواب ہے ۔ ۱ر

اول السبعین ۔ مرزائیوں سے مواجہہ میں اس کتاب کے جواب کا مطالبہ کیا گیا مگر باوجود وعدہ کے
آجتک کوئی مرزائی جواب نہ دیسکا نہ خدا چاہے جواب دیسکے ہر مسلمان کے پاس اس رسالہ کا ہونا ضروری ہے

اشد العذاب علی مسیلمۃ الپنجاب ۔ یہ وہ لاجواب کتاب ہے کہ ہر مسلمان کے پاس جسکا
دین مرزا کفر خالص ۔ رہنا ضروری ہے ۔ اس میں مرزا صاحب اور مرزائیوں کی کفریات
کی عبارتیں مع حوالجات مذکور ہیں جنکا مرزائیوں کے پاس کوئی جواب نہیں تمام کفریات ایک
جگہ ملیں گی مرزا صاحب کی تمام تصانیف کا اس کو خلاصہ سمجھنا چاہئے ۔ ۱۰ر

دفع العجاج عن طریق المعراج ۔ اس رسالہ میں معراج جسمانی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
معراج حبیب اللہ وحیات روح اللہ ۔ وسلم کو عقلاً ثابت کیا گیا ہے ۔ اور مخالفین اسلام
صاعقہ ربانی بر مذہب طائفہ قادیانی ۔ اور مرزا صاحب نے جو اس کو عقلاً و نقلاً ممتنع کہا تھا
اُس کا نہایت محققانہ جواب ہے ۔ اور خوبی یہ ہے کہ اس کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا
عروج اور نزول جسمانی اور معراج جسمانی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا باجماع صحابہ ہونا بھی
ثابت ہوگیا جس سے تمام مرزائی مذہب خاک میں مل گیا ۔ اور نشتر سوالات مرزائی مذہب پر

وہ جواب دیے ہیں کہ پہلی سبعیں کی طرح یہ بھی مرزائیوں کیلئے ایک دوسرا عذاب ہے۔

تحقیق الکفر والایمان - اس رسالہ میں کفر و ایمان کی حقیقت آیات قرآنیہ سے اس طرح بیان بآیات القرآن - کی گئی ہے کہ ہر شخص کے لئے تشفی بخش ہے۔ اور مرزا صاحب اور مرزائیوں کا کفر آفتاب کی طرح روشن ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے فرق باطلہ میں امتیاز بالکل سہل ہو جاتا ہے۔ یہ بھی قرآن شریف سے ثابت کیا گیا ہے کہ حدیث پر عمل ضروری ہے بے حدیث کے قرآن پر عمل ناممکن ہے۔ زیر طبع

اسکات المعتدی - اہل بدعت کے علمی سوالات جنکا جواب سوائے اہل حق کے کوئی نہیں دے سکتا ۱ر

انصاف لبری - یہ رسالہ خانصاحب بریلوی کے جواب میں لکھکر اُنکے دعاوی کی تردید فرمائی ہے۔ ۱ر

قاصمۃ الظہر - بلند شہر کے مناظرہ کا واقعہ۔ ۱ر

الطین اللازب - بریلی میں اہل حق کا قیام اور خانصاحب کا مناظرہ سے گریز۔ ۱ر

الطامۃ الکبریٰ علی من کذب وتولے - خانصاحب سے جو اسوقت تک مناظرہ ہوا ہے اُس کی پوری کیفیت۔ ۱ر

السحاب المدرار فی توضیح اقوال الاخیار - تحریر الناس براہین قاطعہ حفظ الایمان کی عبارات کا صحیح مطلب جس سے مولوی احمد رضا خانصاحب کی عمر بھر کی کمائی خاک میں مل گئی۔ ۵ر

تزکیۃ الخواطر عما القی فی اغنیۃ الاکابر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

سبیل السداد فی مسئلۃ الاستمداد - مسئلہ استعانت بالغیر میں ایسا نفیس اور جامع رسالہ شاید اب تک تصنیف نہ ہوا ہو قابل دید ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

نار الغضا فی جوانح الرضا - خانصاحب کے ابحاث اخیرہ کا جواب - قیمت ۱ر

التسہیل علی الجہیل - سیف العرفان کا جواب۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

توضیح المراد لمن تخبط فی الاستمداد - ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳ر

بریلوی کا نادان دوست ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱ر

ملنے کا پتہ - منیجر کتب خانہ مطبع قاسمی دیوبند ضلع سہارنپور